DATA ENTERED
H - 20653

۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء

شجرۃ طیبۃ اصلها ثابت وفرعها فی السماء

الحمد للہ کہ رسالہ خیر مقالہ نور علی نور باعث فرحت وسرور

برکات علی پور

المعروف

خزانہ تیراہ شریف

از تالیفات مولانا مولوی محبوب احمد المعروف خیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی امرتسری

حسب فرمائش عبدالاحد تاجر کتب امرتسر ہال بازار

در مطبع خادم پنجاب امرتسر مطبوع گردید

و

باہتمام منشی [illegible] مالک مطبع زیور طبع پوشید

MOONIS BOOK DEPOT
BUDAUN, U.P. (INDIA). ۱۳۲۶ھ

اہل اسلام کو خوشخبری

ہم اپنے برادران اہل اسلام کو خوشخبری دیتے ہیں کہ بفضل خدا و بعنایت احمد مجتبےٰ ہم نے ایک دوکان کتب فروشی کی کچھ عرصہ سے کھولی ہے جس میں ہر قسم کے قرآن شریف اور حدیث شریف اور فقہ شریف اور تصوف اور دیگر کتب صرف و نحو و منطق و انشاء و قصص اردو و فارسی عربی اور غیر مقلدین کی اور درسیہ مروجہ وغیرہ عمدہ اور ارزاں مختلف مطابع کی ہر وقت تیار رہتی ہیں ناظرین اہل دین اس کتب خانہ کی قدر دانی فرما کر ایک بار خرید کر آزمائش کر لیں۔ مختصر فہرست حسب ذیل ہے :-

قرآن مجید ۱۳ سطرہ مجلد چرمی کاغذ سفید

" " " کاغذ گندہ

" " مجلد پارچہ " سفید

" " مجلد چرمی مصری

قرآن مجید مترجم

قرآن مجید جلی قلم مترجمہ شاہ عبد القادر صاحب

قرآن مجید مترجمہ بدو ترجمہ و تفسیر عباسی مطبوعہ آگرہ۔

قرآن مجید کلاں مترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب۔ مصری۔ مجلد۔

قرآن مجید لدھیانہ مجلد۔

قرآن مجید مترجم مجلد مطبوعہ لکھنؤ۔

ان کے علاوہ ہر ایک قسم کے قرآن شریف عمدہ اور ارزاں موجود ہیں

حمائل شریف سادہ بلا ترجمہ۔

حمائل شریف کاغذ مصری مجلد پارچہ

حمائل شریف مصری مجلد چرمی

حمائل شریف خورد مصری کاغذ

حمائل شریف مترجم

حمائل شریف مترجم۔ لدھیانہ

حمائل شریف مجتبائی دہلی مجلد چرمی

حمائل شریف سیالکوٹی

تفاسیر

تفسیر جلالین عربی۔ مصری

تفسیر قادری اردو دو جلد

تفسیر عزیزی پارہ ۲۹ و ۳۰۔

تفسیر فیروزی اردو۔

تفسیر [illegible] اردو۔

تفسیر سورہ یاسین اردو۔

تفسیر سورہ فاتحہ اردو۔

تفسیر سورہ مزمل اردو۔

پنجسورہ مصری مجلد چرمی

پنجسورہ جلی قلم مترجم۔

پنجسورہ مترجم کاغذ مصری۔

پنجسورہ مترجم مجلد پارچہ۔

علاوہ ازیں ہر قسم کے پنجسورے موجود ہیں

اوراد

مجموعہ درود۔

دلائل الخیرات شریف کاغذ مصری مجلد چرمی۔

دلائل الخیرات مطبوعہ نامی۔

پارہائے قرآن شریف از اول تا تمام اور پارہ عم۔

قصص

قصص المحسنین عبد الستار۔

قصص المحسنین محمد دلپذیر۔

احسن القصص مولوی غلام رسول

قصص الانبیا علیہم السلام

صحیح ترمذی مترجم

اخبار الاخیار

شرح وقایہ اردو۔

قدوری عربی۔

شرح وقایہ عربی۔

Marfat.com

۱۸۶۱۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم ونبارک علی سید البشر خیر الخلائق محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

ناظرین اہل دین خدام صوفیا سالکین وجان نثاران عاشقان سید المرسلین پر یہ بات [illegible] وابین من الامس ہے کہ ہر اک چیز کا ثبوت زیادہ تر تحریر وتقریر پر ہے۔ پھر وہ [illegible] تقلیدی ہو یا تحقیقی۔ اور جس فرقہ کو شرافت وکرامت ونجابت کا فخر و دعوی ہو اسکو اپنی [illegible] ثبوت کسی ایسے فرقہ کے ساتھ ضروری ہوتی ہے جسکو وہ اپنے خیال میں سب سے زیادہ شریف ونجیب سمجھتا ہے مگر حضرات صوفیا کرام علیہم الرحمۃ والرضوان اک ایسی شریف ونجیب جماعت اور ایسا مکرم ومعظم گروہ ہے کہ اسکو ہر ایک اپنے نزدیک قابل فخر جانتا ہے اور اس پاک گروہ مقدس جماعت کے ساتھ نسبت کرنا اپنے اعزاز وعظمت کا موجب سمجھتا ہے۔ بالخصوص اہل اسلام کے نزدیک تو یہ بہت ہی مقبول ومقدس جماعت ہے کیونکہ جسقدر اسلام کو ترقی ہوئی اسکا پہلا باعث اسی پاک دل نیک خیال گروہ کی سعی بلیغ ہے اور انہی کی توجہات کا اثر ونتیجہ ہے جسکا انکار کوئی مخالف وعنادار نہیں کرسکتا لیکن آدمی کو کسی چیز کی تحریص وترغیب زیادہ ترجب ہے اسکا تذکرہ بار بار اوسکے گوش گذار رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہزار ہا نہیں بلکہ لاکھا لاکھ کتابیں احوال انبیا واولیا میں بطور سوانح عمریاں ہمیشہ چھپتی ہیں اور آئندہ بھی تحریر وتقریر کا سلسلہ

Marfat.com

ہمارا خاندان (جو باباجی نیراہی اور شاہ صاحب علیپوری کے نام سے
... مشہور ہے) اسوقت تمام انڈیا میں فیاض وسفید ثابت ہوا اور نفع پہونچا رہا ہے
... کے حالات کا لکھنا اگرچہ میری لیاقت وہمت سے بڑھکر ہے کیونکہ جسمیں ہزار ہا بلکہ لاکھہا
... سادات وامراؤ عام اہل اسلام داخل ہوکر نجات وشفاعت کے حقدار اور عزت وعظمت
... سر پر حاصل کر چکے ہیں۔ مگر چونکہ ہر اک شخص کو اپنی اپنی قوت علمی وطاقت فہم کے
مطابق اپنے اپنے سلسلہ مقدسہ کی خدمت کرنا فرض منصبی ہے۔ لہذا جسقدر اس خاندان
عالیہ کے ساتھ خاکسار کو نسبت غلامی ہے اُتنا ہی اظہار نعمت اور خدمت کرنا میرے لئے
باعث عیب یا موجب ملامت وطعن نہ ہوگا۔ البتہ بمقولے الانسان مرکب من الخطاء و
النسیان جس جگہ مجھ سے سہو وقصور صادر ہو تو اہل علم وعقل پر اوسکا اظہار خاص مجھپر
بہتر ہے۔ ورنہ اہل کرم پر لازم ہے کہ بذیل لطف وکرم عفو فرماویں ؎ بر کریماں کارہا دشوار نیست
اس کتاب میں چند مضامین مفیدہ مندرج ہیں (۱) تواریخی حالات سلسلہ مشائخ
باباجی نیراہی نقشبندی مجددی (۲) شجرہ طیبہ عربی واردو (۳) مسئلہ طریقہ نقشبندیہ کا
اصلی مقصد (۴) مسئلہ حقہ نوشی (۵) نماز تہجد کے متعلق (۶) بیعت مستورات (۷) حالات
سفر دکن ومیسور جناب قبلہ عالم شیخ المشائخ زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین تاج العابدین
فخر المتصوفین حضرت۔ حاجی۔ حافظ۔ صوفی مولوی سید **جماعت علی شاہ** صاحب
محدث علیپوری مدظلہ۔ (۸) چند آداب پیر ومرید۔ وَاَنَا اَشْرَعُ الْمَقْصُوْدَ۔ اِنْ اُرِیْدُ
اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ حَسْبِیْ فِیْ جَمِیْعِ
الْاَحْوَالِ۔ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ
فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ط

Marfat.com

ذکر خیر حضرت محدث علی پوری مدظلہ

آپکا خاندان سادات شیراز سے ہے۔ آپکے آباؤ اجداد بعہد جلال الدین اکبر حسب استدعا بادشاہ وقت تشریف لاکر موضع علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب میں ہوئے۔ آپکا اسم مبارک **جماعت علیشاہ** صاحب ہے۔ عرف حافظ جی۔ آپ قرآن حافظ ہیں۔ آپنے دوبار حج بیت اللہ شریف کیا ہے۔ دوسرے حج میں آپکو مکہ شریف [illegible] عطا ہوئی۔ آپنے بعد از حفظ قرآن کے کتب فارسیہ و عربیہ ابتدائیہ میاں عبدالرشید صاحب [illegible] حافظ عبدالوہاب صاحب امرتسری سے پڑھیں۔ بعدازاں مولانا مولوی غلام قادر صاحب [illegible] اللہ علیہ سے جو مولوی عالم کے مدرس تھے پڑھیں۔ اور مولانا مولوی مفتی محمد عبداللہ ٹونکی صاحب اور مولانا مولوی محمد مظہر صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور سے پڑھتے رہے۔ پھر مولانا مولوی ادیب کامل مولانا فیض الحسن صاحب اوستاد الکل سے پڑھتے رہے۔ بعدازاں کانپور میں مولانا مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ سے پڑھتے رہے۔ بعدہ مولانا فاضل کل مولوی احمد حسن صاحب کانپوری سے علم حاصل کیا غرضکہ کتب معقول و منقول تفسیر و فقہ و حدیث وغیرہ علوم تمام کرکے اساتذہ سے اسناد حاصل کئے۔ انہی ایام میں جناب شاہ صاحب مراد آباد گنج حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب نقشبندی کی خدمت میں پہونچے۔ حضرت مولانا موصوف نہایت اخلاق و محبت سے پیش آئے اور کلاہ مبارک اپنے سر مبارک سے اتار کر جناب شاہ صاحب کے سر پر رکھدی اور پاپوش حوض پانی دیکر فرمایا شاہ صاحب پی لو۔ اور بہت سے اوراد و وظائف کی اجازت دیکر فرمایا کہ جاؤ یاد خدا کرو۔ پھر کچھ عرصہ بعد حضرت قبلہ عالم امام الکاملین پیشوائے واصلین محبوب احد مقبول سرمد

Marfat.com

جناب باباجی فقیر محمدؐ صاحب علیہ الرحمۃ تیراہی نقشبندی کی خدمت مبارک میں حاضر ہوکر
خرقۂ خلافت حاصل کیا اور طریقہ انیقہ نقشبندیہ کو از حد ترقی دی۔ جناب باباجی صاحب
قدر حضرت شاہصاحب پر مہربان تھے میرے خیال میں اور کسی پر اسقدر نہ تھے۔

۱۔ ایک دفعہ احباب امرتسر میں سے کسی صاحب نے عرض کی کہ جناب باباجی صاحب آپ اپنے صاحبزادہ کو کبھی روانہ فرماویں تاکہ اسطرف کے لوگ بھی اونکی زیارت سے مشرف ہوں۔ توجواباً آپ نے فرمایا کہ میں نے تمکو شاہصاحب دیدیا ہے جو کہ مجھے اپنی اولاد سے کسی طرح کم نہیں جس نے اونکی خدمت کی اوس نے گویا مجھے خوش کیا۔

۲۔ جب شاہصاحب پہلی مرتبہ چورہ شریف باباجی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے شاہصاحب کو اسٹیشن لنگر تک رخصت کر کے اپنے سر مبارک سے دستار اُتار کر حضرت شاہصاحب کے سر پر رکھدی اور دیر تک دعا فرمائی۔

۳۔ ایک دفعہ حضرت سید کریم شاہصاحب نقشبندی (والد شاہصاحب) رحمۃ اللہ علیہ نے جناب باباجی صاحب سے فرمایا کہ اب تو آپکے غلام شاہصاحب کے خدمتگار فیروزپور قصور تک ہوگئے ہیں اور دور دراز ملکوں مثل کلکتہ وغیرہ سے تحائف و ہدایا آتے ہیں۔ تو جناب باباجی صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ شاہ صاحب چندروز کے بعد کلکتہ سے اوپر کے ملکوں سے بلکہ دنیا کے کئی حصص سے چیزیں آیا کرینگی۔ چنانچہ اوسکا نتیجہ بعینہٖ ظہور میں آرہا ہے۔

۴۔ ایک بار موضع کوٹلی سیداں ضلع سیالکوٹ میاں کریم بخش صاحب پھکوالی اور مولوی غلام نبی صاحب قریشی چکی کے روبرو جناب باباجی صاحب نے حضرت شاہصاحب کو اجازت اجرائے طریقت وبیعت طریقۂ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ اور طریقۂ عالیہ قادریہ کی عطا فرما کر کل سلسلہ مقدسہ کے اسماء مبارک گن کر فرمایا کہ جسطرح مجھکو ان حضرات عالیہ رحمۃ اللہ علیہم سے

سلسلہ وار اجازت ملی ہے او سیطرح سائیں صاحب آپ کو اجازت بخشتا ہوں
سر برہنہ کر کے دیر تک دعا فرمائی۔

۵۔ ایک بار منشی غلام محمد صاحب چوب فروش امرتسری کے گھر دعوت تھی
اثنا میں منشی صاحب نے عرض کی کہ باباجی صاحب کبھی آپ کسی اپنے صاحبزاد
بھی امرتسر بھیجیں۔ تو آپ نے فرمایا تمکو شاہصاحب دیدیا ہے اوسی کو خوش کرو۔
ہے تو میں بھی خوش اگر وہ ناراض تو میں بھی ناراض۔

۶۔ ایک بار موضع ٹہلہ ضلع سیالکوٹ کے یاروں نے عرض کی کہ فلاں گائوں ... پ
... جسکے جواب میں جناب باباجی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میرا جانا ضروری
نہیں ... ہے۔ البتہ اگر مجھکو دیکھنا ہو تو شاہصاحب کو دیکھو۔

۷۔ ایک دفعہ مسجد مولوی عبدالحکیم صاحب مرحوم والی سیالکوٹ میں حضرت
باباجی صاحب اور حضرت شاہصاحب بھی تشریف فرما تھے تو اتنے میں حافظ کرم الدین
صاحب مرحوم وزیرآبادی باہر سے آئے۔ حافظ مہردین صاحب نے بطور خوش طبعی فرمایا کہ
شاہصاحب اُٹھو اور کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت شاہصاحب نے فرمایا کہ یہ تو حافظ قران بھی ہیں
فقیر تو حضرات باباجی صاحب کے سب خادموں کا خادم ہے۔ یہ بات حضرت باباجی سنکر
چارپائی سے اُٹھے اور دعا فرمائی اور فرمایا کہ خدا تیرا ثانی و نظیر نہ کرے۔ اور فرمایا کہ تنرجار
اور دل خرد کا یہی جواب بہتر ہے! اسکے بعد حضرات صاحب باباجی کا انتقال ہو گیا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مَحَبَّتَہٗ وَمُتَا...

۸۔ جب حضرت جیون شاہصاحب خلیفہ مکمل حضرت محمد ہادی نامدار صاحب کی
وفات کی خبر حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سُنی تو فاتحہ خوانی کے واسطے ہاتھ اُٹھاکر

Marfat.com

دعا کی بعد ازاں فرمایا کہ فقیر اب آپکے لئے ترقی مدارج و برکات کثیرہ کی دعا کرتا ہے۔
ماسوائے اسکے بھی حضرت باباجی علیہ الرحمۃ اکثر حضرت شاہ صاحب کے واسطے غائبانہ دعا
یا کرتے تھے۔ جسکا نتیجہ آج تمام دنیا پر روشن ہے۔ آپکا فیض و برکات ایمانداروں کو برابر
ہو رہا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ صاحب کے خدام کی تعداد چار لاکھ سے متجاوز ہے جو کہ
سلسلہ مثل کوہ نیلگڑی وکوہ کنور وکوہ کولار و بنگلور و میسور و پونہ و بمبئی و احمد آباد و دہلی
بھوپال و رہتک و فرید کوٹ و فیروز پور و قصور و لاہور و بیکانیر و امرتسر و سیالکوٹ و وزیر آباد
و جموں و جلالپور جٹاں و سرہند بسی و راولپنڈی و کوہاٹ و کشمیر و بارہ مولا و اسلام آباد و پشاور
و کوئٹہ وغیرہ میں آباد ہیں اور روزانہ ترقی ہو رہی ہے۔

۹۔ آپکے ہاتھ پر کئی لوگ کفر و شرک سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہو گئے جنکی پوری
فہرست نام بنام مجکو اسوقت تک یاد نہیں مگر جسقدر یاد ہیں عرض کرتا ہوں (۱) ایک شخص
علاقہ میسور میں مدت دراز سے عیسائی مذہب کا پابند تھا بفضل خدا حضرت شاہ صاحب کے ہاتھ
پر مع عورت مسلمان ہو گیا مرد کا نام غلام نقشبند اور عورت کا نام فاطمہ بی بی رکھا گیا (۲) ایک شخص
کے تین بھائی پہلے مسلمان ہو چکے تھے یہ چوتھا بھائی مسلمان نہ ہوا تھا آخر ش حضرت شاہ صاحب
کے ہاتھ پر تائب ہو کر مسلمان ہوا جسکا نام غلام محمد رکھا گیا۔ (۳) کوہ نیلگڑی میں ایک عورت
قابلہ حضرت کے ہاتھ پر اسلام لائی جسکا نام غلام فاطمہ رکھا گیا۔ علاقہ میسور و بنگلور میں قریباً نو آدمی
مسلمان ہوئے[۱] (۴) ایک شخص رحمت علی نام ساکن موضع ہنجگرائیں ماہ جنوری ۱۸۹۶ء میں عیسائی
ہو گیا۔ وہی شخص نومبر ۱۸۹۶ء میں آپکے روبرو مسلمان ہوا (۵) ایک شخص عبداللہ خان نامی
عیسائی ہو گیا تھا جو ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ کو آپکے ہاتھ پر تائب ہو گیا (۶) ایک شخص حافظ
مولوی نبی بخش امرتسری عیسائی ہو گیا تھا وہ بھی آپکے روبرو اسلام لایا۔ (۷) ایک شخص محمد عاشق

[۱] دیکھو اخبار اہل فقہ امرتسر جلد

Marfat.com

قصور کی بیشانی ہو جیسا کہ ... آپ ... پر سلام کیا۔ علاوہ ازیں ہی لوگ
آپکے ہاتھ پر بیعت کر کے نماز پنجگانہ کے علاوہ ذکر و فکر و مراقبہ و تہجد کے پابند ہیں اور
سے کفر و شرک سے بیزار اور متنفر ہیں اور یادِ خدا میں مصروف ہیں (۸) آپ ہر جگہ فتح
ہی رہے ہیں چنانچہ علاقہ میسور و بنگلور میں چند کٹ ملاں اور رسمی پیرزادے آپکے
مخالفت پر کھڑے ہو گئے تھے مگر خدا کے فضل و کرم سے جسقدر وہ مخالفت کرتے
وہ سخت ذلیل و خوار ہوئے اور جناب شاہ صاحب کا اسقدر عروج ہوا کہ مخالفین ۔ بدرسیب
گئے اور اپنے تمام ارادوں میں ناکام رہے۔ وہ لوگ طریقہ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ کے
[illegible] تھے کہ سب نے بالاتفاق جتھہ کر لیا تھا کہ یہ طریقہ مقدسہ بالکل اسجگہ جاری نہ ہو
مگر خدا [illegible] وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ اپنا نور اہل صدق
کو عطا کرنا تھا [illegible] نقشبندی جماعت تیار ہو گئی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ۔ مرزا قادیانی کو ہمیشہ علماء ظواہر کے ساتھ مقابلہ رہتا تھا اگرچہ اُن سے بھی ہر وقت
شکست کھا کر بھاگتا رہا مگر سنہ ۱۹۰۴ء ۲۷ اکتوبر کو سیالکوٹ میں حضرت شاہ صاحب کے ساتھ بھی
کچھ ارادہ کیا تھا لیکن جب نقشبندی تلوار باطنی چلی تو ایسا مفرور و شکست یاب ہوا کہ قیامت
تک یاد کریگا۔ سخت درجہ کی ذلت اُٹھا کر بھاگا جسقدر لوگ اُسکی بیعت کو تیار تھے اُسکی
وہ ذلت دیکھکر بدظن ہو گئے اور سلسلہ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ میں آکر داخل ہوئے۔ چنانچہ
اس ذلت کا اقرار خود ایڈیٹر البدر نے کیا ہے۔ دیکھو ضمیمہ البدر اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء۔ ماسوا اسکے
جہاں کہیں وہابی و بدعتی وغیرہ بالمقابل ہوں وہ سب ذلیل ہو کر نادم ہوتے ہیں
يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۔ آپکی قبولیت و شہرت کی کافی دلیل یہ ہے کہ پیسہ اخبار لاہور
یا کلکتہ بخشی جنتری وغیرہ میں جب کبھی مشائخین مسلمہ کی فہرست شائع ہوتی ہے۔ تو

٭ اب تو بیچارہ نہایت بری موت سے ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو کالرا سے ہلاک ہوا۔ ۱۲

Marfat.com

شاہ صاحب کا نام نامی بھی بڑی آب وتاب کے ساتھ لکھا جاتا ہے (۹) آپ ہمیشہ سفید لباس پہنا کرتے ہیں۔ اور بعد از نماز صبح تا اشراق اور بعد از عصر تا مغرب بالکل بات بناوی نہیں کرتے۔ عصر کے بعد آپ ختم شریف حضرت امام محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ پڑھا تے ہیں۔ اور ہندوؤں کے ہاتھ کی چیزوں سے پرہیز خود بھی کرتے اور احباب کو بھی کراتے ... تمباکو نوشی و دیگر مسکرات سے سخت مانع ہیں۔ احباب سے نہایت اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ مہمان نوازی میں بے نظیر ہیں۔ مہمانوں کی دعوت میں کبھی امتیاز و تفریق نہ دیکھی گئی بلکہ ہر دوست کیواسطے برابر مکلف دعوت ہوتی ہے۔ اور آپکی نظر کیمیا اثر اکثر انگریزی خوانوں پہ زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ نہایت قابل رحم اور قابل اصلاح ہے۔ ایک انگریزی خوان کے دل میں اگر اسلام پختہ جاگزیں ہوا تو ہزار واعظ وہدایت سے بڑھکر ہے۔ اور آپکے اہتمام و ارشاد کے موافق رسالہ انوار الصوفیہ لاہور سے اسی غرض سے ماہوار نکلتا ہے جسمیں اعلیٰ اعلیٰ مضامین مفیدہ درج ہوتے ہیں۔ آپ لوگوں کو طریقہ انیقہ قادریہ میں بھی داخل فرماتے ہیں۔ مگر چونکہ طریقہ نقشبندیہ اسہل الطرق واقرب الی اللہ ہے اسلیئے عام طور پر اکثر احباب کو طریقہ نقشبندیہ میں ہی داخل فرمادیتے ہیں۔ آپ عابد و زاہد ایسے ہیں کہ تہجد کبھی فوت نہیں ہوئے آپ جملہ عبادات میں سے دائمی ذکر کو افضل و اقدم سمجھتے ہیں۔ اور اسی کی تاکید کل احباب کو فرماتے ہیں۔ آپ ہمیشہ ماہ رمضان کے نصف اول میں قرآن شریف کا ختم اپنے گھر پر کرتے ہیں اور نصف ثانی میں چند مقامات مثل امرتسر۔ لاہور و قصور و سیالکوٹ و جلالپور و لدھیانہ وغیرہ میں بطور شبینہ بمعیت چند حفاظ ایک ہی رات میں قرآن شریف ختم کیا کرتے ہیں۔ آپکے گھر پر ہمیشہ مسافروں مہمانوں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ آپکے دربار میں سالانہ تین بار مجلس عظیم ہوتی ہے۔ ایک نو شعبان کی تیسری تاریخ کو حضرت شاہ صاحب کی والدہ صاحبہ مرحومہ کا عرس

Marfat.com

ہوتا ہے ۔ دوسرا رمضان شریف کی ۱۵ تاریخ کو ختم قرآن ہوتا ہے ۔ تیسری ...
سے متجاوز ہوتی ہے ۹ ہ بیساکھ کو آپکے والد ماجد علیہ الرحمۃ کا عرس مبارک ہوتا
اسمیں تمام اطراف ہند سے احباب آتے ہیں اور تین چار دن تک دعوت مکلف ...
کھلائی جاتی ہے ۔ آپ خوشبودار اشیا کو بہت پسند فرمایا کرتے ہیں ۔ اور آپ کو
خشک چاول اور خشک روٹی اور سادہ سالن گوشت کا پسند ہے ۔ ورنہ وقت پر
جو طعام موجود ہو اسی پر اکتفا فرماتے ہیں ۔ آپ علمائے کرام و سادات عظام اور بزرگ
نہایت ہی مبالغہ سے تعظیم و تکریم کیا کرتے ہیں ۔ آپ سے جو بزرگ ہو خواہ عمر میں خواہ عمل میں
اسکا بھی بہت ادب کیا کرتے ہیں ۔ آپ اپنے اوستادوں کی تعظیم و ادب از حد کیا کرتے ہیں ۔
بلکہ دوسرے احباب کو بھی یہی تعلیم فرماتے ہیں ۔ آپ اہل عرب کو خواہ عالم ہو یا جاہل سب کو
واجب التعظیم سمجھتے ہیں ۔ طالب علموں کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتے ہیں ۔ جب کوئی
بزرگ آپکے پاس آتا ہے تو آپ اپنی جگہ پر بٹھایا کرتے ہیں ۔ اور جب کبھی دوسرے بزرگ
کی زیارت کو آپ تشریف لیجایا کرتے ہیں تو نہایت ادب سے دوزانو بیٹھا کرتے ہیں ۔ آپ
اکثر مزارات مقدسہ اولیاء اللہ پر بہ نیت زیارت کو جایا کرتے ہیں ۔ جو شخص بدمذہب بدعقیدہ ہو
اوس سے سخت متنفر و بیزار رہتے ہیں ۔ ظاہر و باطن آپکا بالکل یکساں ہے ۔ حق گوئی
اور بے ریائی میں آپ بینظیر ہیں ۔ آپ کو احباب کی غیرت و محبت بہت ہے ۔ (۱۰) ایک دفعہ ایک
شخص نے عرض کی کہ جناب میری دو بھینسیں نہیں جاتی رہی ہیں اگر وہ دستیاب ہو جاویں تو
آپکی نذر کرونگا ۔ آپنے فرمایا کہ مجھے چنداں ضرورت نہیں ۔ ہاں اگر ملجاویں تو ایک ... مسجد کو
دیدینا کیونکہ یہ مسجد تمہارے گاؤں کی تیار ہو رہی ہے ۔ اوس نے کہا کہ اگر ملگئیں تو دونوں
مسجد ہی کو دیدونگا ۔ جناب شاہصاحب نے دعا فرمائی اور کچھ چیز پڑھکر عنایت کی ۔ خدا کے

Marfat.com

فضل وکرم سے اُسی دن دونوں تنخواہیں ملگئیں۔ آپنے اوسکو بلواکر وعدہ یاد کرایا۔ وہ حیلہ وبہانہ کرتا کرتا آخر انکار ہی کرگیا اور کہنے لگا کہ مجھ میں طاقت دینے کی نہیں۔ آپنے فرمایا کہ کل نذر نعیں وہ خود ہی لے لیگا۔ چنانچہ چند روز کے اندر وہ دونوں یکے بعد دیگرے گذر گئے۔ (۱۱) ایک دفعہ راقم الحروف کو نیلگاڑی میں درد بازو بوجہ سردی کے ایسی ہوئی کہ کچھ مفید نہ پڑا۔ ہر چند میرے بعض احباب نے بہت ہی علاج کرائے مگر کچھ صورت بہتری نظر نہ آئی اور حکیم و ڈاکٹر نے بھی مشورہ دیا کہ یہاں سے چلا جانا بہتر ہے کیونکہ ایک بازو تو رک گیا ہے دوسرے کا بھی خطرہ ہے۔ فقیر چونکہ بحیثیت خود مختار نہ وہاں مقیم نہ تھا بلکہ حسب الحکم قبلہ وکعبہ کے کام پر مامور ہو کر گیا تھا۔ لہذا مینے جناب حضرت شاہ صاحب بخدمت اقدس میں ایک تار بحر روانگی کے متعلق رخصت طلب کی۔ آپنے فوراً اُسیوقت جواب دیا کہ خبردار! وہاں ہی آرام سے بیٹھو۔ خدا کی شان ہے کہ تار کے اندر جو لفظ آرام تھا تا رپہونچتے ہی وہ تمام درد و تکلیف بلا دوا بلا علاج ایسے دور ہو گئے کہ گویا کبھی درد تھا ہی نہیں۔ سب لوگ حیران رہگئے۔ (۱۲) ایک دفعہ اس فقیر راقم الحروف نے نیلگڈی سے بعض امورات مشکلہ کی نسبت عرضی لکھی۔ آپنے جواب دیا کہ ختم خواجگان علیہم الرحمۃ پڑھا کرو۔ چنانچہ اوس ختم شریف سے اسقدر منافع وفوائد پہونچے کہ حد وحصر سے خارج ہیں۔ واقعی جسکو ایک ہزار بلکہ ایک لاکھ مشکلات کا سامنا ہو تو سب کے واسطے یہی ختم شریف کافی وافی ہے۔

علاوہ ازیں حضور نے اس خاکسار کو ختم شریف حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور ختم شریف قیوم اول امام محمد معصوم اور ختم شریف باباجی نور محمد تیراہی وغیرہ کی اجازت بھی ایسے ایسے مقاصد کے حصول کے واسطے فرمائی ہے۔ اور بابت دفع طاعون سورۃ تغابن تین بار اور بابت دفع شر حاسدین سورۃ طلاق کی بھی اجازت فرمائی ہے۔ اور سورۃ انشراح

کی اجازت بابت تجارت اور تحصیل علم ۷۔۷ بار پڑھنے کی اجازت کشتی ... عطا ...
القیاس دیگر کئی اعمال مفیدہ اور ختمات شریفہ کی اجازتیں بھی عنایت فرمائیں
دو قوموں میں تعداد اکثر آپس میں سخت لڑیں یہانتک کہ شادی غمی کے کل تعلقات قطع ہو
گونا گون تجویزیں کیگئیں مگر کچھ مفید نہ پڑیں۔ آخرش حضرت شاہصاحب کو جب خبر
فریق کو بلایا اور چند کلمات پند آمیز فرمائے بموثر حقیقی کی عنایت سے فوراً صلح ...
دفعہ ایک شخص اسقدر علیل ہوا کہ اوسکی حیاتی کی امید ہی نہ تھی بلکہ حالت نزع
تھی۔ آپکو اطلاع ہوئی تو آپنے کچھ پڑھکر دم کیا اور پانی دم کردہ پلایا خدا کے فضل سے صحت کامل
ہوگئی (۱۵) ایک بار ایک حکیم صاحب جو خوش طبع تھے اونکی زبان سے اتفاقاً کوئی کلمہ تمسخر آمیز
نکلا جسکا مفہوم کچھ بددعا تھا۔ کسی شخص نے آپ کو اطلاع دی کہ فلاں شخص نے ایسا کہا ہے۔
آپنے فرمایا کہ میرا مرنا جینا تو برابر ہے۔ ہاں البتہ مرنا تو اس شخص کا برا ہے جسکے بعد کوئی صورت
بہتری کی نظر نہیں آتی جسوقت آپنے یہ کہا تو آپکا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا تھا ابھی دو ہی روز
گذرے تھے کہ وہ شخص بعارضہ حبس بول مرگیا۔ (۱۶) آپکے تین صاحبزادے ہیں۔ ایک
جناب مولٰنا مولوی حافظ سید محمد حسین صاحب جو کہ علوم عربیہ معقول و منقول وغیرہ
میں خوب حاوی و ماہر ہیں۔ پہلے تو حفظ قرآن شریف حافظ شہاب الدین مرحوم سے علیپور
میں کیا۔ پھر کچھ پند بود کتابیں قلعہ سوبہا سنگھ میں مولوی حافظ صاحب سے پڑہیں۔ پھر امرتسر میں
حاجی الحرمین الشریفین استاد العصر حضرت مولٰنا مولوی نور احمد صاحب ...
انجمن نعمانیہ امرتسر ادام اللہ فیوضہم وارد امرتسر سے کتب صرف و نحو ... حدیث وغیرہ پڑہیں
پھر آپ حسب ارشاد جناب شاہصاحب مدرسہ نعمانیہ لاہور میں پڑھتے رہے۔ بعد از وفات
[illegible]

Marfat.com

کتب وہاں پر تمام کیں۔ آپ میں بعض صفات ایسے ہیں جو آئندہ ہمکو دین و دنیا کی ترقیات کا باعث نظر آتے ہیں۔ مثلاً خاموشی۔ نہایت کم سخنی۔ خوش اخلاقی۔ صبر و تحمل۔ تدبر و تفکر۔ بے ریائی۔ شگفتگی۔ عملی قوۃ۔ دور اندیشی۔ تحقیق علمی۔ اتباع سنت۔ رعایت حنفیت وغیرہ۔ آپ کو بروز ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ جلد عرس مبارک بر سر عام اہل اسلام دستار خلافت عنایت کیگئی مراقبہ عالیہ نقشبندیہ کی اجازت دیگئی جسکے سننے سے عام اہل اسلام خصوصاً جناب شاہصاحب کے خدام کو از حد فرحت و سرور حاصل ہوا۔ خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ یہ صاحبزادہ صاحب اپنی خداداد قابلیتوں سے اصلی اور عملی سجادہ نشین ہونگے اور عام مسلمانوں کے واسطے آپکا وجود باجود مفید و فیض بخش ہوگا۔

دوسرے صاحبزادہ صاحب حافظ مولوی سید **خادم حسین** صاحب ہیں۔ آپنے بھی علیپور شریف اور قلعہ سوبہا سنگھ میں قرآن شریف حفظ کیا اور کچھ ابتدائی کتابیں پڑہیں بعد ازاں لاہور میں مولوی عالم کی پڑہائی پڑھتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ یہ صاحبزادہ کیا خوش خلق۔ خندہ پیشانی۔ وسیع الخیال۔ کثیر الایثار۔ متواضع۔ سادہ مزاج۔ حلیم الطبع۔ سلیم اللسان۔ بامروت۔ ہمدرد۔ خیر خواہ۔ صلح پسند۔ ہر دلعزیز ہے۔ خدا نے چاہا تو یہ صاحبزادہ اور بھی خلف الرشید بخت سعید ہوگا اور لوگوں کے حق میں بہت ہی فیاض و نفع رساں ہوگا۔

تیسرا صاحبزادہ صاحب **نور حسین** صاحب ہیں۔ یہ اگرچہ کم عمر ہیں مگر اپنے اندر آبائی خوشبو پوری رکھتے ہیں۔

(۱۷) حضرت شاہصاحب کے خلفا اگرچہ بہت ہیں مگر جسقدر مجھے علم ہے اوسقدر عرض کرتا ہوں (۱) صاحبزادہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب علیپوری (۲) مولانا مولوی صوفی محمد حسین صاحب بی۔ اے قصوری (۳) صوفی مولوی غلام محی الدین خانصاحب امرتسری حال وارد کشمیر

Marfat.com

(۵) مولوی ... صاحب پسرورئ ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ لاہور (۶) مولوی کریم بخش صاحب بی۔ اے قصوری مرحوم۔ افسوس یہ جوان صالح باہمت مرد خدا جوانی بھر میں ... انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رحمہ اللہ اغفرہ وارحمہ (۷) خواجہ احد شاہ صاحب ایبلنیوں امرتسر (۸) سید محمد شفیع صاحب مرحوم بھرتھوی ضلع گورداسپور (۸) مولانا مولوی سید عبد اللہ بخاری حال وارد علاقہ میسور (۹) مولانا مولوی محمد عبد اللہ حسین صاحب نقشبل مدرس اسلامیہ سنگ بنگلور (۱۰) مولانا مولوی غلام محمد صاحب صوفی ساکن رہنگ ... علاقہ (۱۱) مولانا مولوی سید میر محمد یحییٰ صاحب امام مسجد جامع کوہ نیلگری علاقہ مدراس (۱۲) جن کی حالت عیاں را چہ بیاں ہر ایک صاحب اہل دل پر روشن ہے۔ ناظرین پر لازم ہے کہ للہ فی اللہ اس فقیر کے حق میں دعائے خیر کریں کہ خداوند کریم اپنے لطف عمیم وفضل عظیم سے اس خاکسار کو طریقہ انیقہ رسولیہ صدیقیہ کا سچا خدمتگار جان نثار بناوے اور اپنے پیران طریقت و مشائخان سلسلہ کا سچا خادم و غلام قبول فرماوے اور مرضیات اہل اللہ پر چلنا نصیب فرماوے۔ آمین۔

آپکی خدمت اقدس میں یوں خط لکھا جاتا ہے :۔ ڈاکخانہ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب حضرت حافظ جی صاحب۔

ذکر خیر حضرت فقیر محمد صاحب المعروف باباجی تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قبلہ عالم امام العارفین جناب باباجی صاحب کا اسم شریف فقیر محمد تھا۔ علیہ الرحمۃ آپ اپنے والد ماجد حضرت نور محمد صاحب تیراہی علیہ الرحمۃ کے قدم بقدم چلنے تھے ... سے علم ظاہری و باطنی تحصیل کیا۔ ایام صغر سنی سے ہی آپ ذکر و فکر و مراقبہ و اتباع شریعت میں مصروف و مشغول تھے۔ قطع ماسوی اللہ کا طریق آپکو پہلے ہی مرغوب تھا۔ آپ کو آپکے والد ماجد

(۱۳) مولانا مولوی محمد ایوب خان صاحب افغانی سکنہ جموں (۱۴) مولانا مولوی سید محمد غوث صاحب موضع

(۱۵) ... ضلع ... (۱۶) ... صاحب ...

Marfat.com

کے ساتھ ابتدا ہی سے صحبت و رابطہ حاصل تھا یہانتک کہ خورد و آشام نشست و برخاست
و طریق کلام و اخلاق وغیرہ میں بالکل متحد الاوصاف تھے۔ آپ اپنے وقت کے ابدال
شمار کئے جاتے تھے جسطرح آپ میں دیگر اوصاف حسنہ تھے اوسیطرح ایک یہ بھی تھا کہ
مسکینوں کی مجلس و صحبت و محبت سے خوش رہتے۔ آپ فاروقی نسب ہیں۔ آپکا شجرہ
نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے اور امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا نسب
بھی فاروقی ہے۔ صرف نو پشت تک الگ الگ ہیں۔ باباجی صاحب کا نسب نامہ یہ ہے:-
فقیر محمد بن نور محمد بن محمد فیض اللہ بن خان محمد بن علی ولی محمد بن شیخ سلیمان بن شیخ سلطان
شیخ الاسلام بن عبد الرسول بن عبد الحی بن حبیب اللہ بن رفیع الدین بن نور الدین بن نصیر الدین
بن سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبد اللہ بن شعیب بن احمد شیخ بن یوسف ثانی بن
محمد شہاب الدین معروف بہ فرخ شاہ کابل بن نصیر الدین بن محمود المعروف بہ پٹھان شاہ بن
سلیمان ثانی بن موسوی پٹھان محمد مسعود بن عبد اللہ الواعظ الاصغر بن عبد اللہ الواعظ الاکبر
بن ابو الفتح بن اسحاق بن ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب
بن نعاج بن عبد مناف الخ۔ اس نسب نامہ میں جس جگہ کچھ غلطی ہو تو کوئی صاحب مجھے
اطلاع دیدیں۔ غرضکہ خداوند کریم نے جناب باباجی صاحب علیہ الرحمۃ کو وہ کمالات
عطا فرمائے تھے کہ دوسرونکو اُسوقت کم عطا تھے۔ قران شریف کے ہر اک حرف کے جدا
فوائد و خواص اور اسرار و نکات ایسے معلوم تھے کہ دوسرونکو اونکا سمجھنا دشوار تھا۔ آپ اپنے
وقت میں مرجع اہل اللہ تھے ۱۲ بروز ولادت آپ اپنی والدہ صاحبہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔ ہر چند کوشش
کیگئی مگر نہ پیا۔ اتنے میں آپکے دادا فیض اللہ صاحب تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ تو اپنی سوا اپنا حصہ طلب کرتے ہیں
آپنے اپنی زبان و لعاب دہن باباجی صاحب کے منہ میں ڈالدیا تو آپنے والدہ مکرمہ کا دودھ پیا۔

آپ کے اخلاق و عادات کا ذکر

آپ کا معمول تھا کہ آپ لباس سادہ نیلگون۔ کوئی کپڑا سیاہ بھی پہنتے۔ شرع
بند، سر پر کلاہ اور اوپر لونگی خط دار یا سبز دستار پہنتے۔ بدن پر کبھی لونگی نیلگون یا چادر
پوش ہیٹھو ہاری استعمال فرماتے۔ عصا اپنے ہاتھ میں ہمیشہ رکھا کرتے۔ آپکی طبیعت
میں زیادہ تکلف نہ تھا۔ عجب و غرور، فخر و خودپسندی آپکے نزدیک تک نہ آیا تھا۔ مسا
لمت و وقار آپکے اندر کوٹ کوٹ کے بھرا تھا۔ اور صدیقی انوار و برکات آپکے حالات سے ظاہر
ہوتے تھے۔ آپکی طبیعت میں جمالیت اسقدر تھی کہ سالہا سال کسی پر غصہ نہ ہوتے اور نہ کسیکو
آپ سے کبھی ضرر و نقصان پہونچا۔ کیونکہ جلالی فقرا سے ضرر زیادہ اور نفع بہت کم اور جمالی
مسکینوں سے نفع زیادہ اور نقصان کمتر ہوتا ہے۔ آپ کسی پر کسی کے شکایت کرنے سے کبھی
ن نہ ہوتے بلکہ جہانتک ہوسکتا شکستہ دلوں کی دلجوئی کرتے رہتے۔ امراء سے زیادہ خوش ہوتے
مخلص دوست کو (خواہ مسکین محض ہو) پسند فرماتے۔ کسی کا احسان یاد رکھتے جبتک اس
احسان کا بدلہ دس گنا عنایت نہ کرتے کسی کا احسان بھی نہ اٹھاتے۔ آپکو محفل آرائی اور
زینت سے تنفر تھا۔ غبار پر آپ کبھی بوجھ نہ ڈالتے۔ جسکی ایک دفعہ دعوت مان چکے پھر دوبارہ مشکل
سے مانتے۔ شہروں میں آپ کم سے کم تین روز اور زیادہ سے زیادہ پندرہ روز قیام فرماتے۔
جیسی جگہ ہوتی ویسا مقیم ہوتے۔ آپکے ساتھ ہمیشہ چند خلفاء اور درویش سفر میں رہتے۔ آپ ابد
تک یا محض ظاہر پرست نہ تھے بلکہ لوگوں کی درستگی باطنی کا خیال زیادہ رکھتے
سنت سے قدم باہر نہ رکھتے۔ اور آپ تحمل و بردباری میں بے نظیر تھے۔ جب کبھی کسی سے خطا و
قصور ہوتا تو فوراً معاف فرما دیتے۔ بلکہ خود بلا اداوس سے عذر و معذرت سنکر قبول فرماتے۔

Marfat.com

بلکہ بعض وقت یہ بھی فرماتے کہ خدا ہمارا تمہارا گناہ معاف کرے۔ آپ خود بھی ساکت و خاموش رہتے اور احباب کو بھی تاکید فرمایا کرتے۔

آپکی مجلس میں علماؤ امراء وغیرہ موجود رہتے مگر آپ کے روبرو ایسے ہیبت زدہ و مرعوب رہتے کہ کسی کو لب کشائی کی جرأت نہ تھی۔ باوجودیکہ آپ نہایت ہی خوش اخلاق تھے مگر پھر بھی ذی وقار صاحب رعب و مہیب نظر آتے۔ ع "ہیبت حق است ویں از خلق نیست"۔ آپکی خدمت میں جب کوئی بیٹھ جاتا تو اٹھنے کو جی نہ چاہتا۔ آپ سفر میں اپنے ہمراہیوں یا خادموں کو کبھی تکلیف میں نہ ڈالتے نہ اپنے آپکا آرام تلاش کرتے۔ یک لخت کسی کو بالکل مقرب و معتمد علیہ بناکر فوراً اکرمحروم و مغضوب علیہ بنانے کی کوشش نہ کرتے بلکہ ہر اک کو اوسکی باطنی حیثیت اور دلی اخلاص کے مطابق دوست بناتے اور جسکو دوست بنا لیتے پھر اوسکا کام بھی پورا کر دیتے اور ایسا کرتے کہ اوسکو پھر احتیاج نہ رہتی اور اسکا دل مطمئن ہو جاتا یا اوسکے دنیاوی مقاصد پورے ہوتے ہاں مگر قسمت کا قصور و فتور نہ ہو۔

آپکو تعویذ نویسی زیادہ پسند نہ تھی۔ اکثر آپ دعا فرمایا کرتے اوسی دعا سے لوگوں کے مقصد نکل آتے۔ آپ اپنی بیماری کا حال حتی الوسع اوروں پر ظاہر نہ کرتے۔ جو شخص صدق دل سے حلقہ میں حاضر ہوتا فوراً عاشق صادق بنکر آپ پر جان قربان کرتا۔ آپکی خوراک بالکل کم تھی۔ خمیری روٹی دکھچڑی آپ کو مرغوب تھی۔ سرخ مرچ سے پرہیز رکھتے۔ میوہ کم کھاتے۔ کسی خاص چیز کے عادی نہ تھے۔ جو کچھ وقت پر حاضر و موجود ہوتا وہ برضاء رغبت تناول فرما لیتے۔ آپنے آخر عمر میں احباب کی التماس کے اصرار پر چار تیرین پینا شروع کردی تھی ایام سرما میں تین تین ماہ تک پانی نہ پیتے۔ آپ ہمیشہ صاف و پاکیزہ لباس پسند فرمایا کرتے اکثر آپ شب بیدار رہتے۔ آپکی خواب بھی مراقبہ ہی تھی جب لیٹتے سر سے پاؤں تک سیاہ لونگی اوڑھ لیتے جن لوگوں کے دیدار سے خدا یاد آتا ہے آپ انہی میں سے تھے۔ آپ مجذوب سالک تھے۔

آپ کا حلیہ مبارک

آپکا قد مبارک دراز تھا چہرہ گندم گوں سُرخ بینی دراز۔ ریش مبارک کے بال سفید اور لمبے۔ آنکھیں نہایت موزون۔ سر مبارک کے بال بصورت زلف وگیسو رہتے۔ پیشانی کشادہ تھی۔ آپ بالوں پر حنا لگایا کرتے آپنے چہرہ مبارک پر کبھی پھرایا۔ آپ سوتے وقت سرمہ لگایا کرتے اور طاق سلائی لگاتے۔ آپکی آنکھیں ... اور کشادہ۔ سینہ فراخ باوجود ضعف عمری کے بینائی وشنوائی میں کچھ فرق نہ تھا۔ آپ جب بازار میں چلتے تو سر پر لونگی رکھ لیتے اور باوجود پیرانہ سالی پیدل بھی تیز چلتے بعض وقت آگے بڑھ جاتے سچ فرمایا ہے مولانا علیہ الرحمتہ نے ۔ نظم

قوت جبرائیل از مطبخ نبود	بود از دیدار خلاق وجود
ہمچنیں بے قوت ابدالان حق	ہم زحق داں نہ از طعام وازطبق

آپکے معمولات

بعد از نماز صبح تا طلوع آفتاب مراقبہ کرتے۔ بعد ازاں قرآن مجید کی تلاوت بقدر دو اڑھائی سیپارہ کے فرماتے۔ اسکے بعد ختم شریف اپنا پڑھا کرتے۔ قبل از دوپہر طعام تناول فرماتے۔ پھر قیلولہ کرتے۔ بعدہٗ بمجرد آذان سُننے کے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ اور وضو وغیرہ کرکے نماز ظہر پڑھتے اور اکثر اسی وضو سے عشا پڑھ لیتے اور ظہر کے بعد بھی تلاوت فرماتے بعد اون لوگوں کیطرف متوجہ ہوتے جو ارباب حاجات اور عرض گذار ہوتے کسیکو پانی دم کر دیتے کسیکو تعویذ دیتے کسیکے حق میں دعا کیا کرتے اور اکثر صبح کے فرض وسنت کے درمیان

Marfat.com

پانی دم فرماتے اور دوسروں کو بھی اسکی اجازت دیدیتے۔ اکثر مایوس العلاج آپکی دعا و توجہ سے صحتیاب ہوئے۔ آپ نماز عصر عین وقت پر ادا فرماتے بعد از نماز ختم شریف حضرت امام محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ پڑھا کرتے اور خاص خاص احباب کو بھی اسکی اجازت دیتے۔ آپ نماز باجماعت پڑھنے کے عادی تھے۔ بعد از تناول طعام مغرب نماز عشا کی اول وقت پڑھتے۔ آپ سفر میں بھی مسجد میں ہی قیام فرمایا کرتے اور کبھی فرماتے کہ میں خدا کا مہمان ہوں اور خانۂ خدا میں مقیم ہوں۔ آپ سوائے چند لقموں کے اور چیزوں کی طرف شائق نہ تھے۔ آپکی غذائے اصلی ذکر حق ہی تھی۔ آپ خدا کے فضل سے چودہ[۱۴] خانوادہ میں مجاز و صاحب ارشاد تھے مگر اکثر آپ طریقہ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ اور طریقہ عالیہ قادریہ کی اشاعت فرماتے خصوصاً طریقہ نقشبندیہ کو عام طور پر جاری فرماتے اور اسی کو سہل و آسان جانتے۔ اور عبدالرحمٰن صاحب صوفی کا فارسی دیوان بھی آپکو اکثر یاد تھا۔ آپکو کسیقدر شعروں سے بھی دل لگی تھی۔ آپ کسی وقت ایسی حالت میں مست ہوتے کہ یک بیک فرماتے "ھیہات۔ ھیہات"۔ اور کبھی فرمایا کرتے "آخر فنا آخر فنا"۔ بعض وقت صرف بیعت کر کے خلفائے سے حلقہ کراتے اور کبھی خود توجہ دیتے اور یہ پڑھتے نظم

یَا رَسُولَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا   یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُغْرَقٌ   خُذْ یَدِیْ سَہِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

اور کسی حلقہ میں آپ بار بار یہ رباعی پڑھتے اور وہ حالت عجیب ہوتی۔ رباعی

ہر چہ در کائنات می بینم   ہمہ را نور ذات می بینم
من کہ در ذات او شدم فانی   کے بسوئے صفات می بینم

اور کبھی کبھی یہ اشعار پڑھتے اور توجہ دیتے نظم

ہر دو بلبل صفت فریاد کن مشغول شو در ذکر ہو

غافلی کفر است پنہاں در وجود آدمی ۔ اینچنیں کافر شدن را حاجت زنار نیست

اور قصیدہ بردہ شریف کے بعض اشعار بھی پڑھا کرتے بالخصوص یہ اشعر زیادہ پڑھتے شعر

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ مُهَنَّدٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ

آپ جب عام کو نصیحت فرماتے تو فرمایا کرتے کہ باطن درست کرو کیونکہ بعد مرگ

سے نجات ممکن ہے مگر ظاہر احکام شرعیہ کا لحاظ بھی ضروری ہے کیونکہ

درستگی کی علامت بھی ظاہری اعمال ہیں اَلظَّاهِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ اور وہ ظاہر بھی سنت

و آثار صحابہ کے موافق ہو۔ اور فرمایا کرتے کہ خدا کو خدا کے لئے پیار کرو اور یاد کرو کیونکہ مقصد کیلئے

یاد کرنا صرف مقصد کی یاد ہے خدا کی یاد بلا اغراض نفسانی چاہیئے۔ اور جب کبھی خاص

احباب اور خلفا کو مخاطب کرتے تو یہ حدیث قدسی بیان فرمایا کرتے مَنْ لَمْ يَرْضَ

بِقَضَائِیْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِیْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِیْ وَلَمْ يَقْنَعْ بِعَطَائِیْ فَلْيَطْلُبْ

رَبًّا سِوَائِیْ ۔ یعنے قادر ذوالجلال اپنے بندوں کو فرماتا ہے کہ جو شخص میرے حکم پر راضی

نہیں اور میری بلا پر صابر نہیں اور میری نعمتوں پر شاکر نہیں اور میرے عطیہ پر قانع

نہیں تو پس وہ شخص میرے سوا کسی اور کو رب بنا لیوے۔

اور اکثر یہ حدیث بیان فرماتے خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ یعنے بہتر وہ شخص ہے جو

لوگوں کو نفع پہونچاوے۔ آپکے پاس اگر کوئی زاہد خشک یا باتونی آدمی بیٹھتا تو آپ فرماتے

مجھے باتیں نہیں آتیں۔ آپ اپنے خلفاء کی اجازت یافتوں کی بھی توقیر کرتے

دقدر زیادہ فرماتے تاکہ انکے اعتقادمندوں کی نظروں میں وقیع اور ذی اقتدار ہی رہیں

اور جس خلیفہ کے حلقہ میں تشریف رکھتے وہاں پر اسی کے مشورہ و صلاح سے ہر ایک کام کرتے

یہانتک کہ اکثر تعویذات اور وظائف وغیرہ بھی اُنہی کی تحویل میں رکھتے۔ آپکے دل میں دنیا کی وقعت و عزت مچھر کے پر برابر بھی نہ تھی۔ آپ کبھی خاص خاص احباب سے معانقہ فرماتے اور اکثر مصافحہ پرہی اکتفا فرماتے۔ آپکو جس طریق پر سلف صالحین نے مقرر کیا تھا آخر تک اُسی ثابت قدم رہے۔ **نقل** ہے کہ آپ اپنے غلاموں کو لفظ مرید سے نہ پکارتے بلکہ لفظ یار سے یاد فرماتے۔ ایک دن آپکے نبیرہ صاحب نے فرمایا کہ فلاں شخص تو ہمارا مرید ہے آپ اُنپر سخت ناراض ہوگئے یہانتک کہ کلام ہی نہ کیا۔ صاحبزادہ نبیرہ صاحب نے کہا کہ حضرت باباجی صاحب تو ناراض ہیں نماز وغیرہ چھوڑ دیئے۔ لوگوں نے عرض کی کیا وجہ کیسے آپنے سب کچھ ترک کر دیا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے جواب دیا کہ جب حضرت باباجی قبلہ و کعبہ ناراض ہیں تو اب کیا فائدہ اور کیا نتیجہ۔ کیونکہ عبادات کی قبولیت تو آپکی رضا کے ساتھ ہے جب آپ ناراض ہیں تو پھر ضرورت نہیں۔ جناب باباجی صاحب کو خبر لگ گئی تو آپنے بلوا کر صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ نہ میرے باپ دادا نے کسیکو لفظ مرید سے پکارا اور نہ میں نے کسیکو مرید کر کے بلایا۔ پھر تم اس قابل کہاں بنگئے کہ مرید کے لفظ سے پکارو۔ جاؤ آئندہ توبہ کرو پھر کسیکو لفظ مرید سے نہ پکارنا۔ آپ کی کرامات تو بیشمار ہیں جو آپکے خلفاء و خاص درویشوں سے معلوم ہوسکتی ہیں۔ میں چونکہ سب حضرات سے بہت کم جناب باباجی کی صحبت میں رہا ہوں اسلئے زیادہ کچھ لکھ نہیں سکتا

نقل ہے کہ ایک بار یہ راقم الحروف کسی پہاڑ پر گیا تھا وہاں پر حضرت باباجی صاحب کا عرس مبارک آگیا۔ احباب طریقہ نقشبندیہ نے عرس کا اہتمام نہایت اخلاص و محبت سے کیا۔ وہاں پر ایک دو مخالفین دین بھی تھے اونہوں نے حکام تک رپورٹ کی اور اعلیٰ حکام کو بدظن کر کے پولیس کے ذریعہ پہرہ لگا دیا۔ رپورٹ میں یہ خبر درج تھی کہ یہ ایک درویش ہے اسکے آنے سے سخت فساد اور دنگہ بلکہ بلوہ ہوگا کبھی یہ مشہور ہوتا کہ آج نقشبندی جماعت فادریوں کو سخت ماریگی۔ پولیس

۱۸۹۱ء

بیچاری [illegible] جمعہ کا دن تھا۔

اُنہی مخالفین دین میں سے ایک نے پھر جاکر حاکمِ اعلیٰ [illegible] اندیشہ فساد ہے۔

حاکم وقت تھا دانا اور اوسکو باباجی صاحب کی روح نے ایسی توجہ دی کہ حاکم مذکور نے عذر مع

آنکر کہا کہ تم دونو شریر یہاں پر بیٹھو۔ ۱۱ بجے سے ۴ بجے تک وہ نظر بند رہے

بھی کیا ختم بھی پڑہا۔ میلاد شریف بھی پڑہا۔ طعام بھی تقسیم کیا سب کام نہایت

پورے ہوگئے اور وہ نظر بند ہی رہے۔ اونکا جمعہ نماز وغیرہ سب جاتا رہا

کہ وہ ایسے ذلیل وخوار ہوئے کہ منہ بھی کسیکو نہ دکھاتے اور سب لوگوں میں بدنام ہوگئے۔

اور باباجی صاحب کی کرامت کے سب قائل ہوگئے۔

نقل ہے کہ ایک دفعہ ایک صوبیدار حسن دین نام نے عرض کی کہ یا حضرت میری عمر حدِ شباب سے تجاوز کرگئی اور ابتک میرے گھر میں اولاد نہیں آپ دعا فرماویں کہ خدا اس آخری وقت میں اولاد نرینہ عطا فرماویں۔ آپنے ایک تعویذ عنایت کیا اور فرمایا کہ ہمارا مالک تمکو لڑکا عطا کریگا اسکا نام عبداللطیف رکھنا۔ چنانچہ سال آئندہ جب آپ دوبارہ تشریف لائے تو اس صوبیدار نے روبرو بچہ حاضر کیا اور کہا کہ یہی وہ لڑکا ہے جو آپکی دعا سے خدا نے عنایت کیا۔

نقل ہے کہ ایک بار کسی نے شکایت کی کہ باباجی صاحب آپکے دربار شریف میں برسوں سے کئی خدام حاضر رہتے ہیں اور حتی الامکان ریاضت ومجاہدہ بھی کرتے ہیں مگر جسقدر آپکی نظر مبارک حافظ سید جماعت علیشاہ صاحب پر ہے ویسی اوروں پر نہیں۔ آپنے ایک ہفتہ میں اُنکو صاحب ارشاد بنادیا۔ جناب باباجی صاحب نے جواب دیا کہ فقیر کے پاس خدا کا [illegible] مگر ہر ایک کی قسمت جدا مقدر جدا۔ حافظ جماعت علیشاہ صاحب کے پاس چراغ بھی تھا تیل بھی تھا بتی بھی تھی۔ دیا سلائی بھی تھی۔ میں نے صرف سلگانیکی محنت کی ہے۔ خدا نے روشن چراغ کردیا۔

ع - "بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری"

نقل ہے کہ ایک گاؤں ... بیدوں کا تھا جسمیں سوائے ایک دو گھروں کے سب شیعہ تھے آپکی تشریف آوری سے خدا نے سب کو ایسی ہدایت کی کہ وہ سب لوگ سنی العقیدہ ہو گئے اور سنی صادق بنگئے۔ سبحان اللہ سب سے بڑی کرامت یہی ہے کیونکہ قدیم مثل ہے ع "... جبلت برنگردد" مگر آپکی برکت سے وہ ایسے صوفی بنگئے کہ علاوہ نماز روزہ کے سب ذکر و تہجد گذار عابد و زاہد بنگئے۔ سچ ہے ع - "پلٹ دی پھر آکے آن میں انکی کایا"

نقل ہے کہ آپ ہمیشہ راولپنڈی محلہ ملیار مسجد میاں وارث میں قیام فرماتے۔ ایک دن اتفاقاً مسجد کا دروازہ بند تھا اور چراغ کا گل گر گیا مسجد کا سارا فرش جلگیا صرف وہ جگہ محفوظ رہی جس جگہ پر آپ تشریف رکھتے تھے۔

نقل ہے کہ راولپنڈی صدر میں متصل گرجا ایک صاحب میاں پیر بخش صاحب آں قبلہ عالم کا مخلص صادق تھا اُس نے بیانکیا کہ ہمارے گانوں میں پانی نہ تھا کیونکہ زمین سنگلاخ تھی۔ بہت دور دور سے لوگ پانی لایا کرتے۔ آپکی خدمت اقدس میں عرض کیگئی کہ پتھریلی زمین ہے پانی کی ہر وقت بکثرت ضرورت ہے۔ جنابنے فرمایا اسجگہ کنواں نکلواؤ۔ پیر بخش نے چارسو روپیہ خرچ کرکے کنواں کھدوایا مگر پانی نہ نکلا۔ پھر اوس نے سرکار انگریزی سے امداد لیکر پھر اور کھدوایا مگر پانی نہ نکلا۔ اب لوگ طعن کرنے لگے کہ تیرے پیروں نے تجکو برباد کردیا جب آپ دوسرے برس تشریف لائے تو یہ کل واقعات آپکے گوشگذار کرلئے گئے۔ آپنے نہایت خاص حالت میں اُٹھکر فرمایا کہ پیر بخش کے حق میں دعا کرو۔ پھر فرمایا۔ پیر بخش صاحب جاؤ پانی خدا دیگا گھبراؤ مت۔ پیر بخش صاحب اتفاقاً باہر نکلے تو کیا دیکھا کہ بچے کنوئیں پر جمع ہیں اور ایک شور و غوغا مچا ہوا ہے۔ ایک بچہ نے کہا کہ بابا پانی آگیا ہے۔ پیر بخش نے دیکھا تو نیچے

Marfat.com

بڑے زور سے پانی بڑھ رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سے ایک نہر آ رہی ہے پیر بخش کہتا ہے کہ میرے دیکھتے دیکھتے وہ پانی کنارہ چاہ تک آ گیا۔ پھر وہ پانی بہت ہی خرچ کیا گیا تاکہ پختہ بنایا جاوے مگر وہ پانی بالکل کم نہ ہوا بلکہ ترقی پذیر تھا پانی بھی سرد تھا کہ نہایت شیریں ذائقہ دار۔ ان ہی دنوں میں ایک صاحب محمد بخش دیکھا کہ حضرت باباجی علیہ الرحمۃ تیرہ شریف سے وہ پانی لا رہے ہیں اور کنوئیں جاتے ہیں "گفتۂ او گفتۂ اللہ بود۔ اگرچہ از حلقوم عبداللہ بود"۔

نقل ہے کہ ایکدفعہ آپ موضع ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ مسجد پٹھاناں میں مقیم تھے وہاں پر ایک صاحب ولیداد خان نام ہار تھا اوس نے عرض کی کہ میرے گھر میں چھ لڑکیاں ہوئیں مگر لڑکا ایک بھی نہیں۔ آپ نے قند سیاہ پڑھکر دیا اور فرمایا کہ اپنی بیوی کو کھلا دو اور دعا فرما کر کہا کہ تمکو لڑکا عنایت کریگا اُسکا نام محمد شریف رکھنا۔ چنانچہ سال آئندہ میں آپ دوبارہ وہاں تشریف لائے تو ولیداد خان صاحب نے بچہ حاضر کر کے کہا کہ یہ وہی بچہ ہے جسکا نام آپنے محمد شریف رکھا تھا۔

نقل ہے کہ موضع عمانیپور سیداں میں حضرت شاہ صاحب نے ایک کنواں کھدوایا تو اوسمیں پانی نہ نکلا جب لوگ مایوس ہو گئے۔ انہی ایام میں حضرت باباجی صاحب علیہ الرحمۃ تشریف لائے۔ لوگوں نے پانی کی شکایت کی آپنے فرمایا اب کنواں کھدواؤ پانی خدا دیگا چنانچہ جب کنواں کھدایا گیا تو بفضل خدا اسقدر پانی آیا کہ کبھی خشک نہ ہوا حالانکہ اُسکے گرداگرد کے کنوئیں خشک ہیں۔

آپکے چند خلفا کے نام

حضور قبلۂ عالم علیہ الرحمۃ کے خلفا تو صدہا ہیں مگر صرف علاقہ پنجاب کا ذکر کرتا ہوں۔

(۱) جناب حضرت سید حافظ مولوی حاجی صوفی جماعت علیشاہ صاحب علیپوری۔

(۲) حضرت حاجی سید جماعت علیشاہ صاحب ثانی علیپوری۔

(۳) جناب خلیفہ ... عالم صاحب باولی شریف ضلع جہلم۔

(۴) جناب خلیفہ صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب۔

(۵) جناب حافظ عبدالکریم صاحب راولپنڈی۔

(۶) جناب مولوی غلام نبی صاحب قریشی از چک۔

(۷) جناب مولوی محمد حسن صاحب از گجرات۔

(۸) جناب فاضل اجل مولانا مولوی غلام محمد صاحب مرحوم گھوی امام شاہی مسجد لاہور۔

(۹) صاحبزادہ نواب الدین علی صاحب ساکن نشند ور۔

(۱۰) جناب حافظ فتح دین صاحب۔ رنگپورہ ضلع سیالکوٹ۔

(۱۱) راجہ شیر باز خانصاحب موضع بڑکی تحصیل گوجرخان۔

(۱۲) جناب حافظ جی جوڑی والہ مرحوم (۱۳) مولوی سنت علی صاحب مرحوم متیر الوالی (۱۴) سید غلام قادر

افسوس کہ دیگر حضرات کا مجھے علم نہیں ورنہ اور بھی لکھتا۔ ماسوائے اسکے آپکے صاحبزادگان کے فیوض و برکات جدا ہیں۔ خدا کی شان ہے کہ جسطرح آپ کی ذات مبارک مظہر فیوض نہی اسی طرح آپکی اولاد پاک بھی بقول اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ عام و خاص کیواسطے چشمہ فیض ہیں۔ آپکے پانچ صاحبزادے تھے۔ دو انتقال فرماگئے اور تین صاحب کمال باقی ہیں۔ اور دور دراز مثل علاقہ دھنی و گھیبی و پوٹھوہار و آوان کارو جلندرال۔ وچکارد۔ و پونچھ و کشمیر و کوہستان وغیرہ میں آپکا فیض جاری ہے۔ اور تینوں صاحبزادگان صاحب ارشاد و مجاز ہیں ہزارہا لوگ انکے فیوض و برکات سے حصہ لیتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اب جو بڑے صاحبزادہ ہیں اونکا اسم شریف احمد نبی صاحب ہے۔ انکے بعد دوسرے

حاشیہ: (۱۵) ... علی ... صاحب ...

Marfat.com

صاحبزادہ کا نام حضرت سید شاہ صاحب تھا اور تیسرے کا نام ... صاحب الحمد للہ

کہ سب صاحبزادے صاحب یمن و اقبال ہیں اور سب کے گھروں میں ... جناب بابا جی صاحب

علیہ الرحمۃ چند روز علیل ہوئے اور بتاریخ ۲۹ محرم ۱۳۱۵ھ مابین ظہر و عصر انتقال فرمایا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کی آخری وصیت جو احباب کو فرمائی تھی یہ ہے (۱) جس جگہ جاؤ تو یاروں

چھوڑ جاؤ یعنے یاروں کو بوجہ تکلیف کے یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ شکر خدا کا کہ پیر صاحب چلے گئے (۲) یاروں کو آپس میں حسد و کینہ نہ چاہیئے بلکہ جسکو خدا خیر و برکت دیوے اوس سے مستفید و مستفیض ہونا چاہیئے (۳) سفر میں ذکر کو ہر حال میں مقدم رکھنا چاہیئے اگر ذکر میں کچھ قصور واقعہ ہو تو اوسجگہ نہ رہیں کیونکہ وہاں کے لوگ فیض سے محروم رہینگے (۴) یاروں کے ساتھ سیر کے واسطے نہ جانا چاہیئے جبتک وہ از احد خواہشمند نہ ہوں۔ (۵) پیر کو انتظار کے بغیر چلا جانا چاہیئے تاکہ لوگوں کو کسیطرح کی بدگمانی یا بدخیال پیدا نہ ہو۔ عمر شریف آپکی غالباً ایک سو برس کی تھی مرقد مبارک آپکا موضع چورہ شریف علاقہ راولپنڈی میں ہے۔ جناب کی وفات کا مادہ تاریخ لفظ "غُفِرَ لَہٗ" ہے

۱۵ ۱۳ ۹

۳ ## ذکر مبارک حضرت باباجی نور محمد صاحب علیہ الرحمۃ

فائدہ۔ اسم شریف آپکا خواجہ نور محمد صاحب المعروف باباجی نیراہی ہے۔ آپ نے فیض باطنی اپنے والد ماجد حضرت فیض اللہ صاحب سے حاصل کیا۔ اور بعد از انتقال ... والد ماجد کے مسند خلافت پر بیٹھے۔ جب جملہ اطراف و اکناف سے خلقت جوق در جوق آنے لگی اور علما و فضلا داخل طریقت ہوتے گئے تو لوگوں کو بوجہ ملک یاغستان راستہ میں بہت ہی تکلیف ہوتی تھی۔

آپنے موضع تیرئی شریف ... ڈیرہ اٹھا کر معہ اہل و عیال اسباب و مال موضع چورہ شریف ملک چنداں میں ... چینیار کی۔ آپکا مولد شریف ملک تیراہ ہے۔ اور آپکے چار صاحبزادے باکمال تھے۔ اول۔ خواجہ احمد گل صاحب علیہ الرحمۃ۔ دوم خواجہ فقیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ۔ ... دین محمد صاحب دام ... چہارم شاہ محمد صاحب علیہ الرحمۃ۔ یہ ہر چہار حضرات ... والد ماجد کے مابعد مسند خلافت پر بیٹھے۔ آپکے انتقال کے وقت آپکے پاس جناب حضرت شیخ الشیوخ مرشد نا و ہادینا حضرت فقیر محمد صاحب موجود تھے اور سر مبارک باباجی صاحب کا حضرت صاحبزادہ دوم کے زانو مبارک پر تھا اور انہوں نے بدست خود تجہیز و تکفین کی اور غسل بھی دیا۔ اور اپنے ہاتھ مبارک سے حضرت باباجی کو لحد شریف میں لٹایا۔ اور جو کچھ جناب خواجہ نور محمد صاحب کا فیض باطنی اور خزانہ مخفی نہادہ اسی وقت حضرت فقیر محمد صاحب کو عطا کیا گیا آپ کی وفات کے بعد خلفا میں سے چار خلیفے اعظم مشہور تھے۔ اول۔ خواجہ الوز صاحب خنکی۔ دوم۔ خواجہ شاہ نامدار ہنتیالیوی المعروف ہادی صاحب۔ سیوم خواجہ محمد میر صاحب شنبار پوری چہارم۔ خواجہ حافظ عبداللطیف صاحب ساکنہ قصبہ خوانی۔

نقل ہے کہ ایکدن ایک درویش نے عرض کی کہ باباجی صاحب کیا سبب ہے کہ اور لوگ صدہا ریاضات و مجاہدات کر کے بھی اسقدر جوش عشق و جذب و فیض نہیں حاصل کرتے جسقدر حضور کے خدام چند روز میں حاصل کر لیتے ہیں۔ آپنے فرمایا کہ دوست۔ یا اولاد اوس شخص کے تنگدست و محتاج ہوتے ہیں جنکا باپ یا رفیق غریب و مفلس ہو۔ اور جنکا باپ رفیق مالدار ہوا ونکو زیادہ تر خلوص و محبت کی ضرورت ہے محنت کی چنداں حاجت نہیں۔ آپ کی عمر شریف ایک سو ساٹھ برس کہتے ہیں۔ اور وفات آپکی ۱۲ شعبان ۱۲۶۱ھ مزار مبارک موضع چورہ شریف۔ لفظ مادہ تاریخ وفات غفور (۱۲۶۱ھ) ہے۔

Marfat.com

ذکرِ مُبارک حضرت باباجی محمد فیض

فائدہ ۔ ولادت باسعادت آپکی ملک تیراہ افغانستان میں ہے۔ ب بیعت و خرقہ خلافت آپنے
حضرت خواجہ محمدؐ عیسےٰ علیہ الرحمۃ گنڈاپوری سے حاصل کیا اور بعد از خدمت
کے خرقہ خلافت بھی آپ کو عطا کیا گیا۔ آپ سپہ گری میں ملازم تھے تنخواہ کے
ہوتا فقرا اور درویشوں کو خیرات و صدقات دیا کرتے۔ ایک دن آپ کا پہرہ ایک [illegible]
ایک وقت کھڑے تھے کہ ناگاہ حضرت سید حافظ جمال صاحب شکار کھیلتے کھیلتے اسطرف سے گذرے
اور آپکی نظر کیمیا اثر حضرت فیض اللہ پر پڑی تو یہ حضرت سخت بیہوش ہو گئے۔ حضرت حافظ صاحب
آپکو کمال محبت سے اپنے ساتھ لیکر گھر گئے اور چند مدت کے بعد آپکو حضرت محمدؐ عیسےٰ صاحب اپنے
خلیفہ خاص کے سپرد کر کے خود رخصت فرما گئے۔

نقل ہے کہ ایک دن خواجہ محمدؐ عیسےٰ صاحب نے فرمایا کہ اے فیض اللہ چلو تمکو خواجہ خضر علیہ
السلام کی زیارت کرائیں۔ آپنے فرمایا کہ بے ادبی معاف۔ میرے خضر تو آپ ہی ہیں جو کچھ مجھے
پہونچیگا وہ آپ ہی کے ذریعہ و وسیلہ سے پہونچیگا۔ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں مبادا انکی جلالت
مجھپر غالب آجائے اور آپکو کہیں بنظر حقارت دیکھوں۔ اس خوش اعتقادی سے آپ بہت ہی خوش
ہوئے اور آپ اسقدر محو ہوئے کہ گریہ نمودار ہوا۔ اسی اثنا میں خواجہ محمد عیسےٰ علیہ الرحمۃ نے آپ کو
بغل میں لیکر خوب معانقہ کیا اور منزل مقصود تک پہونچا دیا اور آپ کو فرمایا کہ یہاں [illegible]
کہ سلطنت کفار ہونیوالی ہے۔

نقل ہے کہ ایک دن آپ ایک راستہ میں تہکان کی وجہ سے بیٹھ گئے۔ اور وہاں پر ایک خشک درخت
کہنہ بھی تھا۔ چند اشخاص مسافر اسطرف سے گذرے تو ان میں ایک نے کہا کہ یہ کون شخص ہے

دوسرے نے کہا کہ کوئی نفقہ [illegible]بش ہوگا کسی نے جواب دیا کہ اگر فقیر ہوتا تو کیا یہ درخت سبز نہ ہوجاتا حضرت فیض اللہ [illegible] دعا فرمائی تو وہ درخت فوراً سبز بھی ہوا اور پھل پھول بھی اوسکو لگ گئے پس آپنے وہیں پر قیام فرمایا اور ہزارہا لوگ آپکے طالب و مرید ہوئے۔ اور [illegible] ایہل بابا جی تیراہی مشہور ہو گئے۔ آپکی وفات شریف [illegible] ربیع الاول ۱۲۴۵ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک آپکا موضع مزنی شریف ملک تیراہ میں ہے۔ مادۂ تاریخ وفات آپکا در منظومہ (۱۲۴۵ھ) ہے۔

ذکر مبارک حضرت حافظ محمد جمال اللہ صاحب رامپوری ٦

فائدہ - اسم شریف آپکا سید حافظ جمال اللہ صاحب بن سید محمد درویش صاحب ہے۔ نسب نامہ آپکا حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے۔ بخارا شریف سے آپ سپاہیانہ لباس میں آئے اور سرہند شریف میں قیام فرمایا۔ مگر اس سے پہلے وہ عملیات و قصائد خوانی کرتے اور تلوار باندھ کر ملک کی سیر و سیاحت کرتے۔ اور علم ظاہری بھی حاصل تھا۔ آپ حافظ قرآن بھی تھے۔ جب سرہند شریف پہونچے تو جناب خواجہ محمد اشرف صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی بعد از ویرانی سرہند کے رامپور المعروف بہ مصطفےٰ آباد تشریف لیگئے۔ آپ عیال نہ رکھتے تھے۔ آپکے بعد تین خلیفہ ہے۔ اول۔ شیخ صحرائی علیہ الرحمۃ۔ دوم خواجہ شاہ درگاہی رامپوری ؒ۔ سوم شاہ محمد عیسےٰ گنڈاپوری علیہ الرحمۃ۔ وفات آپ کی تین یا چار ماہ صفر ۱۲۰۹ھ میں ہوئی۔ مرقد آپکا رامپور متصل دروازہ عیدگاہ کے ہے۔ مادۂ تاریخ وفات منظرحیا (۱۲۰۹ھ) ہے۔

ذکر مبارک حضرت محمد عیسےٰ رحمۃ اللہ علیہ ٥

فائدہ - اسم شریف آپکا محمد عیسےٰ ولادت آپکی موضع چودہ علاقہ ملتان میں ہے۔ آپ خلیفہ اکبر

٥ے آپکا ذکر خیر حضرت محمد عیسے رحمۃ اللہ علیہ کے بعد پڑھنا چاہیے۔ مولف۔

Marfat.com

ومقرب حاضر ہیں حضرت حافظ جمال اللہ صاحب۔ اور ... مشائخ ... اور علم ظاہری و باطنی میں بے نظیر تھے۔ آپ ہر روز حضرت خضر علیہ السلام ... مشرف ہوتے تھے۔ آپ چند عرصہ اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت فیض درجت میں رہکر تاج ... پایا اور ... ضلع جھنگ میں اقامت پذیر ہوئے۔ آپ کے تین فرزند تھے۔ ایک خواجہ میر محمد صاحب۔ دوم جان محمد صاحب سوم علی محمد صاحب علیہم الرحمۃ۔ بعد از وفات پدر عالیقدر خود مسند پر خواجہ جان محمد صاحب بیٹھے۔ وفات آپکی ۷۔ ذی الحجہ سنہ ۱۲۲۰ھ کو ہوئی۔ مرقد آپکا موضع گنڈا پور میں ہے۔ مادۂ تاریخ وفات آپکا مظفر (سنہ ۱۲۲۰ھ) ہے

۷ ذکر مبارک حضرت قطب الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ

فائدہ۔ آپکا نام نامی شاہ قطب الدین بخاری عرف محمد اشرف اور لقب حیدر حسین ہے ولادت آپکی ملک ماوراء النہر میں ہے۔ آپ خلیفہ اکبر خواجہ زبیر علیہ الرحمۃ کے ہیں۔ علاوہ مجاہدہ وریاضت باطنی کے آپ عالم حدیث وفقہ وتفسیر وغیرہ تھے اور درس بھی فرمایا کرتے تھے آپنے سرہند شریف میں آکر علم باطنی حاصل کیا اور بعد از انتقال اپنے پیر روشن ضمیر کی مسند خلافت پر بیٹھے۔ کچھ عرصہ تک سرہند شریف میں مقیم رہے۔ بعد از مدت مدید کے ایک صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کسی بات پر عناد ناحق شروع ہوگیا۔ یہانتک کہ خواجہ قطب الدین کی غیرت اور رنجدگی سے سرہند فناہ وتباہ ہوگیا۔ اسی واسطے امام رفیع الدین صاحب کو بانی سرہند ... اور خواجہ قطب الدین صاحب کو فانی سرہند۔ چھ برس تک سرہند ... آپ وہاں سے رخصت ہوکر گیارھویں صدی میں مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ آپکی وفات ۱۱۔ رجب سنہ ۱۱... ھ میں ہوئی۔ اور مزار مبارک آپکا آدم بنوری وخواجہ محمد پارسا کے پاس مدینہ منورہ میں ہے۔

اور آب سقف روضہ عثمانی آپ کے مرقد پر گرتا ہے۔ مادہ تاریخ وفات ظفر (۱۰۵۲ھ) ہے۔

۸ ذکر مبارک حضرت محمد زبیر صاحب سرہندی رح

فائدہ - اسم شریف آپکا محمد زبیر ہے۔ آپ نبیرہ و خلیفہ نقشبند ثانی ہیں۔ آپکو خدا نے دولت دنیا و دین عطا کی تھی۔ آپکے وقت کے امراء وغیرہ سب آپکے معتقد و مرید تھے۔ وظیفہ دائمی آپکا یہ تھا ۲ ہزار کلمہ طیبہ۔ ۱۵ ہزار اسم ذات اور صلوٰۃ الاو بین ۱۰ ہزار کلمہ شریف اور نماز تہجد میں چھ پارہ سورۃ یٰسین اور بعد از قیلولہ دو رکعت پڑھتے جنمیں قران مجید ختم کرتے بعد از عصر درس حدیث و تصوف فرماتے۔ وفات شریف آپکی بروز چہارشنبہ بتاریخ ۴ ذی الحجہ ۱۱۵۲ھ میں ہوئی مرقد مبارک آپکا سرہند شریف میں ہے، اور مادہ تاریخ وفات مشتاق محمد زبیر ہے۔

۹ ذکر مبارک حضرت محمد حجۃ اللہ صاحب سرہندی رح

فائدہ - آپکا اسم شریف حجۃ اللہ اور لقب نقشبند ثانی اور خرقہ خلافت اپنے والد ماجد شیخ محمد معصوم سے پایا۔ اور علم ظاہری و باطنی میں یکتا تھے اور فقر و زہد و تقویٰ میں خوب مضبوط و ثابت قدم تھے۔ جب آپ حج بیت اللہ کیطرف روانہ ہوئے تو آپکے ساتھ ۲۵ ہزار حاجی روانہ ہوئے۔ کل کا خرچ و زاد سفر آپ ہی کے ذمہ تھا۔ اس قافلہ میں چند روافض بطور تقیہ داخل تھے حضور کو خدا نے مطلع کر دیا۔ آپنے فرمایا کہ کئی لوگ ایسے ہمارے قافلہ میں ہیں کہ ظاہر انکا صاف اور باطن انکا ناپاک ہے۔ اسی اثنا میں باد مخالف سے جہاز گھوم کر یمن کیطرف متوجہ ہوکر ایک کنارہ پر پہونچ گئے اسجگہ قوم خوارج ترقی پر تھے انہوں نے حسد و عداوت کو اس حد تک بڑھایا کہ قتال و جدال تک نوبت آئی۔ جب بہت ہی تکلیف پہونچی تو آپنے دعا فرمائی فی الفور خدا نے

قبول کر ... باکہ حضر ... رضی اللہ عنہ بیٹھے

ہیں اور سب اقوام خوارج و روافض کو طلب کر کے فرمایا کہ نہایت ا... بیت کے

ساتھ الفت اور خلیفہ پیغمبر سے عداوت ؟ چندکس کو فرمایا کہ اونکو مار ... داب بیدا

ہوئے تو زد و کوب کا اثر بدنوں پر موجود تھا۔ پس بعد از قدرے گفتگو کے وہ علما وغیرہ تائب

ہو کر مرید ہو گئے۔ وفات شریف آپکی ۹ محرم ۱۱۴۴ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک آپکا سرہند شریف

میں ہے اور مادہ تاریخ وفات موافق نقشبند ثانی (۱۱۴۴ھ) ہے۔

ذکر مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

فائدہ ۔ اسم شریف آپکا خواجہ محمد معصوم ہے علیہ الرحمۃ۔ اور لقب آپکا عروۃ الوثقیٰ۔ اور آپ فرزند ثالث شیخ احمد علیہ الرحمۃ کے ہیں۔ نسب شریف آپکا از راہ اجداد امجاد گیارہ واسطہ سے سلطان فرخ بادشاہ کابل تک پہونچتا ہے اور انیس واسطہ سے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے۔ مقام آپکا بوجہ علو استعداد ور ولایت محمدی المشرب تھے۔ ۱۶ برس کی عمر تک جملہ علوم ظاہری سے فارغ ہو کر علم باطنی میں آپ سب بھائیوں میں سے سبقت لیگئے یہانتک کہ آپکے والد ماجد نے باوجود صغر سنی و کم عمری کے اپنے مریدوں کی تربیت فرمانے کی اجازت فرمائی۔ آپکے مریدوں کی تعداد نو لاکھ سے زیادہ تھی اور سات ہزار آپکے خلیفہ تھے اور میر محمد بدخشانی اپنی کتاب تذکرۃ المشائخ معصومیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ... میں ایک لڑکا مرگیا اور اُسکے والدین بوجہ غلو و افراط محبت بہت ہی جزع و ... بیقراری کرتے تھے یہانتک کہ انکا حال ابتر ہو گیا وہ گریاں و نالاں آپکے پاس آئے۔ حضور نے نہایت الحاح و تضرع سے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ خدا نے قبول فرمائی وہ بچہ زندہ ہو گیا۔

Marfat.com

نقل ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص کہیں تجارت کو گیا اتفاقاً بمعہ مال و اسباب جہاز پر سوار ہوا۔ اور جہاز ہلاکت گ ب میں آگیا۔ جب غرق ہونے پر پہونچا تو حضرت محمد معصوم علیہ الرحمۃ کو یاد کر کے ایک ہزار روپیہ نذر رکھا اسیوقت ایک اور طرف سے ہوا چلی تو وہ جہاز بصحت و سلامتی تلاطم سے باہر ہو گیا۔ اور منزل مقصود تک پہونچگیا۔ جب وہ شخص آپکے پاس آیا تو پانچسو روپیہ نذر پیش کیا حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اوس تباہی و غرقابی میں تو ہزار روپیہ اور اب پانچسو روپیہ۔ وعدہ کا ایفا واجب ہے۔ وہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور ہزار پورا نذر کر کے معافی چاہی۔

نقل ہے کہ شاہ جہان آپکی خدمت میں حاضر ہونیکی بہت ہی استدعا کرتا تھا مگر آپنے قبول نہ فرمایا اور عالمگیر بادشاہ آپکا مرید ہوا مگر دولت صحبت آپکی اسکو بھی نصیب نہ ہوئی۔

نقل ہے کہ محمد صدیق صاحب پشاوری کہتے ہیں کہ دوبار بوقت مصیبت میں نے آپ کو یاد کیا آپ فوراً تشریف لائے اور اُس مصیبت سے رہائی دلوائی۔ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا نے محمد معصوم کو خلعت قیومیت عطا فرمایا ہے اور آپکی مٹی کا خمیر بقیہ خمیر طینت جناب حبیب حق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ ولادت آپکی سنہ ۱۰۰۹ھ میں ہوئی اور وفات شریف سنہ ۱۰۷۹ھ ۹ ربیع الاول یا سنہ ۱۰۸۰ھ ہے عمر شریف آپکی ۷۱ یا ۷۲ سال تھی مادۂ تاریخ ولادت یار حق مخدوم ہے (۱۰۰۹)۔ اور مادۂ تاریخ وفات زاہدی عنی سنہ ہے۔ مزار مبارک آپکا سرہند شریف میں ہے۔ ضرور ہی دیکھو۔

ذکر مبارک حضرت امام ربانی حبیب یزدانی مجدد الف ثانی رحم

فائدہ۔ آپکے فضائل و کمالات و خوارق و کرامات کتب سیر میں بہت ہی شرح و بسط سے

مرقوم ہیں۔ آپ امام طریقت ومقتدائے شریعت ہیں۔ آپ را ہ نت تھے۔ اسم
شریف آپکا شیخ احمد۔ نسبت فاروقی اور لقب بدرالدین اور کنیت ۔ آپکی
نسبت وارادت طریقہ نقشبندیہ میں شیخ عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ
قادریہ شاہ اسکندر کیتھلی کے ساتھ اور نسبت صابریہ چشتیہ اپنے والد ماجد شیخ خواجہ عبد
کے ساتھ ہے۔ اور فیض سہروردیہ بھی خواجہ عبدالاحد صاحب سے ہی پایا۔ علاوہ ازیں سلسلہ
شطاریہ ومداریہ وکبرویہ وغیرہ کا فیض بھی آپنے والد سے ہی پایا۔ آپنے اپنے مقامات و
میں اسقدر ترقی پائی کہ خود حضرت باقی باللہ صاحب حلقہ میں تشریف لاکر فرمایا کرتے کہ شیخ
ایسا آفتاب ہے کہ دونوں عالم اوس سے منور ہیں اور شیخ احمد صاحب اکثر فرمایا کرتے کہ:۔
"طریقہ ما طریقہ صحابہ کرام است ونزد فقیر یک گام دریں طریق زدن برابر ہزار گام است در طرق
دیگر"۔ پہلے تمام علمائے عصر وفضلائے دہر میں سے حضرت شیخ احمد صاحب کو لقب مجدد
کا مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی کی زبان مبارک سے ظاہر ہوا۔ اور شیخ عبدالحق
صاحب محدث دہلوی بھی قائل بہ مجددیت وافضلیت ہو گئے تھے۔ اور مولانا جلال الدین
سیوطی اور خواجہ شیخ بدرالدین نقشبندی وغیرہ علمائے کرام نے یہ حدیث دربارہ تعریف
وبشارت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرمائی ہے وہ حدیث یہ ہے۔
يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ صِلَةٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ كَذَا وَكَذَا
مِنَ النَّاسِ یعنے میری امت میں ایک شخص ہوگا جسکو بوجہ اصلاح واتحاد کرانیکے صلہ کہیں گے
اوسکی شفاعت سے اسقدر لوگ بہشت میں جاوینگے۔ اور خود شیخ احمد صاحب نے ایک جگہ
اپنے مکتوبات میں فرمایا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ صِلَةً بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ وَمُصْلِحًا
بَيْنَ الْفِئَتَيْنِ یعنے شکر اوس خدا کا جس نے مجھے بنایا دو دریاؤں کے ملانے والا اور دو فریق

کے اصلاح کرنے والا ۔ ... مدید سے دو فرقے وجودی و شہودی باہم سخت تنازع رکھتے تھے آخرش مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ادلۂ قاطعہ و براہین ساطعہ سے ہر دو فریق کے مسائل و عقائد ... لانہ بحث کرکے مسئلہ وحدت وجود و وحدت شہود کو صاف و سہل کر دیا ۔ اور ہر دو فریق کی صلح کرائی ۔ چنانچہ مکتوبات کے ناظرین پر روشن ہے ۔

نقل ہے کہ ایک دن آپ مراقبہ میں تھے یکایک خدا کیطرف سے یہ الہام ہوا غَفَرْتُ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ اَوْ بِغَيْرِ وَاسِطَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ یعنے تجھکو اور تیرے وسیلہ داروں مریدوں کو مینے بخشدیا ہے ۔

نقل ہے کہ ایک دن حضرت محمد نعمان (یہ آپکے خلیفہ خاص ہیں) کو زیارت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر محمد نعمان سے کہدے کہ شیخ احمد کا مقبول ہمارا مقبول ہے اور شیخ صاحب کا مردود ہمارا مردود ہے ۔ اور ہمارا مقبول یا مردود خدا کا مقبول یا مردود ہے ۔

نقل ہے کہ ایک شخص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عداوت رکھتا تھا ایک دن مطالعہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کر رہا تھا کہ امیر معاویہؓ کی تعریف و توصیف کا مقام پڑھکر بیزار ہوا اور مکتوبات شریف کو بہت سختی و غصہ سے زمین پر مارا ۔ اُسی رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت شیخ امام ربانی علیہ الرحمۃ آئے اور کان سے پکڑکر فرمایا کہ اے نادان میرے کلام پر غصہ و معترض ہے چل تجھکو امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے پاس لیچلوں ۔ چنانچہ امام ربانی گھسیٹ کر حضرت علیؓ کی خدمت میں لیگئے اور کھڑے ہوکر عرض کیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے باب میں یہ شخص مجھپر معترض ہے اور غصہ سے کتاب کو زمین پر پھینک دیا ہے ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے شخص خبردار اصحاب نبوی کے حقمیں کبھی کوئی کلمہ بے ادبی کا نہ کہنا اور نہ عداوت کرنا

Marfat.com

یہ شخص معترض ہوچکے ہیں نہایت سندی ھا ... یہ کلام کہ سنو ہم ہوااور اداسی

نزدید پر مستعد ہوا حضرت علی نے فرمایا کہ یہ شخص توبدظن سنگدل ایک دھیڑ

لگاؤ تاکہ اسکا سینہ صاف ہو اور توبہ کرے۔ چنانچہ حضرت امام ... ور ...

اسکے سینہ پر دھپڑ لگایا فوراً اس نے توبہ کی۔ جب وہ شخص بیدار ہوا تو وہ د

تھی۔ فی الفور بحضور جناب شیخ احمد صاحب تائب ہوکر مرید صادق بنگیا۔

نقل ہے کہ ایک دن ایک شخص کو آپنے سفر کو روانہ کرکے فرمایا کہ اگر راستہ میں کوئی

مشکل آن پڑے تو مجھکو یاد کرلینا جب وہ سفر میں ایک بیابان میں پہونچا تو ناگاہ ایک ...

بہت غصہ سے نکلا اور حملہ کرنے پر مستعد ہوا۔ یہ شخص فوراً آپکا نام پاک زبان پر لایا

حاضر ہوئے اور آپنے اُس شیر کو بھگا دیا اور اُس مسافر کو بمعہ قافلہ کے نجات دلاکر سیدھا

راستہ پر چلا دیا۔

نقل ہے کہ فرمایا جو شخص میرے طریقہ میں بالواسطہ یا بلا واسطہ خواہ مرد ہو خواہ عورت قیامت

تک داخل ہوگا اُن سب کو خدا نے میرے پیش نظر کر دیا ہے اگر چاہوں تو ہر ایک کا نام و

مقام بتادوں۔ اور آپنے فرمایا ہے کہ مجھکو بشارت ہوئی ہے کہ جس جنازہ پر تو نماز پڑھیگا

اُس میت کو بخشدونگا۔ آپنے فرمایا کہ جو جو کمالات کہ نوع بشر کے لئے آیندہ ممکن ہیں وہ

خدا نے اس عاجز کو عنایت کئے ہیں باستثنار رسالت نبوت کے۔ آپ گیارہویں صدی کے

مجدد ہیں۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ خود فرماتے ہیں کہ: "اے فرزند ایں آں وقتیست کہ

سابقہ دریں طور وقتیکہ پُر از ظلمت است پیغمبرِ اولو العزم مبعوث میگشت و ...

میگرد الخ" کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ان سنہری الفاظ کی موجودگی میں بھی ہماری تحریر کو اپنی

طبعزاد زیادتیوں پر محمول سمجھا جاتا ہے۔ ساتھ ہی اسکے ان کج فہموں کا کمالات مجددیہ ہم کو

Marfat.com

کمالات رسالت ونبوت کا وارث یا مظہر اتم نہ سمجھنا گویا آفتاب نصف النہار سے انکار کرنا ہے کیونکہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح خود فرماتے ہیں کہ "از عین الیقین وحق الیقین چہ گوید واگر گوید کہ فہم کند کہ در بایدایں معارف از حیطۂ ولایت نیست۔ ارباب ولایت در رنگ علمائے ظواہر در ادراک آں عاجز اند ودر درک آں قاصر۔ ایں علوم مقتبس از مشکوٰۃ انوار النبوت اند (علی اربابہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ) کہ بعد از تجدید الف ثانی بہ تبعیت ووراثت تازہ گشتہ اند وبطراوت ظہور یافتہ صاحب ایں علوم ومعارف مجدد ایں الف است"۔

یعنی عین الیقین وحق الیقین کی نسبت کیا کہوں۔ اگر کہوں تو سمجھنے والا اور مطلب تک پہونچنے والا کون ہے۔ یہ معارف ولایت کے احاطہ سے باہر ہیں جس طرح علمائے ظاہر ان معارف کے سمجھنے سے عاجز ہیں اسیطرح صاحب ولایت اصحاب بھی انکو نہیں سمجھ سکتے یہ علوم شمع انوار نبوت سے لئے گئے ہیں۔ (اسکے صاحبو نپر صلوٰۃ اور سلام ہو) جو تبعیت اور وراثت سے دوسرے ہزار برس کی تجدید کے بعد تازہ ہوئے ہیں۔ ان علوم اور معارف کا صاحب اس دوسرے ہزار سال کا مجدد ہے"۔ یعنی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح فرماتے ہیں کہ شکر ایں نعمت عظمیٰ بکدام زبان بجا آرد کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ مافقیر را بعد از تصحیح عقیدہ بموجب آرا اہلسنت وجماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیہم بسلوک طریقہ علیہ نقشبندیہ مشرف ساخت واز مریدان ومتبعان ایں خانوادہ بزرگ گردانیدہ نزد فقیر یک گام دریں طریقہ زدن بابر ہزار گام طریق دیگر است۔ راہے کہ بکمالات نبوت بطریق تبعیت ووراثت کشادہ میشود مخصوص بایں طریق عالی است منتہائے طرق دیگر تا نہایت کمالات ولایت است از انجا راہے بکمالات نبوت نکشادہ اند از ینجاست کہ ایں فقیر در کتب رسائل خود نوشتہ کہ طریق ایں بزرگواران طریق اصحاب کرام است علیہم الرضوان۔ چنانچہ اصحاب کرام بطریق وراثت از کمالات نبوت

اولیائے متقدمین کی حضرت امام ربانی مجدد الف پیشنگوئیاں

(۱) مقامات حضرت شیخ الاسلام احمد جام رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ میرے
آدمی احمد نام پیدا ہونگے اور ان میں سب سے پچھلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سال بعد پیدا ہوگا اور بعد از اصحاب کرام وہ امت کے تمام اولیاء سے افضل ہوگا۔
اس مبارک اور سچی پیشگوئی میں ایک عجیب وغریب نکتہ ہے۔ یعنے اس
سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی باطلہ کی کھلے طور پر تردید ہو رہی ہے کیونکہ
شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پچھلا یعنے سترہواں احمد حضور سرور کائنات
سے ہزار سال بعد پیدا ہوگا۔ مگر مرزا قادیانی تیرہویں صدی میں پیدا ہوا ہے۔ اسلئے
مرزا قادیانی کا دعوی ہرگز ہرگز پایہ صداقت کو نہیں پہونچ سکتا۔ اور مذکورہ احمدوں میں
اسکا اپنے آپ کو شمار کرنا سخت غلطی ہے۔

کتاب رموز العاشقین میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ الاسلام احمد جام رح کے دست مبارک
پر تادم حیات (ظاہری) چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت کی ہے۔ ایک دن آپکے صاحبزادہ حضرت
شیخ ظہور الدین نے آپ سے دریافت فرمایا کہ ہم نے مشائخ کرام کے حالات کئی دوسری کتابوں
میں دیکھے ہیں لیکن جن واقعات کا انکشاف آپ پر ہوتا ہے کسی اور پر ہوتے نہیں
آپنے فرمایا کہ مینے جس قسم کی ریاضت کسی ولی کی سنی یا دیکھی اسپر عمل کیا
وتعالی نے جسقدر کہ ان سب اولیاء کو عطا فرمایا وہ تمام مجھکو عنایت کیا لیکن آج سے چار سو
سال بعد ایک شخص احمد نام پیدا ہوگا کہ جسمیں عنایات ایزدی کے آثار اولین جیسے ہونگے

Marfat.com

مخلوقِ خدا اُسے دیکھیگی اور کہیگی کہ ھذا من فضل ربی اولیائے اولین اور آخرین کے کمالات اُسکو ... پائینگے۔

اب آپ ... ہے کہ حضرت شیخ الاسلام احمد جام رح کی پیشگوئی کس آن بان اور صداقت کا سہرا ... ہوئے پوری ہوئی۔ یعنی حضرت شیخ الاسلام رح نے ۵۳۶ھ میں وفات پائی اور ولادت باسعادت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح دسویں صدی میں واقع ہوئی اس حساب سے بموجب پیشگوئی پورے چارسو سال کے بعد حضرت امامؒ کی ولادت ہوئی

(۲) ایک روز حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کسی جنگل میں مراقبہ فرماتے تھے کہ دفعتہً آسمان سے ایک نورِ عظیم ظاہر ہوا جس سے تمام کائنات منور اور نورانی ہوگئی اور یہ نور ساعت بساعت بڑھتا گیا اور اس نور سے امت مرحومہ کے اولیائے اولین اور آخرین نے روشنی حاصل کی حضرت نے تامل فرمایا کہ اس مثال میں کسی صاحب کمال کا وجود باجود مشاہدہ کرایا گیا ہے۔ القا ہوا کہ اس نور کا صاحب وہ عزیز ذات ہے جو پانسو سال بعد ظہور فرماکر حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی تجدید کریگا۔ جو اوسکی صحبت سے فیضیاب ہوگا وہ سعادتمند ہوگا اور اُسکے فرزند و خلفا بارگاہِ احدیت کے صدر نشینوں میں سے ہیں۔ اس واقعہ کے مشاہدہ کے بعد حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خرقہ اُتارا اور اپنے خلیفہ اعظم کو امانتاً سپرد فرماکر ہدایت فرمائی کہ یہ خرقہ بحفاظت تمام رکھا جائے اور جسوقت اسکا اصلی وارث ظاہر ہو اُسکے پیش کیا جائے۔ سپردوار جس شخص کی نوبت وہاں تک پہونچے وہ اوس سے استفاضہ اور اوسکی عزت کرے اور ہماریطرف سے یہ تحفہ سلام پیش کرے۔

(۳) مقامات شیخ خلیل اللہ بدخشی میں مذکور ہے کہ ایک دن شیخ نے فرمایا کہ سبحان اللہ سلسلہ خواجگان نقشبندیہ میں ایک عزیز ہند میں پیدا ہوگا جو امت کے اولیا میں شان فضیلت

Marfat.com

رکھتا ہے مگر افسوس کہ اُسوقت ہم نہ ہونگے پھر ایک حد ... سے لکھا اور اپنے
خلیفہ کے سپرد کیا اور کہا کہ حضرت کے پیش کریں۔ چنانچہ خواجہ ... نے حضرت
امام ربانی کی تجدید قیومیت کی خلعت ہونیکے دسویں سال گذرنے پر ... پیش
کیا۔ حضرت نے فرمایا شیخ خلیل اللہ رحمۃ اللہ امت کے مشائخ کبار میں نظر آتے ہیں۔

منجّموں کی پیشینگوئیاں

خان اعظم جو اکبر کے خاص ارکان سلطنت میں سے تھا۔ اکبر کے جور و تعدی سے تنگ آکر نجومیوں اور اختر شناسوں کو جمع کیا اور مضطرب ہوکر واقعات آئندہ کی نسبت دریافت کیا۔ اونھوں نے چالیس روز کی مہلت چاہی اور اُس مہلت گذرنیکے بعد سب نے متفق ہوکر کہا کہ ہم نے اپنے علم میں خوب غور کیا اور اوضاع فلکی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب ایک مرد خدا پیدا ہوگا جسکی توجہ کی برکت سے دین اسلام تازگی پائیگا اور کفر نیچا دیکھیگا۔ ملحد لوگ نگونسار ہونگے۔ اُسکا طریق مثل اصحاب حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگا۔ اور ہزارویں سال میں دین اسلام کو تازہ رونق دیگا منجملہ انکے ایک نجومی نے بیان کیا کہ تین روز سے ایک ستارہ نکلتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے آجتک نہیں نکلا تھا۔ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے نکلتا تو اُس سے ایک نبی اولوالعزم صاحب شریعت کی بعثت کا استدلال کیا جاتا چونکہ امت میں بعد ختم رسالت صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر کا ہونا محال ہے اسلئے اس ستارہ کے خواص سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب ایک شخص پیدا ہوگا جو مروج دین کے خواص میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوگا اور ایک اولوالعزم نبی کا قائم مقام ہوکر باطل مذاہب کی

بیخکنی کریگا اور شریعت مصطفویہ کو تازگی بخشے اور اسکا طریق سنت نبویہ کے مطابق ہو بس اُسی دن سے ... م حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا معتقد ہوا اور انکے عہد مسعود کا منتظر تھا ... بعد میں خود ایک واقعہ دیکھنے کے بعد تجدید کے دوسرے سال خدمت ... بابرکت میں مشرف ہوا۔

حالات بوقت ولادت

حضرت امامؒ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرے فرزند ارجمند احمدؒ پیدا ہوئے تو ایک دن میں مستغرق الحال ہوئی کیا دیکھتی ہوں کہ ہمارے گھر میں کل اولیائے امت جمع ہیں اُنمیں سے ایک نے کہا کہ دوستو شیخ احمدؒ کی زیارت کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اولیاے اولین و آخرین کے کمالات اسمیں جمع کئے ہیں اور اسے خزینۃ الرحمۃ بنایا ہے۔

(۲) حضرت مخدوم یعنی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحؒ کے والد ماجد کے پیرو میں سے شیخ عبدالعزیز رحؒ خلیفہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ حضرت مجددؒ کی ولادت باسعادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے۔ فرماتے ہیں کہ اُس دن ہم نے عجیب کیفیت دیکھی۔ فرشتوں کی فوجیں کعبہ مطہرہ میں اُتر رہی ہیں اور وہاں سے سرہند شریف کیطرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ ہزاروں نورانی علم کعبہ پر لگا رہے ہیں۔ بام پر ایک آواز دینے والا پکار رہا ہے کہ اے لوگو! آج رات ملک ہند میں ایک اللہ کا محبوب پیدا ہوا ہے کہ خداوند تعالیٰ اُسکے ذریعہ سے دین اسلام کو عزت بخشیگا۔ بدعت اور گمراہی کو جڑھ سے اُکھیڑ دیگا اور سنت مصطفویہ کو تازہ کریگا۔

(۳) حضرت شیخ ابوالحسن چشتی رحؒ جو اُسوقت ایک عزیز الوجود بزرگ تھے وہ بھی بہنگام ولادت

حضرت مجدد الف ثانی رح کو سرہند شریف میں موجود تھے ولادت کی رات میں
ایک واقعہ دیکھا کہ شہر میں اسکے تمام اولیا جمع ہوئے ۔۔ گا، ایک بزرگ
نے ممبر پر چڑھکر فرمایا کہ لوگو تمکو مبارک ہو آج رات ایک شخص پیدا ہو اک کو

حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہزار سال تک اپنی کنار عاطفت فرمایا ہے جو کمالات ابتک کہ اولیاء کو فرداً فرداً ملے تھے انکو ایک ہی مرتبہ عطا کرے یا کمالات کا مظہر بنایا ہے۔

چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح کی ولادت باسعادت ۱۴ ماہ شوال ۹۷۱ھ بروز جمعۃ المبارک آدھی رات گذرنے پر بوقت تہجد ہوئی۔ حضرت کی ولادت کا مادہ تاریخ لفظ خاشع ہے۔ شمسی حساب سے اسوقت آفتاب خانہ حمل میں مشرف تھا جو اور کے منازل سے اعلیٰ ہے۔ بموجب الہام و بشارات حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی کنیت ابوالبرکات اور لقب شریف بدرالدین اور اسم شریف شیخ احمد رکھا گیا۔

شجرہ نسب

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی بن مخدوم شیخ عبدالاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی بن شیخ محمد بن شیخ حبیب اللہ بن امام رفیع الدین بن شیخ نصیر الدین بن خواجہ سلیمان بن خواجہ یوسف بن خواجہ اسحٰق بن خواجہ عبداللہ بن خواجہ شعیب بن خواجہ احمد بن [illegible] یوسف بن فرخ شاہ بن خواجہ نصیر الدین بن خواجہ مسعود بن خواجہ محمود بن [illegible] سلیمان بن خواجہ مسعود بن خواجہ عبداللہ بن خواجہ ابوالفتح بن خواجہ اسحٰق بن خواجہ ابراہیم بن خواجہ ناصر الدین بن عبداللہ بن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

Marfat.com

زمانہ طفولیت

آپ ایام ... بت میں کبھی ننگے نہیں ہوئے۔ اگر پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت کے لئے ... ہ لئے جاتے تو بعد فراغت فوراً خود کپڑا لے لیتے تھے۔ آپکا جسم مبارک یا کپڑا کبھی نجاست آلود نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کبھی آپنے گریہ وزاری کی۔ ہر وقت خنداں و فرحاں رہتے تھے۔ اگر دن رات آپکو دودھ نہ دیا جاتا تو اسکی خواہش سے نہ روتے۔ ایام رضاعت میں بیمار ہو گئے۔ اتفاقاً حضرت شاہ کمال قادری رح سرہند شریف میں موجود تھے آپکے والد ماجد علاج روحانی کے لئے حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں آپ کو لے گئے۔ شاہ صاحب دور ہی سے اس محبوب کو دیکھکر تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپکے والد ماجد حضرت مخدوم صاحب رح کو اس غیر معمولی تعظیم پر تعجب ہوا۔ اور بحالت استعجاب استفسار فرمایا کہ حضور کس کی تعظیم کے لئے استادہ ہوئے ہیں۔ تو حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم اس صاحبزادہ کی تعظیم کے لئے اٹھے ہیں اور وہ دن قریب ہے کہ یہ محبوب آفتاب ہوگا اور اپنے تجلیات ارشاد سے ایک عالم کو از مشرق تا مغرب منور و تاباں کریگا۔ اسکی ہدایت و ارشاد کی تابندہ شعاعیں قیامت تک جلوہ نثار ہونگی۔ ہاں وہ یہی محبوب ہے کہ جسکے وجود مسعود کی خبر اسکے تمام اولیائے کرام و صوفیائے عظام دیتے آئے ہیں۔ باخبر لوگ ابتک اسکی بعثت کے منتظر اور چشم براہ رہے ہیں۔ یہ کہکر حضرت شاہ صاحب نے اپنی زبان پاک حضرت کے دہن مبارک میں دی۔ آپنے شاہ صاحب کی زبان چوسی تو شاہ صاحب نے حضرت ممدوح سے فرمایا کہ لیجئے صاحبزادہ نے اپنی زبردست روحانی طاقت سے طریقہ قادریہ کی تمام نعمت صرف زبان کے راستہ سے ہی حاصل کر لی ہے۔ جب کبھی شاہ صاحب سرہند شریف تشریف لاتے

Marfat.com

تو حضرت امام رح کے حق میں بشارات عظیمہ بیان فرماتے۔

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ جس زمین پر ایسے محبوب پاک و ... ادت ہوئی

ہے اوسکی فضیلت و عظمت اور اوسکے حالات سے اپنے ناظرین کو آ...

سرہند شریف

سر بمعنے شیر۔ رند بمعنی جنگل۔ گویا مجموعی معنے نیستان شیر یا شیروں کا جنگل ہوئے واقعی تصویر قدامت کہہ رہی ہے کہ جس جگہ اب شہر آباد ہے کسی زمانہ میں یہاں ایک خوفناک جنگل تھا جو شیروں کا مسکن ہوگا۔ اسی مناسبت اور تطابق سے شہر کا نام سہرند قرار پایا اور سکوں میں یہی نام استعمال پذیر ہوا۔ اور اب تغیرات اور انقلاب کے باعث بگڑ کر سرہند ہو گیا۔

سلطان فیروز شاہ تغلق کے عہد میں پایہ تخت دہلی کو خزانہ لئے جا رہے تھے جب خزانہ اس وحشتناک جنگل میں جہاں اب سرہند شریف ہے پہونچا تو خزانہ کے ہمراہیوں میں ایک صاحب کشف کو معلوم ہوا کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے ہزار دو سال گذرنے پر ایک شخص اسجگہ پیدا ہوگا جو وحید امت ہوگا اور امام ربانی مجدد الف ثانی کے نام سے پکارا جائیگا۔

خزانہ شاہی کے سب ہمراہی اس باخدا صاحبدل کے عقیدتمند اور مخلص اس نے اسجگہ اس شہر کی بنیاد رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ جملہ معتقدین نے بصد ادب عرض کیا کہ آپکا ارشاد بسر و چشم منظور ہے لیکن اس کام کی خصوصیات کسیقدر شاہانہ امداد کے ساتھ وابستہ ہیں ہمارے خیال میں اگر سلطان فیروز شاہ کے پیر یعنی حضرت جلال الدین مخدوم جہانیاں

بادشاہ سے فرماویں تو ماشاء اللہ اس کام کو نہایت خوش اسلوبی سے بر سر تکمیل پہونچا دیگا۔ الغرض ... م کیخدمت میں اسکے متعلق درخواست کیگئی اور اُس صاحب دل کا مکاشفہ ... بیان کیا گیا۔ حضرت مخدوم رح نے بادشاہ کو اُسجگہ شہر آباد کرنیکو بتاکید فرمایا سلطان نے اپنے شیخ کا حکم بسر و چشم منظور کیا۔ اور امام رفیع الدین کے برادر اکبر یعنی خواجہ فتح اللہ کو جو وزیر اعظم تھے اس کام پر متعین کیا۔ اور خواجہ صاحب دو ہزار سوار ہمراہ لیکر پہونچے اور جنگل میں ایک بلند جگہ دیکھکر بنیاد ڈالی۔ یہ شہر دارالخلافہ شاہجہان آباد سے ۴۷ فرسنگ جانب شمال واقعہ ہے۔ اور لاہور سے ۳۳ فرسنگ مشرق کیطرف کابل سے سرہند کا فاصلہ ۱۲۵ فرسنگ ہے۔

سرہند شریف روئے زمین کی اقلیم ثالث میں مرکز عالم پر واقع ہے اور حرمین شریفین بھی اقلیم ثالث میں ہے۔ اسلئے سرہند شریف اور حرمین شریفین کو آپسمیں مناسبت تامہ ہے حضرت امام ربانی رح سرہند شریف کی علو شان کی نسبت حسب ذیل مترجمہ عبارت مکتوبات شریف تحریر فرماتے ہیں :۔

"عنایت خداوندی و بتصدیق حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر سرہند گویا میری زندگی کی جگہ ہے اور میرے لئے ایک گہرا تاریک کنواں ایک راستہ میں تھا وسکو پر کیا گیا! اور اُسے بلند کر کے اکثر شہروں پر اُسے فوقیت بخشی گئی اور اُسمیں ایک نور امانت رکھا گیا کہ جو بے صفتی اور بے کیفی کے نور سے اقتباس کیا گیا ہے۔ جیسا کہ بیت اللہ کی زمین میں نور چمک رہا ہے فرزندی اعظمی خواجہ محمد صادق اکابر اولیاء کے وصال سے چند ماہ قبل اس نور کو اس فقیر پر ظاہر کیا گیا۔ اور اس زمین کے گوشہ میں فقیروں کے نشانات سکونت دکھا دئے گئے۔ اور ایک نور درخشاں مشاہدہ کرایا گیا۔ جو کیفیتوں سے منزہ و مبرا تھا

تو آرزو پیدا ہوئی کہ یہ زمین میرا مدفن ہو اور وہ نور ۔۔۔ ۔۔ر اسیات کو فرزندی
اعظمی پر جو کہ صاحب اسرار تھا ظاہر کیا۔ اتفاقاً فرزندی مرحومی ۔ تت لیا گیا
اور پردۂ خاک میں چھپ کر دریائے نور میں مستغرق ہوا ۔ اور یہ بھی ا گی
اور شرافت میں سے ہے کہ فرزندی اعظمی جو کہ اکابر اولیاء اللہ میں سے ہے اس
فرما ہے ۔ ایک عرصہ کے بعد ظاہر ہوا کہ وہ نور امانت کردہ فقیر کے انوار قلبیہ کی ایک
چمک ہے ۔ جس سے وہ جگہ روشن ہوگئی ہے جیسے ایک چراغ جو مشعل سے روشن کیا
جاتا ہے ۔ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللهِ (کہہ دے ہر ایک نور ذات باری کی طرف سے ہے
جو آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے)۔

اللہ اللہ ! کیا نورانی شان اور اعلیٰ مرتبہ ہے ۔ سرہند شریف کے متعلق حضرت
ایک اور جگہ مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ "تخم بخارا اور سمرقند سے لا کر ہند کے اس خطہ میں بویا
جسکا مایہ یثرب اور بطحا کی خاک سے ہے اور فضل کے پانی سے مرتب کیا ۔ جب شتکاری ہو چکی
تو اسکو علوم و معارف کا پھل دیا"۔ حضرت قیوم ثانی عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصومؒ بھی
اس شہر پاک کی نسبت اپنے (۸۰) مکتوب جلد اول میں فرماتے ہیں "آج سرہند بباعث
کثرت فیوض و انوار و ظہور اسرار کی بہتات کے ہند اور غیر ہند کا رشک بن رہا ہے
اسکو ہند میں سے نہیں سمجھنا چاہیئے ۔ وہ ولایت کا دریچہ ہے ولایت کی جمع کی ہوئی
خاک ہے اور محبت کا مادہ اسکی طبیعت میں افسون کے ساتھ ملا دیا گیا"۔

اور صاحب روضۃ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ احمد علیہ الرحمۃ کے دو خارق عظیم
صفحۂ ہستی پر رہ گئے ہیں ۔ ایک تو آپ کے مکتوبات شریف دوم آپکی اولاد پاک ۔ اگر زیادہ
آپکے حالات کی ضرورت ہو تو رسالہ مقامات امام ربانی اردو مطبوعہ دہلی میں پڑھو ۔

Marfat.com

آپ کی ولادت باسعاد بتاریخ ۱۴ ماہ شوال سنہ ۹۷۱ھ روز جمعہ ہے اور وفات شریف بروز شنبہ ۲۶ ماہ صفر سنہ ۱۰۱۲ھ ہوئی۔ عمر شریف آپکی ۴۲ برس ہے مزار شریف مرہند شریف میں ہے۔ مادۂ تاریخ ولادت اشرف فقیر (سنہ ۹۷۱ھ) ہے ده تاریخ وفات احمد صراط المستقیم (سنہ ۱۰۱۲ھ) ہے۔

ذکر مبارک حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

فائدہ۔ یہ حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ ہیں۔ آپ کمالات ظاہری وباطنی میں یکتا اور جذب وعشق میں بینظیر تھے۔ آپ دراصل سمرقند وکابل کے ہیں۔ آپ والد کی طرف سے شیخ عمر باغستانی تک نسبت آبائی رکھتے ہیں۔ اور علم ظاہری مولانا محمد صادق حلوانی سے حاصل کیا ہے اور خواجہ بہاؤ الدین مشکلکشا نقشبند علیہ الرحمۃ سے نسبت اویسی رکھتے ہیں اور روحانی طور سے حضرت عبید اللہ احرار سے بھی استفاضہ حاصل کیا۔ اور بیعت وارادت حضرت مولانا محمد مقتدا امکنگی سے ہے۔ آپ ہر روز بعد از عشا نماز تہجد تک دو قرآن کریم کا ختم فرماتے اور بعد از تہجد نماز صبح تک ۲۱ بار سورۂ یٰسین تلاوت فرماتے بعد ازاں کہا کرتے کہ رات کو کیا ہو گیا کہ جلدی گذر گئی ہے۔ آپکے خوارق وکرامات بیشمار ہیں چنانچہ خزینۃ الاصفیا۔ و تذکرۃ الاولیا وتذکرۃ الاصفیا میں مندرج ہے۔

نقل ہے کہ ایک دن آپنے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ شروع کی چونکہ امام کے پیچھے الحمد وغیرہ کا پڑہنا سخت منع بلکہ نماز کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے[1] لہذا حضرت سیدنا ومرشدنا وہادینا سراج الائمۃ امام الائمۃ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روح پر فتوح اسیوقت حاضر ہو

[1] اس مسئلہ کو ہم نے رسالہ ضرب شدید بر جگر منکر تقلید میں مفصل بیان کیا ہے وہ بلا قیمت تقسیم ہوا۔ ۱۲

اور فرمایا کہ لے باقی باللہ ہمارے مذہب (حنفی) میں بڑے اولیاء و علما صلحا و محدثین و مفسرین داخل ہیں انہوں نے باتفاق امام کے پیچھے پڑھنے ... ہے۔ اسی واسطے تمکو بھی قرأۃ خلف امام ترک کرنا چاہیے۔ پس آپنے قرأۃ امام کے

نقل ہے کہ شیخ چاند مرض عنینت (نامردی) میں مبتلا تھے۔ آپنے او لگا کر توجہ دی وہ مرض خدا نے دور کر دیا۔

نقل ہے کہ ایک لڑکا جوان قلعہ پر سے گر کر مرگیا تھا۔ آپنے فرمایا کہ مرا نہیں ہے ضعف سے ایسا ہو گیا ہے۔ آپکے حجرہ مبارک میں اوسکو لائے تو آپنے تھوڑی دیر بعد اوسکو ہاتھ پکڑ کر باہر لائے اور فرمایا کہ دیکھو مرا نہیں ہے۔ وفات آپ کی بروز دوشنبہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ میں ہوئی اور عمر شریف آپکی چالیس سال ہے۔ مزار شریف آپکا شہر دہلی بیرون دروازہ متصل قدم شریف ہے۔ مادہ تاریخ غیب (۱۰۱۲ھ) ہے۔

ذکر مبارک حضرت مولانا محمد مقتدیٰ رحمۃ اللہ علیہ

فائدہ۔ آپ کا نام مبارک مولانا محمد مقتدیٰ ہے۔ آپ فرزند ارجمند و خلفا حق پسند خواجہ درویش محمد صاحب سے ہیں۔ تربیت ظاہری باطنی اپنے والد بزرگوار سے پائی۔ فکر و ذکر و عبادات و ریاضت میں از حد ساعی و کوشاں تھے اور تیس برس تک اپنا احوال چھپاتے رہے۔ آپنے قبل از رحلت اپنے ایک خط بنام خواجہ باقی باللہ صاحب تحریر فرمایا جسکے آخر میں دو بیت درج تھے۔

نماں تا نماں مرگ یاد آیدم ندانم کنوں تا چہ پیش آیدم
جدائی مبادا مرا از خدا دگر ہرچہ پیش آیدم شایدم

آپکے حالات کرامات نہایت عجیب و غریب ہیں۔

(۱) ایک دفعہ تین آدمی آپ کی خدمت میں امتحان کرامت کے لئے آئے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے دل میں جو کچھ سوچا تھا وہی آپ نے بیان فرما دیا اور نصیحت فرمائی کہ اس گروہ صوفیہ کا حال مختلف ہوتا ہے۔ انکے پاس بہ نیت امتحان نہ آنا چاہئے کیونکہ اسکو بے ادبی کہتے ہیں بے ادب آدمی فیض و برکت سے محروم رہتا ہے۔ انکی زیارت خالصاً للہ کرنی چاہئے

از خدا خواہیم توفیق ادب | بے ادب محروم ماند از فضل رب

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد | بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد | تا دل مرد خدا نامد بدرد

(۲) ایک دن عبد اللہ خان والی توران نے آپکو خواب میں دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کمر بستہ کھڑے ہیں۔ صبح کو دیکھکر پہچان لیا اور بہت معتقد ہوا۔ وفات شریف آپ کی بقول صاحب روضۃ السلام ۲۲ شعبان ۹۷۰ھ ہے۔ عمر شریف آپکی ۷۰ برس۔ مزار شریف شہر امکنگ میں جو کہ مقامات سمرقند میں ہے۔ مادہ تاریخ وفات شمع عالی زمان ہے ۹۷۰ھ

ذکر مبارک حضرت درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

فائدہ۔ اسم شریف آپکا درویش محمد ہے۔ آپ حضرت مولانا زاہد محمد رح کے اصحاب نامدار و خلفاء کبار سے ہیں۔ آپ بصفت علم ظاہری و باطنی متصف تھے اور جود و سخا کی صفت سے خاصۃً موصوف تھے۔ صاحب تذکرۃ الاصفیاء فرماتے ہیں کہ خواجہ درویش محمد صاحب قبل از بعثت ۱۵ برس مجاہدہ و ریاضت و تفرید میں رہے۔ ایک دن آپکو بھوک لگی اور بیقرار ہو گئے اور آسمان کی طرف متوجہ ہوئے۔ اسی وقت حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے

اور فرمایا کہ اگر صبر و قناعت مطلوب ہے تو بہتر ورنہ مولانا زاہد محمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ وہ آپکو تعلیم صبر وغیرہ فرماوینگے۔ پس بموجب اس فرمان کے ...احب کیطرف روانہ ہو کر حاضر خدمت ہوئے اور تکمیل کو پہونچے۔ وفات آپکی ۹۱... اور روضہ مبارک آپکا موضع اسفرا علاقہ شہر سبز آباد میں ہے۔ مادہ تاریخ آپ کا مست عشق (۹۰۷ھ) ہے۔

ذکر مبارک حضرت خواجہ زاہد محمد رحمۃ اللہ علیہ

فائدہ۔ آپ خلفائے عظیمہ خواجہ احرار سے ہیں۔ علم ظاہری باطنی میں خوب حصہ وافر رکھتے تھے۔ فقر و تجرید و توحید و ورع میں مقامات عالیہ پر تھے۔ قبل از حاضر ہونے خدمت خواجہ کے کئی سال عبادت و ریاضت میں خرچ کئے بعد از مجاہدہ کثیرہ کے آپکو خواب میں اشارہ ہوا۔ آپ اپنی جگہ سے بہ نیت ارادت و بیعت بطرف خواجہ روانہ ہوئے۔ جب نزدیک پہونچے تو خواجہ احرار نے بھی بنور باطن اس واقعہ پر اطلاع پا کر گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے مکان سے نکلے۔ راستہ میں ہر دو حضرات کا اتفاق ہوا آپس میں مصافحہ و معانقہ کیا۔ ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے اور خواجہ صاحب نے مولانا زاہد صاحب کو بیعت سے مشرف کیا۔ اور سوائے اس ایک صحبت و ملاقات کے بار دیگر ملاقات نہیں ہوئی۔

شیخ شرف الدین صاحب روضۃ السلام میں فرماتے ہیں کہ مولانا زاہد ... حضرت خواجہ یعقوب رحمۃ اللہ علیہ کے اقرباء سے ہیں۔

وفات شریف آپ کی غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ میں ہوئی اور مزار پاک موضع وخش ہے۔ مادہ تاریخ وفات فیض الٰہی (۹۳۶ھ) ہے۔

Marfat.com

ذکر مبارک حضرت ناصر الدین بن محمود بن شہاب الدین احرارؒ ۱۶

فائدہ چچا ناصر الدین بن محمود بن شہاب الدین احرار ہے۔ آپ اولاد امجاد خواجہ محمد با... مدادی سے ہیں۔ ابتداء میں ولایت شاش میں متوطن رہے۔ آپ ولی مادرزاد تھے آپکی والدہ ماجدہ اولاد شیخ عمر باغستانی سے تھی جو کہ دیہات نواح تاشقند سے تھے اور نسبت آپکی بطریق شیخ عمر باغستانی سولہ واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب تک پہونچتی ہے۔ آپکی والدہ خواجہ محمود شاشی کی دختر ہے۔ بہت سے مشائخین وقت سے فیض پایا۔ آپکی کرامت کا تذکرہ مفصل خزینۃ الاصفیا و سفینۃ الاولیا و تذکرۃ الاولیا میں ہے۔ از انجملہ کچھ عرض کرتا ہوں۔

(۱) جس وقت مولانا عبدالرحمٰن جامی سے آپ نے اپنے مرید ہونیکی اور حضرت مولانا چرخی کی شکل نورانی میں ظاہر ہونیکی بیان فرمائی تو آپ بھی خواجہ احرار بطریق خلع ولبس انکی روبرو ویسی نورانی شکل میں ظاہر ہوئے کہ جو مولانا جامی کے محبوب تھے۔

(۲) خواجہ مندونر کستانی آپکے مرید ایک ہوا میں اڑتے تھے۔ آپنے یہ حال گستاخی آمیز دیکھکر اون کا سب حال چھین لیا۔ بہت عاجزی کی مگر نہ دیا تب انہوں نے آپکو اکیلا پاکر مارنا چاہا تو لپک کر حملہ کیا اور چھری مارنے کا قصد کیا آپ اسیوقت ایک چرواہے جنگلی کی شکل بنکر ظاہر ہوئے وہ حیران ہوگئے چھری اُسکے ہاتھ سے چھین لی اور پھر اصلی صورت میں نمودار ہوئے اور فرمایا کہ اب بتا تیرا کیا حال کروں۔ وہ قدموں پر گر پڑا۔ آپنے خطا معاف کر کے جو کچھ چھین لیا تھا واپس عنایت کیا۔

(۳) شیخ ابو سعید جو آپکے معتقدوں میں سے تھے ایک عورت جمیلہ پر ایک روز اپنے مکان ...

ابوسعید کیا اتر گیا۔ ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔ ناگاہ حضرت خواجہ احرار کی آواز سنی
ابوسعید یہ سنتے ہی ٹھہر گئے اور اوس کام سے باز رہے۔

(۱۶) آپکے کچھ خدام بازار گئے تھے وہاں ایک صاحب جمال کو ایک
نوادروں نے منع کیا اوس نے کہا کہ میں بنظر شہوت نفس نہیں دیکھتا جب آپکے پا
آپ نے آتے ہی پہلے فرمایا کہ میں تو ابتک نفس کے مکر و خطرہ سے بیڈر نہیں ہوں۔ تو آپ
کب سے ہوگئے کہ بدون شہوت نفس کے دیکھتے۔ وہ از حد شرمندہ ہوا۔ آپ بہت ہی اشر
خواطر رکھتے تھے۔ جو جو خطرہ کسی کے دل پر گذرتا آپ اوسکو پکڑ لیتے اور فرمادیتے تھے کسی کی
نہ تھی کہ آپکے پاس بیٹھکر کسیطرح کا خطرہ جی میں لاوے۔

ولادت آپکی ماہ رمضان ۸۰۶ھ اور مادہ تاریخ "تاج عارفاں" ہے اور وفات
آپکی بروز ہفتہ ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ میں۔ مادہ تاریخ وفات "مرشد عارف" ہے۔ عمر
شریف آپکی ۸۹ سال ہے اور مزار مبارک شہر سمرقند میں ہے۔

ذکر مبارک حضرت مولانا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ

۱۷

فائدہ۔ آپ اصحاب اجلہ میں سے ہیں۔ اور خلفاء مقبول نقشبند علیہ الرحمۃ سے ہیں آپ عالم
ظاہری و باطنی سے ممتاز و بہرہ یاب تھے۔ ابتدا میں کچھ حصہ طالب علمی کا ہرات و مصر میں گذرا
بعد از تحصیل علوم ظاہری بخدمت فیضدرجت حضرت خواجہ بزرگ نقشبند علیہ الرحمۃ دا...
جب بخارا شریف میں بغرض تکمیل علم باطنی و خزائن پہونچے تو اول قرآن شریف سے فال کھولا
یعنے جس نیت سے میں آیا ہوں وہ ہوگی یا نہیں مصحف پاک کھولا تو سرورق سطر اول پر یہ آیۃ
کریمہ نظر پڑی اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔ پس اس آیت سے

اشارہ محمود جھنجھر خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں التماس بیعت وارادت کیا۔ جناب خواجہ نے فرمایا کہ میں اپنے آپ کوئی کام نہیں کرتا۔ آج استخارہ کرتا ہوں اگر قبولیت ہوگئی تو خیر ورنہ خیر۔ حضرت یعقوب فرماتے ہیں کہ یہ رات میرے پر ہزارہا مصیبتوں سے بڑھکر تھی کوئی رات اسقدر غمگین نہیں گذری جسقدر یہ رات گذری ہے کیونکہ یہ رات گویا میری قسمت کی معیار تھی۔ بار بار یہی اندیشہ تھا کہ خدا جانے کیا حکم ہوتا ہے مقبول ہونگا یا نہیں صبحکو جب جاگ کھلی تو خواجہ صاحب نے مجھے دیکھا او تبسم فرماکر کہا کہ تو مقبول ہے بعد ازاں مجھے تلقین و بیعت سے سرافراز فرماکر خواجہ عطار کے سپرد کر دیا اور بعد از خواجہ بزرگ حضرت عطار کے زیر سایہ عاطفت پرورش وتربیت پائی۔

نقل ہے کہ حضرت خواجہ احرار رضی اللہ علیہ جب آپ سے بیعت ہونے لگی تو آپ کے روئے مبارک پر کچھ چھینیاں تھیں جس سے اونکے دل میں کچھ کراہت پیدا ہوئی پس آپ کو یہ خطرہ معلوم ہوگیا اور آپ ایسے نورانی شکل میں نمودار ہوئے کہ بے اختیار اونکا دل آپکیطرف کھینچا گیا۔ اور بیعت ہو گئے اسوقت خواجہ یعقوب نے فرمایا کہ خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ نے مجھکو فرمایا تھا کہ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے جو کوئی تجھسے مرید ہوگا گویا مجھ ہی سے ہوگا۔ نام آپکا مولانا محمد یعقوب ولادت آپکی موضع چرخ نواح غزنی سے ہے۔ وفات آپکی ۸۵۱ھ ۵ ماہ صفر ہے اور مزار پاک ہلغتو کہ نواح حصار میں ہے۔ مادہ تاریخ وفات آپکی شمس الہدایت (۸۵۱ھ) ہے۔

ذکر مبارک حضرت محمد بن محمد البخاری رحمۃ اللہ علیہ ۱۸

فائدہ نام پاک آپکا سید محمد بن محمد البخاری ہے اصلی وطن آپکا بخارا شریف ہے آپ مدتہا ہیں سے ... وسمعہ محمد نقشبند میں سوائے خاندان کے ... حضرت

نقشبند علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہے۔ اس شجرۂ طیبہ میں آپکی نسبت را ... ۔۔۔ و ارادت نہیں بلکہ

نسبت فیضانی ہے کہ حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ نے بوقت ... و مریدوں کو

حضرت عطّار کے سپرد کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض شجرات میں آپ کا نام

میں نہیں۔ صاحب رشحات فرماتے ہیں کہ جب آپنے وفات پائی تو اسی رات کو ...

نے آپکو خواب میں دیکھا تو عرض کی آپکے ساتھ کیا معاملہ گذرا۔ تو آپنے فرمایا کہ خدا نے مجھے وہ

عنایت فرمائی ہیں جنکی کوئی حد نہیں لیکن ادنیٰ سے ادنیٰ یہ ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ چالیس

فرسنگ تک جو شخص تیرے مقبرہ کے گرداگرد مدفون ہوگا اوسکو تیری طفیل بخشدیا جائیگا۔

نقل ہے کہ ایک گروہ منکرین پر آپنے نظر توجہ ڈالی تو اون کو خدا کی رویت سے جو

مقصود ہے شک و شبہہ زائل ہوگیا۔

نقل ہے کہ آپکے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر بد ڈالی تو جب آپکے پاس آیا تو اسبات کا

ذکر نہ کیا اوسکو آپنے غصہ کی نظر سے دیکھکر فرمایا کہ وہ بات کہو نہیں تو ہیں ہی بتاؤنگا یہ سنکر

وہ شرمندہ ہوا اور اوس عورت کا ذکر بھی کردیا۔ اور آپکا فیض باطنی اسقدر تھا کہ تمام اصحاب

خواجہ بزرگ نے آپسے استفاضہ لیا۔ یہانتک کہ حضرت محمد پارسا نے بھی صحبت کی۔ وفات

آپکی شب چہارشنبہ کو بعد از نماز عشا بتاریخ ۲۰ ماہ رجب ۸۰۲ھ اور مدفن مبارک موضع

چغانیاں میں ہے۔ مادۂ تاریخ وفات ولی اللہ محمد و م (۸۰۲ھ) ہے۔

ذکر مبارک حضرت شہنشاہ مشکل کشا خواجہ خواجگان شاہ نقشبند

فائدہ آپکا اسم شریف خواجہ بہاؤ الدین اور لقب نقشبند ہے۔ آپ سادات بخارا سے

ہیں۔ عرف آپکا مشکل کشا ہے۔ آپ متبع سنت اور مطیع شریعت بطریق اعلیٰ تھے اور سلوک

Marfat.com

تصوف کو قرآن و حدیث کے ساتھ موافقت کرتے اور کراتے۔ بدعات سیئہ و رسوم قبیحہ سے
سخت متنفر رہتے ترک دنیا قطع تعلق اہل دنیا بتجرد کلی رکھتے۔ یادخدا فکر حق میں ہر وقت
مشاغل رہتے گرما میں مسجد کے اندر گھاس اور گرمیوں میں بوریا بچھاتے۔ کھانے پینے کی
وقت حلال طیب کے لئے بہت مبالغہ فرمایا کرتے۔ یہانتک کہ شبہات سے بھی محترز رہتے
مہمان نوازی میں ایثار فرماتے۔ اگر کوئی ہدیہ یا تحفہ پیش کرتا تو بعد رفع شکوک ضرور قبول
فرماتے۔ ہر معاملہ میں بے تکلف رہتے۔ آپ پہلے تو کمخواب باف تھے پھر زراعت بھی کیا
کرتے تھے۔ اپنا خاص مکان نہ رکھتے۔ نوکر چاکر نہ رکھتے بلکہ فرماتے بندگی باخواجگی راست
نمی آید۔ اگر کوئی طعام بحالت غضب یا غفلت پکایا گیا ہو اوس سے بھی نہ کھاتے اور فرماتے
کہ جس حالت میں طعام تیار کیا جائے اوس حالت کا اثر اُسمیں ہوتا ہے۔ آپکا جامہ اونی۔
عمامہ سفید۔ پاپوش پرانا اور کبھی کلاہ بھی پہنا کرتے۔ درویشوں کی نہایت تعظیم کرتے۔
ہر ایک دوست کے ساتھ بتواضع پیش آتے۔ آپ قطب عالم تھے۔ اکثر آپ فرمایا کرتے طریقہ ما
از نوادر است و عروۃ الوثقی است ما را از فضل آوردہ اند دریں طریقہ باندک
عمل فتوح بسیار است اما رعایت سنت کارے بزرگتر است۔ کسی نے
آپسے عرض کی کہ آپکو کہاں اور کسطرح حاصل کردں۔ فرمایا اتباع سنت سے۔ اور فرمایا کہ جو شخص
میرے طریقہ سے منہ پھیرے اوسکو دینی خطرہ ہے اور فرماتے کہ میرا مرید خواہ دور ہو یا نزدیک ہر روز
اُسپر مجھے اطلاع ہے۔ فرماتے کہ آئینہ ہر یک مشائخ را دو جہة است و آئینہ ما را شش
جہة است۔ اور اپنے مخلصین کو فرمایا کرتے ہر گاہ ترا مہمے پیش آید توجہ بما نمائے۔
آپکے مریدوں کی سخت غیرت ہے جو شخص طریقہ نقشبندیہ کا مخالف ہو وہ فوراً برباد و تباہ ہو جاتا ہے
چنانچہ یہ تین رباعیاں خواجہ نقشبند کی اسکی شاہد ہیں۔

Marfat.com

رو در صف دوستان ما باش و مترس	خاک رہ آستان ما باش و مترس
گر جملہ جہاں قصد وجود تو کنند	دل فارغ دار و از آن ما باش و مترس

دیگر

ما در کشا نیم نشستہ بر کدہ و درہ	کانجا کہ پلنگ و شیر و اژدر
پیران قوی دارم و مردان سرہ	ہر کس کہ بما کج نگرد جان نبرد

دیگر

من دوش دعا کردم و باد آمینا	تا بہ شود آں دو چشم باد آمینا
گر چشم ترا چشم بد اندیش رسید	در چشم بد اندیشم باد آمینا

اور حضرت شہنشاہ مشکلکشا بارہا فرماتے مقصود ما آنست کہ سلوک ما بر جادۂ مصطفویہ و متابعت سنت باشد و حق از باطل متمیز گردد۔ اور بعض دفعہ فرماتے بناء طریقۂ ما بر تتبع احادیث و آثار است یہی وجہ ہے کہ طریقہ نقشبندیہ کا نام طریقۂ سولیہ صدیقیہ مشہور ہے۔ کل ترکستان بعد ملوک و علما کا اکثر طریقہ نقشبندیہ ہے کل افغانستان میں بھی فی صدی ۹۰ نقشبندی ہے اور ہندوستان میں بھی اکثر مشاہیر علماء و فضلاء کا مشرب نقشبندی ہے اور حضرت شہنشاہ مشکلکشا نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مشائخ ترک مثل حضرت حکیم خلیل اتا صاحب وغیرہ سے بھی فیض پایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طریقہ نقشبندیہ میں غیرت اور جوش اور شجاعت اور تصرف زیادہ تر ہے۔ آپ امام وقت ہیں حضرت خواجہ عطار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جسقدر خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ عالم پیری میں مجاہدہ و ریاضت [illegible] کیا کرتے تھے ہم سے نوجوانی میں اسقدر نہ ہو سکا اور بے نفس اسقدر تھے کہ اپنے گاؤں میں جو مسجد تیار کرائی تو اپنے سر پر مٹی کی ٹوکری اٹھاتے اور زبان مبارک سے یہ شعر یاد فرماتے۔

بجان و دل کنم کار تو چرا نہ کنم   بسر دو دیدہ کشم بار تو چرا نہ کشم

حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابتدا میں ایک قمار خانہ سے گذرا کیا دیکھا کہ اُسی مجلس میں ایسے محو و مستغرق ہیں کہ تمام نقد و جنس جو کچھ اونکے پاس تھا سب ہار چکا ہیں اور تعجب یہ کہ جسقدر زرہ زک اور ہار کھاتے اوسیقدر عربی گھوڑے کیطرح اور بھی تیز و تند ہوتے اور اون کا شوق و ذوق لحظہ بلحظہ ترقی پکڑتا۔ اونکی حالت دیکھکر میرا دل بھی چمکا اور آتش عشق بھڑکی اور امید وصال بڑھتی گئی (یعنی نفس کو غیرت دلائی کہ دیکھ اسکو کہتے ہیں استقلال۔

نقل ہے کہ فرمایا خواجہ مشکلکشا شہنشاہ نقشبند بخاری نے کہ جن ایام میں مجھے کشش عشق میں خدا نے سخت مضطر و مضطرب کیا تھا میں چارونطرف اہل اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتا یہانتک کہ حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ پر بھی پہونچا آپ اپنے احباب کی مجلس میں بیٹھے تھے جب مجھ پر نظر پڑی تو فرمایا کہ جلد اس شخص کو باہر نکالدو۔ میں جب نکالا گیا تو میرے نفس نے کچھ مجھے اکسانا چاہا میں سمجھ گیا عنایت ایزدی میرے شامل حال ہوئی میں نے خیال کیا کہ اٹھارہ ہزار عالم میں ایک بھی دروازہ بعد مدت ملا تھا۔ سو اگر اوس سے نکالے گئے تو پھر اور کون دروازہ ہے جسپر جاؤں۔ آخر الامر رات بھر وہیں پڑا رہا۔ ساری رات مجھپر برف پڑتی رہی۔ اور ہوا سرد۔ جب صبح کو حضرت امیر کلال صاحب باہر نکلے تو آپکا پاؤں میرے سر پر پڑ گیا۔ آپ نے میرے سر کو اُٹھایا اور فرمایا بیٹا یہ خلعت سعادت تیرے قد مبارک کو ہی موزون تھا اور اپنے ہاتھ سے خار و خس دور کیا اور نظر عنایت فرمائی۔

نقل ہے کہ ایک بار حضرت خواجہ سید امیر کلال صاحب بمع جماعۂ درویشان جا رہے تھے ناگاہ راستہ میں حضرت امیر صاحب نے ایک شکل دار خط کھینچکر فرمایا۔ اسپر سے کوئی نہیں گذر سکتا امداد الہی نے میری دستگیری کی۔ جب حضرت امیر اسپر سے گذرے تو میں بھی ساتھ ہی گذر گیا

Marfat.com

حضرت امیر نے دیکھا تو خوش ہو کر فرمایا بہت اچھا۔ کیا مجھ سے کوئی خط چھپے نہ رہا۔

نقل ہے کہ فرمایا خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ایک دن میں مقام مزار مزداخن تھا اور میں تکیہ کر کے بیٹھا تھا۔ یکایک میری روح اپنے قالب سے ... ئی اور سیر عالم کرتے کرتے اول آسمان و دوم آسمان و سوم آسمان و چہارم کی سیر تک نہ ہوئی یہاں تک کہ دوبارہ زمین پر آیا پھر مسجد زیور تون میں ایک ستون کے نیچے متوجہ بیٹھا تھا کہ مجھ پہ حالت فنا ظاہر ہوئی۔ یہاں تک کہ میں گم ہو گیا اور فنا کلی پر پہونچا وہاں سے آئی کہ خبردار ہوشیار ہو کہ تیرا جو مقصود تھا وہ تمکو حاصل ہو گیا۔ ؎

تو در و گم شو وصال این است و بس ۔۔۔ تو مباش اصلا کمال این است و بس

حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ کارگذار روندہ این راہ رانیاز و مسکنت و علو ہمت است دمارا ازیں درآورند ہرچہ یافتیم ازیں دریافتیم۔ ؎

اینجا رخ زرد و جامہ پارہ خرند ۔۔۔ بازار چہ قصب فروشان گر ہست

فرمایا خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حکیم امام محمد علی ترمذی بے صفت بودند اگر کسے بشناسد من نیز ایں زماں بے صفتم۔

نقل ہے کہ ملک خوارزم کے لوگ کسی جہاز پر سوار ہوئے اتفاقاً باد مخالف چلی جہاز ڈوبنے کو تیار تھا اتنے میں کسی کے منہ سے نکلا یا شاہ نقشبند المدد کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ فوراً تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری سے فوراً ہی جہاز پار لگا جب وہ لوگ بخارا شریف پہونچے تو اون مسافروں نے خواجہ صاحب کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ کیونکہ آپکی پہلے اُن سے ملاقات نہ تھی۔ ان لوگوں نے خواجہ صاحب کو سلام کیا آپنے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ جب تم نے جہاز میں مجھے سلام کہا تھا میں نے تمکو جواب تو دیدیا تھا مگر تم نے

سلام کا جواب نہیں سنا۔

نقل ہے کہ فرمایا خواجہ منکلکشا شہنشاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے کہ مجھے غائبانہ طریق سے کہا گیا کہ تو کس راہ اور روش سے آنا چاہتا ہے جواباً عرض کی کہ اس روش سے کہ جو میں چاہوں اسی کے موافق ہونا چاہیئے۔ پھر خطاب آیا کہ جو ہم چاہینگے وہ کرنا ہوگا۔ مینے کہا کہ یہ مجھ میں طاقت نہیں کہ آپ جو فرماؤ بجالا سکوں۔ پھر مینے کہا کہ اگر میری حسب منشاء ہونا رہا قدم اس راہ پر رکھ سکتا ہوں۔ ورنہ مجھ میں وہ طاقت نہیں اس گفتگو کے بعد ۱۵ روز تک کچھ جواب نہ آیا۔ آخر ش حکم آیا اچھا آؤ جیسا تم چاہوگے ویسا ہی ہوگا۔ ؎

آنرا کہ در پذیر د معبود لا معلّہ اوراچہ حاجت آید رنج چہار چلّہ

پھر فرمایا خواجہ نقشبند صاحب نے **ہر کہ درسلسلۂ ما قدم نہد** تا بمقصود نرسد از دنیا نرود وہر کہ از سلسلۂ ما روئے بتابد از دنیا بے ایمان رود۔ (یعنی جو شخص کفراً و تخفیفاً منہ پھیرے وہ مرتد ہے۔)

سبحان اللہ! اس فقرے سے صاف ثابت ہوگیا کہ آپ کو خدا نے محبوبیت و معشوقیت کا درجہ عنایت کیا ہے اور جو لوگ طریقہ نقشبندیہ سے سرکش اور روگرداں ہیں وہ مرتد و منافق ابدی ہیں۔ چنانچہ فرمایا حضرت شہنشاہ منکلکشا خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے۔ **رباعی**

امروز منم بزور باز و معزور	پر زور سئے ما بہ کل عالم مشہور
من ہیچو ز مردم عدو چون افعی	کز دیدن من دیدہ او گر دد کور

دیگر

من ہر فہ برم کہ بر زخم اعدا زد	مشت خاشاک بطمع بر در یا زد
ما تیغ برہنہ ایم در دست قضا	شد کشتہ ہر آنکہ خویش را بر ما زد

نقل ہے کہ فرمایا حضرت خواجہ شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب مجھے سیر کا حکم ہوا تو مقامات

سلطان العارفین بایزید بسطامی و شیخ جنید سید الطائفہ اور شیخ شبلی اور حسین ابن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہم سے گذر کر مقامات انبیاء علیہم السلام کی سیر کر کے مقام پر پہونچا جس سے بالاتر اور کوئی مقام نہ تھا۔ تب سمجھ گیا کہ یہ مقام محمدی ہے شکر خدا بجالایا۔ جن دنوں حسین بن منصور کے مقام پر پہونچا تو بارہا میری طبیعت نے اختیار کرنا چاہا جو حسین بن منصور نے کہا تھا۔ مگر بخارا شریف میں ایک دار شاہی کھڑی اوسکے نیچے کھڑا ہوتا اور اپنے نفس اور دل کو کہتا کہ دیکھو اگر تو نے وہ قول اختیار کیا تو یہی تیرے واسطے کھڑی ہے یہانتک کہ خدا نے میرے مقامات طے کر دئے۔

نقل ہے کہ حضرت شہنشاہ خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا سبب ہے کہ بعض حضرات اہل اللہ نے فرمایا ہے کہ ولایت ہم پر ختم ہو چکی ہے۔ اسکا کیا مقصد ہے آپنے فرمایا **ایشان ختم ولایت زمان خود بودہ اند۔**

نقل ہے کہ ایک دن آپکے دل میں خیال آیا کہ ازواج مطہرہ و بنات مکرمہ بغیر چھاننے کے آٹا پکاتے ہم بھی ایسا ہی کرینگے جب چند روز اسیطرح کیا تو سب لوگ گھر میں بیمار ہو گئے۔ مینے خیال کیا کہ شاید اسمیں کچھ بھید ہے۔ مینے کہا کہ اسی طرح آٹا نہ پکاؤ بلکہ چھان کر پکاؤ چنانچہ سب کو صحت ہو گئی۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ ازواج پاک کے ساتھ مساوات کا شبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہی بے ادبی ہے۔

نقل ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ الولایۃ افضل من النبوۃ کے کیا معنی ہیں حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ولایت ہمان نبی از نبوۃ او **افضل است۔**

نقل ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ کے دربار میں ایک شخص مچھلی پکا کر لایا

Marfat.com

اور اسوقت جماعت درویشاں بھی موجود تھی جنمیں ایک جوان عابد وزاہد روزہ دار تھا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ آؤ ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ اُس نے انکار کیا۔ تین بار فرمایا اوس نے برابر انکار کیا فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو کہ دور افتادہ ہے۔ اسی قسم کا واقعہ حضرت سلطان العارفین بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے وقت بھی ہو چکا ہے۔ آخرالامر وہ جوان بوجہ بے ادبی کے سخت ذلیل و خوار ہوا۔ ؎

بمے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید ❊ کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا

نقل ہے کہ خواجہ شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو ہریسہ لایا گیا آپنے تناول فرمایا اتنے میں ایک درویش حاضر ہوا۔ آپنے فرمایا آؤ کھاؤ۔ اوس نے نفلی روزہ رکھا تھا عذر کیا۔ آپنے فرمایا مارا از **فضل** ورد آورو ند وظیفہ مااداے **فرض و واجب** و **سنت** است درویش **بے متابعت** دریابند و **نسبت** ما نیست۔ اس طریقہ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اسقدر مناسبت تامہ ہے کہ حضرت امام العارفین عاشق حقانی واقف اسرار نہانی حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ سلسلۃ الذہب میں لکھتے ہیں ؎

سکہ کہ در یثرب و بطحا زوند ❊ نوبت آخر بہ بخارا زدند

یعنے انوار و فیوض جو مدینہ طیبہ میں ملتے ہیں اُسکے بعد وہی انوار و برکات بخارا شریف سے ملا کرتے ہیں۔

آپکی ولادت ۷۱۸ھ ہے جیساکہ خزینۃ الاصفیا میں مندرج ہے۔ اور بقول سفینۃ الاولیا ۲۰ محرم ۷۱۸ھ ہے۔ وفات شریف آپکی شب دوشنبہ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ میں ہوئی عمر شریف آپکی ۷۳ برس ہے۔ مرقد پرانوار آپکا موضع قصر عارفان میں بخارا شریف سے ایک فرسنگ کی مسافت پر ہے۔ آپسے کسی نے پوچھا کہ آپکا سلسلہ کہاں تک پہونچتا ہے۔ فرمایا آپنے

Marfat.com

کہ جسکے سلسلہ کی کوئی انتہا نہیں یعنے خدا تک۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ ذکر خفی کا کیا طریق ہے
آپ نے یہ آیت شریف پڑھی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ۔ یہ شعر سنایا

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ باش　　　　ایچنیں زیبا روش کم مے بود اندر جہاں

نقل ہے کہ آپ سے کسی نے کرامت طلب کی تو آپ نے جواب دیا کہ میری یہی کرامت ہے کہ باوجود اسقدر گنہگار ہونیکے مجھے نہ زمین نگل لیتی ہے نہ آسمان سے کوئی عذاب اترتا ہے اور میں چلتا پھرتا ہوں۔ سچ ہے ع۔ "زہد نشاید بہ بیہودہ سر بر زمیں"۔ آپ سے دربارہ سماع سوال کیا گیا تو جواب دیا کہ **نہ ایں کار میکنم و نہ اں کار میکنم**۔ سماع سے مراد یہ سماع نہیں جو کہ فی زمانہ ہے بلکہ اوس سماع کا ذکر ہے جسکی تشریح امام غزالی رح نے احیاء العلوم میں تحریر فرمائی ہے۔

نقل ہے کہ ایک دن ایک خاص حالت میں ایک شخص محمد زاہد نام سے کہا کہ مرجاؤ وہ مر گئے پھر باشارہ غیبی فرمایا کہ زندہ ہو جاؤ۔ بس وہ زندہ ہو گئے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص رات کو اپنے محبوب کے بوس وکنار میں مشغول رہا صبح کو آپکے پاس آکر اظہار اشتیاق صحبت درویشان کیا۔ آپ نے جواب دیا کہ رات کو تو یہ کام کرو اور دن کو ہم سے یوں کہو۔ وہ شخص از حد شرمندہ ہوا۔ آپکا جب آخری وقت آیا تو وصیت فرمائی کہ میرے جنازہ کے ساتھ کچھ بیہودہ نہ پڑھو صرف ایک رباعی پڑھتے جاؤ۔ **رباعی**۔

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو　　　　شیئاً للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما　　　　آفریں بر ہمت بازوے تو

آپ کی ولادت باسعادت کا مادۂ تاریخ زاہد مشکل کشا (۸۰۶ھ) ہے اور وفات حسرت آیات کا مادۂ تاریخ **قصر عرفان** (۸۹۵ھ) ہے
آپکی کئی رباعیات ہیں۔ چنانچہ اُن میں سے چند رباعیات لکھتا ہوں تاکہ ناظرین اہل دین

کے مردہ دلوں کے اند روح پڑے۔

از خوا م پرپنم بهتر — در عیش ونشاط اندوہے غم بهتر
در دل بدرگاہ خدا — از سلطنت تمام عالم بهتر

بر چهره ندارم ز مسلمانی رنگ — وارد بر ما شرف سگِ اہل فرنگ
آں سیہ‌ام کہ آید از روسیہی — دوزخ را ننگ واہل دوزخ را ننگ

زانجا کہ کمال جانانۂ ماست — عالم ہمہ در پناہِ جانانۂ ماست
ما را چہ ازیں کہ عالمے خصم شود — پیش وپسِ ما سپاہِ جانانۂ ماست

گر طاعت خود نقش کنم بر نانے — واں نان بنہم پیش سگِ نادانے
آں سگ باشد گرسنہ در کہدانے — از عار بر آں نان نہ نہد دندانے

عودم چو نبود چوب بید آوردم — روسیہ وموئے سپید آوردم
چوں خود گفتی کہ نا امید بکفر است — فرمانِ تو بردم و اُمید آوردم

خود را شکنی کہ بت شکستن این است — در خود بگسل کہ ز قید رستن این است
در گوشۂ خاطرِ عزیزاں جا کن — در مذہبِ ما گوشہ نشستن این است

Marfat.com

این نه وله و ده وله را یک وله کن — صراف زر خود شو و خود را صره کن
یک نیم شب خیزو بدرگاه بیا — گر حاجتت نه بر آید بمن گله کن

در وقت سپیده دم خروسے سحری — دانی که چرا همے کند
در آئینہ صبح نمودند اورا ـ — از عمر شبے گذشت و تو بیخبر

شب خیز که عاشقاں بشب راز کنند — گرد در و بام دوست پرواز کنند
ہر جا که درے بود بشب بر بندند — الا که در دوست زاں شب باز کنند

مردان رہش میل بہشتے نکنند — خودبینی و خودنشینی پرستی نکنند
آنجا که مجردان حق میپوشند — خم خانہ تہی کنند و مستی نکنند

روزے که چراغ خاموش شود — بر بستر مرگ عقل مدہوش شود
با بیدردان مکن خدایا حشرم — ترسم که بچشم فراموش شود

گر دست دعا تضرع بردارم — ہیچ و بن کوہہا ز جا بردارم
لیکن ز تفضلات معبود احد — تا صبر از صبراً جمیلا بردارم

تا روئے ترا نہ دیدم اے شمع طراز — نہ کار کنم و نہ روزہ دارم نہ نماز
چوں یار تو بدم مجاز و من جملہ نماز — چوں بے تو بدم نماز من جملہ مجاز

پرورد ز ناز و نعمتش دوست مرا	بر دوخت مرقعہ از رگ و پوست مرا
تن خرقہ و جان من چوں صوفی	عالم ہمہ خانقاہ شیخ اوست مرا

پیوستہ رضائے دوست میدارم دوست	اندوہ و بلائے دوست میدارم دوست
گر جاں طلبند چہ گونہ تقصیر کنم	من جان برائے دوست میدارم دوست

بدخواہ کساں ہیچ مقصد نرسد	یک بد نکند تا بخود ش صد نرسد
من نیک تو خواہم و تو خواہی بمن	تو نیک نہ بینی و بمن بد نہ رسد

ہر بارہ کہ از حضرت اللہ دہند	بے سنت شاہ سحر گاہ دہند
خواہی کہ کمال معرفت دریابی	از خود بگذر تا بخودت دہند

ذکر خیر محبوب لایزال واقف اسرار اشتغال حضرت سید امیر کلال رح ۲۰

فائدہ۔ آپ اپنے وقت کے مقتدا تھے۔ مولد شریف آپکا قریہ سوخار ہے۔ آپ زراعت اور پیشہ آوندگری (کمہاروں کا) کیا کرتے تھے۔ اور شرف سیادت سے بھی ممتاز تھے کتاب رشحات میں روایت ہے کہ جب آپ شکم مادر مبارک میں تھے اسوقت میں اگر والدہ ماجدہ کے شکم مبارک میں کبھی لقمہ مشتبہ اتفاقاً داخل ہوتا تو آپکے شکم میں از حد درد ہوتا یہانتک کہ وہ کھانا یا پینا قے ہو جاتا چند بار ایسا ہی وقوع میں آیا۔ آخرش والدہ مکرمہ نے سمجھ لیا کہ یہ واقعہ اس طفل کی برکت سے ہے۔

نقل ہے کہ ایک دن حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ موضع رامتین کلان میں ایک دیوار کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے وہاں پر ایک اکھاڑہ تھا پہلوانوں کا اسکیطرف آپکی نظر نہایت استغراق سے لگی ہوئی تھی۔ خاص احباب نے عرض کی کہ ان واہیات [illegible] آپ کس لئے دیکھتے ہیں۔ جناب بابا سماسی صاحب نے فرمایا کہ اسجگہ پر ایک شیر مرد ہے کے کامل لوگ بہرہ مند ہونگے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ شیر مرد کسی سلسلہ میں داخل ہوکر اور تقویت کا باعث ہوگا چنانچہ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ناگاہ امیر کلال علیہ الرحمۃ کی نظر حضرت بابا سماسی پر پڑی تو بس حضرت امیر کی حالت تبدیل ہوتے ہوتے یہانتک کہ حضرت بابا سماسی علیہ الرحمۃ کے قدموں پر آگرے پھر زندگی بھر کسی نے اونکو بازار میں چلتے نہ دیکھا حتیٰ کہ امام الصالحین سید العارفین بنگئے۔

نقل ہے کہ بعد از وفات حضرت امیر کلال ایک جماعت صوفیوں کی حاضر ہوئی اور آپ کی نسبت دریافت کیا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ رحلت فرما گئے ہیں وہ سخت گریاں و نالاں ہوئے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ صاحبان کہاں سے تشریف لائے وہ بولے کہ حرمین شریفین سے۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت امیر تو کبھی حج کو بھی نہیں گئے آپ کسطرح اونکو جانتے ہیں انہوں نے جوابدیا کہ ہم آپکے مرید ہیں اور لوگ بھی بہت آپکے حرمین شریفین میں مرید ہیں حضرت امیر علیہ الرحمۃ عرصہ تیس برس سے حج کو ہر سال آیا کرتے تھے اس سال نہیں آئے ہم آپکے مشتاق دیدار تھے اسلئے حاضر ہوئے افسوس کہ زیارت میسر نہ ہوئی اور فرمایا کہ [illegible] تو یہ ہے کہ ایسے صاحب کمال کی قدر تم تو نہیں جانتے اسکی قدر [illegible]

نقل ہے کہ ایک دن آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور لوگ بہت جمع تھے جنمیں امام ابو حفص کبیر بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے (جو کہ کسیقدر آپکے خلاف میں تھے) حضرت امیر

علیہ الرحمۃ نے کچھ حالات اور واقعات حج اور مقامات وہاں کے بیان کرنے شروع کئے۔
مجلس میں سے ایک شخص کے دل میں گذرا کہ حضرت تو کبھی حج کو تشریف نہیں لے گئے۔
آپ کس طرح بیان فرماتے ہیں۔ آپ نے اُسکے دل پر اطلاع پائی اور ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے نادان!
ادہر آ دیکھ۔ اوس نے جو دیکھا تو خانہ کعبہ روبرو ہے۔

نقل ہے کہ ایک جماعت کسی طرف کو جا رہی تھی راستہ میں شیر ببر کھڑا ہے یہ حیران رہگئے
تھے میں حضرت امیر آئے اور شیر کی گردن پکڑ کر راہ سے برطرف کیا اونہوں نے کیا دیکھا کہ وہ شیر
بلی تعظیم کے واسطے سر خم کر رہا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یہ واقعہ کیا ہے آپنے فرمایا کہ جو شخص
خدا سے ڈرتا ہے اوس سے سب چیز ڈرتی ہے۔ اور فرمایا۔ **اصل در ہمہ کارہا خدا ترسی است**

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ... کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

مرغ ایمان را دو پر خوف و رجا است ... مرغ بے پر را پریدن خطا است

نقل ہے کہ ایک شخص کی گردن کاٹنے لگے تو وہ نہ مرا۔ پھر تین بار تلوار چلائی نہ مرا حضرت
خواجہ نقشبند رحمۃ نے پوچھا کہ تو کیا کچھ منہ میں پڑہ رہا تھا اوس نے کہا کہ میں اپنے پیر کو یاد کرتا ہوں۔
خواجہ صاحب نے پوچھا کہ تیرا پیر کون ہے۔ اوس مجرم نے کہا کہ میرا پیر حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ
ہے۔ آپنے اُسی وقت قصبہ سوخار کا پتہ پوچھا اور کہا کہ جو پیر دنیا کی مصیبتوں سے خلاصی
دور بیٹھکر دلا دیوے تو اگر کوئی اوسکی خدمت میں حاضر ہو تو اوسکا کام کہانتک پورا ہوگا۔

نقل ہے کہ ایک دن حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ ایک راستہ سے گذر رہے تھے کہ
ایک زمیندار نے دوسرے سے پوچھا کہ یہ فقیر نقشبندی کون ہے۔ اوس نے کہا کہ یہ غنت خور
ہیں۔ آپکے دل کو یہ حال معلوم ہوا۔ فرمایا کہ درویشوں کے حق میں بد اعتقادی موجب بربادی
اور باعث ہلاکت ہے۔ کچھ دیر گذری کہ وہ زمیندار بے ادب درد گردہ سے بیمار ہوگیا وہ سمجھ گیا کہ

Marfat.com

یہ بے ادبی کی سزا ہے۔ پھر بولا کہ مجھے حضرت امیر کے پاس لے چلو۔ آپکے پاس لے گئے تو آپ نے
فرمایا کہ اسکو تیر کارگر ہوگیا ہے اب علاج پذیر نہیں۔ گھر جاتے ہی مرگیا۔

زنہار ازیں قوم گریزاں میباش　　　صد سر بند درمیان [illegible]

وفات آپکی بقول صاحب رشحات روز پنجشنبہ بوقت صبح صادق بتاریخ ۸ جمادی الاول [illegible]
ہے۔ مزار شریف قصبہ سوخار جو کہ بخارا شریف سے ۵ فرسنگ اور موضع سماس سے [illegible]
شرقی ہے۔ مادہ تاریخ وفات آپکا امجد کلال [illegible] ۔

۲۱ ذکر مبارک جامع کمالات حضرت محمد بابا سماسی رح

فائدہ۔ آپ خلیفہ اکبر ہیں خلفا خواجہ عزیزان علی رامیتنی رح سے۔ آپ عرصہ دراز اپنے
پیر روشن ضمیر کی خدمت اقدس میں رہے اور فیوضات ظاہری و باطنی سے خوب حصہ لیا۔ مولد و
مسکن آپ کا قصبہ سماس ہے جو کہ بخارا شریف اور موضع رامیتن سے تین فرسنگ پر ہے۔
نقل ہے کہ جب کبھی کوشک ہندو پر گذرتے تو فرمایا کرتے کہ اسجگہ پر کسی اہل اللہ مرد خدا کی
خوشبو آتی ہے۔ چنانچہ جس وقت حضرت خواجہ خواجگان نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے
تو جناب بابا سماسی نے فرمایا کہ اب وہ خوشبو زیادہ ہوگئی شاید وہ مرد خدا پیدا ہوگیا ہے۔
جس وقت حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ خدمت میں حاضر ہوئے تو آپنے اونکو اپنا فرزند حقیقی بنالیا
اور حضرت امیر کلال علیہ الرحمۃ اپنے خلیفہ اکمل کے سپرد کردیا اور تربیت کی تاکید فرمائی [illegible]
کامل ہے۔ اول خواجہ محمد صوفی کہ مرقد اونکا قصبہ سوخار ہے [illegible] جو آپکے
فرزند ارجمند ہیں۔ سوم خواجہ دانشمند علیہ الرحمۃ [illegible] امیر کلال علیہ الرحمۃ۔ وفات آپکی
[illegible] الآخر [illegible] میں مرقد آپکا موضع سماس ہے۔ مادہ تاریخ وفات محجوب خلد [illegible] ہے

ذکر مبارک حضرت قطب عالم عزیزان علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۲

فائدہ - آپ قطب وقت تھے اور خلیفہ اعظم تھے حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ کے۔ آپ حنفی المذہب تھے۔ جو شخص آپکی صحبت مبارک میں ایک دن رہتا تو معرفت کامل طور پر حاصل کر لیتا۔ ولادت آپ کی موضع رامتین ہے جو کہ بخارا شریف سے دو فرسنگ پر ہے وفات شریف آپ کی ۲۷ رمضان المبارک ۷۲۱ھ میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ایک سو تیس برس تھی۔ اور مرقد پاک آپکا شہر خوارزم ہے۔ آپکے دو فرزند ارجمند تھے۔ خرقہ خلافت چھوٹے کو عنایت فرمایا بڑے صاحبزادہ کی نسبت فرمایا کہ اسکا قیام میرے بعد نہیں ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد از وفات عزیزان علی علیہ الرحمۃ بروز چہلم وفات پا گئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت منصور بن حلاج کے وقت کوئی حضرت عبد الخالق غجدوانی کے مریدوں سے ہوتا تو انکو بوجہ لغزش ظاہری حالت کے کبھی کوئی گرفت نہ کرتا۔ اور انکو مقام وحدت سے ترقی دیکر منازل آئندہ پر عروج کراتا۔ آپکا فیضان علی الخصوص والعام ہر وقت جاری تھا۔ آپکے بعد چار خلیفے کامل و اکمل رہے اول خواجہ محمد کلاہ دوز کہ مرقد انکا خوارزم ہے۔ دوم محمد صلاح بلخی ہیں۔ سوم محمد یار ردی کہ مرقد انکا بھی خوارزم ہے۔ چہارم محمد بابا سماسی کہ مرقد انکا قصبہ سماس میں ہے جو کہ رامتین سے ایک کوس دور ہے۔

نقل ہے کہ آپ کی عادت مبارک تھی کہ لوگوں کو مزدوری پر مقرر کر کے اپنے گھر صبح سے شام تک رکھ کر تربیت ذکر و فکر و مراقبہ کرتے اور روزانہ خرچ بھی دیا کرتے تھے۔ نام آپ کا عزیزان علی ہے پیشہ آپکا بافندگی تھا۔ **نقل** ہے کہ ایکدن آپ تمام کیونت تیرہ جگہ پر حاضر دعوت ہوئے۔ **نقل** ہے کہ ایک دن سید آتا صاحب کا لڑکا تنزل لوگ پکڑ کرنے گئے اور سید آتا صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر لڑکے کا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ جب وہ لڑکا نہ آئیگا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ کچھ دیر گذری کہ وہ پسر حاضر ہو گیا۔ بقول بعض ۲۷ ذیقعدہ ۷۲۱ھ میں آپکی وفات ہوئی۔ مادہ تاریخ [illegible] (۷۲۱) ہے

Marfat.com

۲۳ ذکر مبارک حضرت عارف معبود خواجہ محمود انجیری فغنوی رح

فائدہ۔ آپ کا اسم شریف خواجہ محمود ہے۔ آپ اصحاب خواجہ عارف ریوگری سے ہیں اور آپ خلفا میں ممتاز و نمونہ تھے۔ آپ کسب گلکاری حلال کیا کرتے۔ آپ سوائے ذکر خفی کے کبھی ذکر جہر بھی کیا کرتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک دن حضرت علی رامیتنی جو کہ خلفا عظمیٰ خواجہ محمود سے تھے اپنے احباب اہل ذکر میں ساتھ ذکر و فکر مشغول تھے۔ ناگاہ دیکھا کہ ایک مرغ سفید عمدہ رنگ اڑتا ہوا انکے سر پر سے گذرا۔ جب نزدیک آیا تو بزبان فصیح فرمایا کہ اے علی مرد میداں بن اور اپنے کام میں بخوبی مضبوط ہو۔ اوس مرغ کے دیکھنے اور اس کلام کے سننے سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہوگئی کہ اہل مجلس نہایت ہی مسرور و محظوظ ہوگئے۔ جب اہل حلقہ ہوش میں آئے تو حضرت خواجہ علی علیہ الرحمۃ سے احباب نے استفسار فرمایا۔ تو جناب نے فرمایا کہ یہ مرغ روح تھی حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ کی اور فرمایا کہ خدا نے انکو یہ کرامت عطا فرمائی ہے کہ جس جگہ چاہتے ہیں وہاں تشریف لیجاتے ہیں۔ اصلی جائے سکونت آپکی موضع انجیر فغنہ ہو جو کہ بخارا سے تین فرسنگ پر ہے۔ وفات آپکی ۱۷ ربیع الاول ۷۱۷ھ میں ہوئی۔ مزار شریف موضع وابکنی ہے۔ مادہ تاریخ وفات شاہ عرفانی (۷۱۷ھ) ہے۔

ذکر مبارک حضرت عاشق صادق عارف حق ریوگری رح

آپ یعنے حضرت عارف صاحب علیہ الرحمۃ بھی علوم ظاہری و باطنی و زہد و تقوی و اتباع شریعت میں کامل تھے۔ آپنے خرقہ خلافت حضرت عبدالخالق غجدوانی سے حاصل کیا اور تمام عمر اپنے پیر کی خدمت شریف میں رہے۔ بعد از انتقال اونکے سجادہ نشین و خلیفہ کامل بنگئے اور

Marfat.com

آپ کی وفات یکم شوال ۷۱۵ھ ہے۔ عمر شریف آپکی بہت دراز تھی۔ چنانچہ انکے پیر مرشد حضرت عبدالخالق غجدوانی کی وفات ۵۷۵ھ ہے۔ اور انکی خود وفات ۷۱۵ھ ہے۔ مدفن انکا موضع ریوگر ہے جو کہ مواضع بخارا سے ہے اور وہاں سے غجدوان ایک کوس پر ہے۔ آپکا مادہ تاریخ وفات **درویش صادق** (۷۱۵ھ) ہے۔

ذکر مبارک حضرت ہادی برحق خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ ۲۵

فائدہ۔ آپ خلیفہ اعظم ہیں خواجہ یوسف ہمدانیؒ کے اور سر دفتر حلقہ خواجگان نقشبندیہ عالیہ ہیں۔ جائے پیدائش آپکی شہر غجدوان بفاصلہ چھ فرسنگ بخارا شریف سے ہے۔ آپکے پدر بزرگوار کا نام عبدالجلیل ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو خضر علیہ السلام نے قبل از تولد آپ کے صالحیت کی بشارت دیکر فرمایا تھا کہ اُسکا نام عبدالخالق رکھنا۔ آپنے شیخ صدرالدین صاحب قاضی بخارا سے تعلیم پائی ہے اور اجازت ذکر خفی و ذکر نفی و اثبات خضر علیہ السلام سے پائی۔ آپ روز ایک نماز خانہ کعبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ زہد و تقوی میں بے مثل اور علم و حلم اور اتباع سنت میں یکتا تھے۔ آپکے چند اصطلاحات ہیں جس پر طریقہ نقشبندیہ کی بنا ہے۔ وہ اصطلاحات یہ ہیں۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ یاد کرد۔ نگہداشت۔ خواطر خلق باخلق۔ وقوف زمانی۔ وقوف عددی۔ وقوف قلبی۔ انکی تفصیل و تشریح رسالہ قول الجمیل میں شاہ ولی اللہ صاحب محدث نے تحریر فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت صاحب کا ایک وصیت نامہ بھی ہے جو کہ آپنے اپنے فرزند ارجمند کے واسطے ارشاد فرمایا ہے اور وہ وصیت نامہ ہر ایک اہل طریقہ خصوصاً نقشبندی طریق والوں کے واسطے از حد مفید و نافع ہے اور لازم ہے کہ حضرت صوفیہ حال اس وصیت کو اپنا آئینہ عمل قرار دیں۔ وصیت نامہ یہ ہے:-

Marfat.com

اے فرزند ترا وصیت میکنم بعلم و ادب و تقوی و اتباع اہل سنت و جماعت و گذاردن نماز با جماعت و تعلیم فقہ و حدیث و پرہیز از صوفیائے جہال و عدم شہرت خود۔ تا آنکہ امام و موذن نباشی و حاکم و قاضی شہر نباشی و بر قبالہا نام خود ننویسی۔ با ملوک صحبت نداری و خانقاہ بنا نکنی۔ و خود را شیخ نگویانی و سماع بسیار نشنوی۔ کم گوئی۔ کم خوری۔ کم خسپی و از عام خلق بگریز و با مردان و زنان صحبت مدار و بطلب دنیا مصروف نشوی۔ گریہ بسیار کن و کم بخندی و از خندہ قہقہہ احتراز کنی۔ ہیچ مخلوق را از خود کمتر ندانی۔ و خود را بہتر ندانی۔ و ظاہر خود را میارائی۔ و ناتوانی در خدمت خلق سعی کنی۔ از جان و مال دریغ نداری و مشائخان را از جان عزیز داری۔ و بر افعال ایشان انکار نہ کنی۔ و دل را مدام اندوہگین داری۔ و باید کہ بدن تو لاغر و چشم تو گریان و عمل تو خالص و دعائے تو بتضرع و جامہ تو کہنہ و رفیق تو درویش و مایہ تو عبادت و خانہ تو مسجد و قلب تو ذاکر و زبان تو شاکر و مونس تو ذکر یار و فکر باشد و بر طریق خواجگان قائم باشی (از رشحات)۔

اور ولادت جناب کی بخارا شریف میں ہوئی اور وفات شریف شہر غجدوان میں جو کہ ایک موضع ہے توابع بخارا سے۔ وفات آپکی ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ ہے۔ اور مادہ تاریخ آپکا آفتاب کامل (۵۷۵ھ) ہے۔

۲۶ ذکر مبارک حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

فائدہ۔ نام پاک آپکا خواجہ یوسف اور آپکے والد بزرگوار کا نام محمد ایوب ہے اور آپ کی کنیت بعض تو ابو یوسف کہتے ہیں اور اصل میں ابو یعقوب ہے۔ وطن اصلی آپ کا

ہمدان ہے ۔نسبت ارادت آپ کی حضرت شیخ ابو علی فارمدی کیطرف ہے ۔ اور شیخ ابو اسحاق شیرازی سے بھی استفاضہ کیا ۔ بعمر ۱۸ سال ہمدان سے نکلکر بغداد میں مولانا ابی اسحاق سے علوم ظاہری حاصل کئے ۔ مذہب آپکا حنفی تھا ۔ پھر اصفہان میں بعد از تحصیل علوم شیخ عبداللہ جوینی سے خرقہ خلافت لیا اور شیخ حسن صاحب سے بھی ایک خرقہ تبرکاً حاصل کیا ۔ بعدہٗ شیخ ابو علی فارمدی کیخدمت میں فقر و سلوک تمام کیا ۔ آپکے چار خلیفے کامل و مکمل رہے تھے ۔ اول خواجہ عبدالخالق غجدوانی ۔ دوم خواجہ احمد یسوی ۔ سوم خواجہ حسن انداقی ۔ چہارم عبداللہ برقی ۔ ولادت آپکی ۴۴۰ھ میں اور وفات ۷ ؍ رجب ۵۳۶ھ ہے عمر شریف آپکی ۹۵ برس ہے اول تو آپ متصل ہرات مدفون ہوئے تھے ۔ بعد ازاں شیخ ابن النجار نے جو کہ آپکے خاص مریدوں میں سے تھا آپ کی نعش مبارک کو شہر مرو میں لیجا کر دفن کیا ۔ وہاں ہی آپکا مزار مقدس ہے آپکی کئی تصانیف ہیں (۱) زینت الحیات (۲) منازل السالکین (۳) منازل السائرین ۔ مادہ تاریخ ولادت مقبول ربانی (۴۴۰ھ) ہے اور مادۂ تاریخ وفات یوسف فقر (۵۳۶ھ) ہے ایک شخص نے آپسے وعظ میں بے ادب ہو کر مسئلہ پوچھا ۔ آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ ۔ شاید تم مرتے وقت مسلمان نہ ہوگے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ روم کے پاس سفیر ہو کر گیا تھا وہاں جاکر عیسائی ہوا اور مر گیا ۔ سچ کہا ہے مولانا روم نے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔۔۔ میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

۲۷ ذکر مبارک حضرت ابو علی فضیل بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

فائدہ ۔ درد اصل میں شفقت و محبت کو کہتے ہیں ۔ یہی مقصد ہے اس دعا مبارک کا جو خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ

Marfat.com

اسیواسطے مسئلہ متفق علیہ ہے کہ اولیاء اللہ کی محبت اصل ایمان ہے جسکو محبت نہیں وہ جھوٹا مسلمان ہے۔ اور جسکی محبت کا دعویٰ ہو اسکے اتباع کے بغیر اور اسکی رضا کے بغیر کوئی کام نہ کرنا چاہئے کیونکہ دوست وہی ہے جو دوست کا تابع ہو نہ مخالف۔ لَوْ کَانَ صَادِقًا فِی الْحُبِّ لَاَطَاعَہٗ اور اولیا کی محبت عین محبت حق ہے۔

نام پاک آپکا فضیل بن محمد ہے اور کنیت ابو علی۔ آپ ریاضت و مجاہدہ میں بے نظیر تھے۔ آپنے دو بزرگوں سے فیض پایا۔ ایک تو ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ سے۔ دوسرا حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی سے۔ اسیواسطے بعض شجروں میں بعد از ابوالحسن حضرت ابوالقاسم کا نام بھی درج ہے۔ آپنے ظاہری علوم حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے۔ اور آپ اپنے وقت میں شیخ الشیوخ خراسان تصور کئے جاتے تھے۔ آپسے ہزارہا لوگوں کو فیض پہونچا اور صدہا لوگ ولی بنگئے۔ آپ بھی باشندہ ایک موضع فارمد کے ہیں جو کہ مضافات طوس میں ہے۔ ولادت آپکی ۴۳۴ھ میں اور وفات آپکی ۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ میں ہے اور عمر شریف ۴۳ سال۔ مزار مبارک آپکا طوس میں ہے۔ مادۂ تاریخ وفات عزت ۴۷۷ھ ہے۔

ذکر مبارک حضرت ابوالحسن علی بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

۲.۶

فائدہ۔ نسبت آپکی روحانی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے اور تربیت سلوک بھی آپ ہی سے ہوئی۔ آپ بحر توحید کے غواص اور میدان معرفت کے مرد اوتاد کے امام تھے۔ آپنے آخری وصیت یہ فرمائی کہ میری قبر سے گز نیچے کی جاوے کیونکہ میرے پیر و مرشد یعنے بایزید علیہ الرحمۃ کی زمین بسطام بلند ہے اس میری زمین سے اور یہ ترک ادب ہے کہ پیر کی قبر نیچے اور مرید کی قبر بلند۔ اور فرمایا کہ اہل ذکر کو اہل دنیا کی صحبت بہت کم چاہئے

کیونکہ وہ خدا کو چھوڑ کر دنیا دنیا کرتے ہیں اور یہ خدا خدا کرتے ہیں۔ نام پاک آپکا علی بن جعفر ہے
وطن اصلی موضع خرقان مضافات قزوین ہے۔ وفات آپکی شب سہ شنبہ یوم عاشورہ ۴۲۵ھ
ہے۔ مرقد پاک موضع خرقان میں۔ مادہ تاریخ وفات نشاۃ احسن (۴۲۵ھ) ہے۔

نقل ہے کہ آپ زمین کھودنے لگے پہلے چاندی نکلی پھر سونا پھر جواہرات۔ آپ نے پھینکدیا اور فرمایا کہ میں تو خدا چاہتا ہوں یہ کیا چیز ہے۔

نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی کو سومنات کی لڑائی میں نہایت مشکلات پیش آئیں آپنے اوسکو اپنا پیراہن دیا ہوا تھا۔ اوس نے خدا کی درگاہ میں وہ پیراہن وسیلہ لیکر دعا کی۔ خدا نے اُسیوقت فتح دی۔ حضرت خواب میں آئے اور فرمایا کہ اے محمود تم نے تو میری پیراہن کی کچھ قدر نہ کی۔ اگر دعا کرتا کہ وہ سب مسلمان ہو جائیں تو سب اسلام قبول کر لیتے۔

۲۹ ذکر مبارک حضرت سلطان العارفین طیفور بن عیسیٰ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

فائدہ۔ آپکے مدارج علیا و مراتب علی کا ذکر مفصل تذکرۃ الاولیا میں مرقوم ہے۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ اور اپنے وقت میں مرجع ابدال و اوتاد تھے اور مشائخین سالکین میں خلیفہ اعظم مسلم تھے۔ آپ جذب و سلوک میں بے نظیر تھے۔ صرف نظر کرنے سے ہی طالب کا سلوک تمام ہو جاتا تھا۔ ایکدفعہ آپ پر جذب غالب ہوا۔ تو فرمایا سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ وسکے بارہ میں مریدوں نے کہا کہ آپنے ایسا ایسا فرمایا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اگر پھر کبھی ایسا واقع ہو تو مجھکو تلوار سے مار ڈالنا۔ جب دوبارہ بھی موقعہ آیا تو مریدوں نے تلواریں ماریں مگر آپکے بدن پر کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ ایکدفعہ ایک ولی اللہ ابوتراب نخشبی علیہ الرحمۃ نے اپنے ایک خاص مرید صاحب کمال کو فرمایا کہ تجھکو چاہئے کہ بایزید کی زیارت سے مشرف ہو۔ اوس نے

Marfat.com

کہاکہ جو شخص بایزید کے خدا کو ہر روز سو بار دیکھے اوسکو بایزید کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت نخشبی نے فرمایا کہ خدا کو تو اپنی حیثیت یا لیاقت سے دیکھتا ہے بایزید کو اوسکی ہمت و جلالت سے دیکھیگا۔ آخرش ایک دن یہ دونوں بزرگ چلتے چلتے بسطام میں پہونچے وہاں پہ دریافت کیا بایزید کہاں ہیں۔ کسی نے کہا باہر تشریف لیگئے ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھا کہ حضرت بایزید اپنے ہاتھ میں تھیلیا اٹھائے ہوئے آتے ہیں۔ جونہی اوس مرید پر نظر پڑی تو وہ بیہوش ہوکر گر پڑا۔ گویا حالت مرگ تھی۔ حضرت نخشبی نے عرض کی کہ حضرت آپنے تو اس مرید کو مار ہی دیا تھا آپنے جواب دیا کہ ابھی اسپر مصر کی عورتوں کی طرح جمال یوسفی کے انوار نہیں پڑے تھے۔ اب وہ پردے ٹوٹ گئے۔ لہٰذا یہ کیفیت ظاہر ہوئی۔ اسیواسطے حضرت جنید علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ بایزید ہمارے درمیان ایسا ہے جیسا جبرئیل جملہ ملائکہ میں۔ لقب آپکا **سلطان العارفین** اور نام آپکا طیفور بن عیسےٰ بن آدم بن سروشان ہے جائے سکونت شہر بسطام اور جد امجد آپکے قوم گبر سے تھے۔ پھر مشرف باسلام ہوئے۔ صاحب رشحات لکھتے ہیں کہ یہ حضرت اویسی تھے۔ امام جعفر صادق سے روحانی فیض پایا۔ ایک سو تیرہ بزرگوں سے خدمت کر کے فیض لیتے رہے۔ آپسے کسی نے پوچھا کہ معاملہ سلوک میں انسان کو کیا چاہئے۔ آپنے فرمایا کہ ولایت مادرزاد۔ پھر پوچھا کہ اگر یہ نہ ہو تو فرمایا کہ آنکھ دیکھنے والی۔ پھر پوچھا کہ اگر یہ بھی نہ ہو۔ فرمایا کہ کان سننے والے۔ پھر پوچھا کہ اگر یہ بھی نہ ہو تو فرمایا کہ مرگ مفاجات (موت ناگہانی) اور نیز آپکا ارشاد ہے کہ بزرگوں کی صحبت و مجلس اعمال صالحہ سے بہتر ہے اور بدوں کی صحبت گناہ کرنے سے بدتر ہے۔ ولادت آپکی ۱۳۶ھ میں ہے اور وفات آپکی ۲۶۹ھ ۱۵ شعبان روز جمعہ ہے۔ عمر شریف آپکی ۱۳۳ سال ہے۔ مرقد مبارک شہر بسطام۔ مادہ تاریخ وفات نور احل (۲۶۹ھ) ہے

Marfat.com

۳۰ ذکر مبارک حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

فائدہ ۔ عاشق صادق عارف حق امام جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم آپ مشائخین میں مقتدا ہیں اور عارفین کاملین میں پیشوا تھے۔ آپکی کنیت ابو عبداللہ اور ابو اسماعیل اور لقب آپکا صادق ہے فیض باطنی آپ کو دو طرف سے حاصل ہے۔ ایک تو امام محمد باقر بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم سے۔ دوم امام قاسم بن محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہم سے۔ ولادت آپکی ۸۳ھ ۱۷ ربیع الاول بروز دوشنبہ ہے۔ وفات آپکی ۱۵ ماہ رجب بروز دوشنبہ ۱۴۸ھ ہے۔ عمر شریف آپکی ۶۵ برس اور کچھ ماہ ہیں۔ مرقد مبارک آپکا مدینہ منورہ جنت البقیع میں ہے۔ اور مادۂ تاریخ حق طلب (۱۴۸ھ) ہے۔

۳۱ ذکر مبارک حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ

فائدہ ۔ حدیث میں آیا ہے اِذَا سَئَلْتُمْ فَاسْئَلُوا اللّٰہَ الْفِرْدَوْسَ یعنے خدا سے ہمیشہ جنت فردوس مانگا کرو۔ فیض باطنی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوا۔ آپ کبار تابعین اور فقہا سبعہ مدینہ سے ہیں جملہ علم شریعت و طریقت میں بے نظیر ہیں۔ وفات شریف آپکی ۲۴ جمادی الثانی ۱۰۱ھ ہے عمر شریف بقول اہل تحقیق ۷۰ سال ہے اور مزار شریف مدینہ طیبہ میں۔ مادۂ تاریخ حق (۱۰۱ھ) ہے۔

۳۲ ذکر مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

فائدہ ۔ آپکا اسم شریف سلمان اور کنیت ابو عبداللہ اور اصل وطن آبائی صفہان ہے

Marfat.com

آپ شاہزادۂ فارس ہیں۔ اپنے باپ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سنکر یدتوں سفر کرتے کرتے مدینہ منورہ پہونچے اور اسلام قبول کیا۔ آپ کی زبان فارسی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن سلمان کے منہ میں ڈالدیا تو آپ کی زبان عربی ہوگئی یعنے عربی سمجھنے لگ گئے۔ حضور علیہ السلام کے ساتھ نہایت خلوص ومحبت تھا۔ یہانتک فرمایا حضور علیہ السلام نے سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ۔ مَنْ اَحَبَّ السَّلْمَانَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ یعنے سلمان رضی اللہ عنہ ہمارے اہلبیت سے ہے جو شخص اُسکو دوست رکھے اُس نے مجھے دوست رکھا۔ اکمال میں ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسے علیہ السلام کے وصی زریت بن برثملا کی ملاقات کی ہے حضرات القدس میں ہے کہ ۳۵۰ برس آپ کی عمر تھی شہر مدائن میں انتقال فرمایا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی رات کو مدائن جاکر خود سلمان کو غسل دیا۔ بقول صحیح ۱۰ ماہ رجب ۳۶ھ یا ۳۳ھ میں انتقال کیا۔ مقبرہ آپکا شہر مدائن۔ عمر آپکی بقول صحیح ۲۵۰ رہی ہے مادہ تاریخ پاکباز (۳۳ھ) ہے فیض باطنی سلمانؓ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملا۔

ذکر مبارک حضرت رفیق سرور امامنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۳۳

فائدہ۔ یہ شجرہ طیبہ نقشبندیہ خلیفہ اول وزیر اعلیٰ امام الصادقین رفیق سرور حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہے۔ آپکو جو مراتب ومدارج خدا نے عنایت فرمائے ہیں وہ ... کو بہت ہی کم عطا ہوئے ہیں چنانچہ ایک تو آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ... آپ کی بیٹی حضرت صدیقہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا آنکو حضرت نبی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں ... آپ خلیفہ اول ہیں۔ علاوہ ازیں صدہا آیات واحادیث آپکی فضیلت پر دال ہیں۔ چنانچہ فرمایا آپنے

Marfat.com

حدیث۔ ابوبکر منی وانا منہ وابوبکر اخی فی الدنیا والاٰخرۃ۔ یعنے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور میں روحانی طور سے واحد ہیں اور ابوبکر میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں۔

حدیث۔ انک یا ابابکر اول من یدخل الجنۃ من امتی (عن ابی ھریرۃ) یعنے پہلا وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ ابوبکرؓ ہے میری امت سے۔

حدیث۔ ما صحب النبیین والمرسلین اجمعین ولا صاحب لیس افضل من ابوبکرؓ یعنے تمام انبیا اور مرسلین کے اصحاب اور حضور علیہ السلام کے کل اصحاب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی نہیں۔

حدیث۔ ان اللہ یکرہ فوق سمائہ ان یخطأ ابوبکر الصدیق فی الارض۔ یعنے خدا کو پسند نہیں کہ صدیق اکبر سے کوئی خطا ہو۔

حدیث۔ عرج بی الی السماء فما مررت بسماء الا وجدت فیھا اسمی مکتوبا محمد رسول اللہ وابوبکر الصدیق خلفی۔ یعنے آسمان پر جب مجھے بلایا گیا تو ہر ایک آسمان پر لکھا تھا کہ ایک محمد رسول اللہ اور ایک ابوبکر الصدیق۔

حدیث۔ ان ابابکر خیر من طلعت علیہ الشمس ولا غربت علی احد یعنے تحقیق ابوبکرؓ کل جہان سے افضل ہے۔

حدیث۔ حب ابی بکر وشکرہ واجب امتی۔ یعنے حضرت ابوبکر صدیق کی محبت اور شکریہ ہر ایک مسلمان پر واجب ہے۔

حدیث۔ ما طلعت شمس ولا غربت علی احد بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر۔ یعنے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ افضل ہے تمام مخلوقات سے بعد الانبیاء والمرسلین کے۔

حدیث۔ یا علی سألت اللہ ان یقدمک ثلاثا فابی علی الا ان یقدم ابابکر

یعنے خدا سے میں نے سوال کیا کہ خدا علی کو تینوں پر افضلیت بخشنے مگر خدا نے انکار کیا اور صدیق اکبر کو ہی خدا نے مقدم وافضل کر دیا (کنز العمال جلد ۶۔ مناقب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

حدیث۔ لو وزن ایمان ابی بکر مع ایمان جمیع امتی لرجح ۔ یعنے اگر حضرت ابو بکر کا ایمان تمام امت محمدیہ کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ابو بکر ہی کا ایمان غالب ہوگا شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث لکھی ہے ان اللہ تعالیٰ ثلثمائۃ وستین خلقا من لقیہ بخلق منھا مع التوحید دخل الجنۃ قال ابو بکر ھل فیّ منھا قال کلھا فیک یا ابا بکر واحبھا السخاء الی اللہ ۔ یعنے خدا کے اخلاق عظیمہ تین سو ساٹھ ہیں جس مومن میں ایک خلق اُن اخلاق میں سے ہوگا وہ داخل جنت ہوگا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی کہ کیا مجھ میں بھی کوئی خلق ان اخلاق میں سے موجود ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابو بکر تجھ میں تو سب اخلاق اللہ ہیں واخرج ابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق وابن عساکر من طریق صدقۃ بن میمون القرشی عن شعبان بن دینار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر ثلث مائۃ وستون خصلۃ اذا اراد اللہ لعبد خیرا جعل فیہ خصلتہ منھا یدخل الجنۃ بھا قال ابو بکر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افیّ منھا شیٔ قال نعم جمعا من کل ۔ واخرج ابن عساکر من طریق اخری عن صدقۃ القرشی عن رجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر ثلثمائۃ وستون خصلۃ الحدیث ۔ یعنے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک اور بہتر تین سو ساٹھ (۳۶۰) خصلتیں ہیں جس وقت اللہ کسی شخص کے ساتھ بہتری کا ارادہ کرتا ہے یعنے اسکو بہتر بنانا چاہتا ہے تو ان تین سو ساٹھ خصلتوں میں سے ایک خصلت اس بندہ میں پیدا کر ڈالتا ہے۔ پس اس خصلت کے سبب اسکو داخل جنت کر دیتا ہے ۔ حضرت صدیق اکبر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا مجھ میں بھی

Marfat.com

کوئی خصلت ہے یا نہیں تو فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجھ میں تو سب خصائل نیک موجود ہیں۔ حضرت شیخ مخدوم شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نے اپنے عوارف شریف میں یہ حدیث لکھی ہے ماصبّ اللہ فی صدری شیئًا الا وقد صببتُ فی صدر ابی بکرؓ یعنے جو فیض و نور خدا نے میرے سینہ میں ڈالدیا ہے یعنے حضرت ابوبکرؓ کے سینہ میں ڈالدیا ہے ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کو باب الصلوٰۃ پر سے پکارینگے اسطرف آؤ۔ غازی کو باب الجہاد پر سے پکارینگے ادہر آؤ۔ زکوٰۃ خیرات والے کو باب الصدقہ پر سے آواز دینگے روزہ دار کو باب الصیام پر سے بلاوینگے۔ غرضکہ ہر ایک نیکی کا دروازہ جداجدا ہوگا تو اسپر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کوئی ایسا شخص بھی ہے جسکو سب دروازوں سے آواز دینگے کہ ادہر آؤ ادہر آؤ۔ تو فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نعم وارجوان تکون منھم یا ابا بکرؓ (رواہ البخاری) یعنے ہاں ایسے بھی لوگ ہونگے اور میں امید کرتا ہوں کہ تو اُن میں سے ہوگا اے ابوبکرؓ۔ ایک حدیث میں یوں ہے لاینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یؤمھم غیرہٗ (رواہ الترمذی) یعنے کسی قوم کو یہ حق نہیں کہ ابوبکر کی موجودگی میں کسی اور شخص کو امام بنادے سوائے ابوبکرؓ کے۔ بلکہ آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی موجودگی میں بھی شرف امامت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ملا ہے نہ کسی غیر کو یعنے جسوقت حضور علیہ السلام سخت علیل ہوئے اور امامت میں قیام کی طاقت نہ تھی تو لوگوں کو فرمایا۔ مروا ابا بکر فلیصل بالناس (رواہ الترمذی) یعنے ابوبکر کو کہو میری جگہ جماعت کرائے پس ثابت ہوا کہ آپ جمیع صحابہ کرام میں سے افضل واکمل و اعلیٰ ہیں۔ لہذا آپکا طریقہ بھی افضل الطرق واقرب الی اللہ ہے خدا سب کو یہی طریقہ نصیب کرے۔ آمین۔

وفات شریف آپکی شب سہ شنبہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری مقدس ہے۔ اور مزار شریف آپکا مدینہ منورہ۔ عمر شریف آپکی ۶۳ سال۔ مادہ تاریخ وفات اجل (۱۳ھ) ہے۔

ذکر مبارک حضرت رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سرور کائنات خلاصۂ موجودات محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ رسول رب الانام علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام

فائدہ۔ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کا توریت میں **محمد** نام اور انجیل میں **احمد** ہے۔ اور زمین پر آپ محمدؐ کے نام سے مشہور اور آسمانوں میں احمد کے نام سے معروف ہیں۔ کنیت مبارک جناب کی ابو القاسم ہے۔ تمام انبیاء کرام کے آپ سردار و امام ہیں۔ خدا نے آپکو اپنا حبیب بنایا۔ اسمیں ایک عمدہ رمز یا اشارہ ہے۔ وہ یہ کہ محب اپنے محبوب کی رضا و خوشنودی کو بہر حال بہتر و مقدم سمجھتا ہے۔ اور محبوب کو اپنے محب کے کل اشیاء پر تصرف و اختیار ہوتا ہے مگر مودۃً و محبتہً نہ جبراً و قہراً۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی حضرت کلیم اللہ کے نام سے کوئی خلیل اللہ کے لقب سے کوئی صاحب روح اللہ کے عرف سے مشہور ہوئے۔ لیکن **حبیب اللہ** کا لقب سوائے ہمارے حضور پرُنور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے اور کسیکو نہ ملا۔ یہی وجہ ہے کہ کل موجودات مخلوقات حضرت ہی کے نور سے پیدا ہوئی چنانچہ اسکی بحث رسالہ ھدیہ خیریہ میں ہم نے درج کی ہے۔ آپ تمام مخلوقات میں اکرم و اشرف واحسن ہیں۔ پہلے سب سے آپ ہی قبر سے تشریف لاوینگے اور آپ ہی شفاعت فرماوینگے۔ اور آپ ہی دروازہ جنت کا کھلوا دینگے اور ہر ایک خلق حسن وصف جمیلہ سے آپ ہی موصوف ہیں آپ ابتدا ہی سے عرب میں **امین** کے لقب اور **صادق** کی صفت سے ضرب المثل تھے۔ آپ [illegible] پہل کوہ حرا کی غار میں مشغول بحق رہتے تھے۔ بعد از چالیس برس آپ کو [illegible] اور نبوت بھی ایسی کہ آپ کی نبوت کے بعد کسی قسم کی نہ نبوت رہی نہ کسی قسم کا نبی و رسول ہوگا۔ اگر کسیکو آپکے بعد دعویٰ نبوت ہے تو وہ دجال کا خلیفہ ہے۔ آپ ہی کا دین قیامت تک رہیگا۔

Marfat.com

آپ ہی کے دین کی نیابت وخدمت کے لئے حضرت عیسٰےؑ ابن مریم علیہ السلام جیسے مقدس بزرگ آدینگے۔ آپ ہی کے دین میں جہاد دینی سب عبادتوں سے افضل واعلیٰ عبادت ہے۔ آپ ہی کی اولاد امجاد قیامت تک رہیگی۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام آپ ہی کی اولاد سے ہونگے۔ بموجب اقوال کثیرہ معتبرہ آپ ہی کو خدا نے بجسدہ العنصری آسمانوں کی سیر کرائی۔ بموجب ارشادات اہل علم آپکو ۲۷ یا ۲۵ معراج ہوئے جنمیں سے ایک تو ۲۷ رات ماہ رجب کو آپ اسی جسم اقدس واطہر کے ساتھ آسمان پر تشریف لیگئے۔ اور باقی معراج روحانی ہوئے۔ معجزات آپ سے جو وقوع میں آئے انکی گنتی نو ہزاروں سے بڑھکر ہے مگر مختصر طور پر کتاب **کلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین** میں درج ہیں۔ غرضکہ شجرۂ طیبہ آپ سے شروع ہے۔ عمر شریف آپکی ۶۳ سال اور وفات شریف ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ میں ہوئی۔ روضۂ مطہر مدینہ منورہ میں دیکھو۔ مادۂ تاریخ **ھو** ۱۱ھ ہے۔

ذکر اللہ جل شانہٗ

واضح رہے کہ جسقدر انوار وبرکات لوگوں کو حاصل ہیں یا آیندہ حاصل ہونگے اُن سب کا منبع ذات واحد مطلق ہے اور جس وجود موجود کو فیض ولایت ملتا ہے اُسی وجود اقدس سے ملتا ہے۔ کوئی ذی روح بلا فیض فیاض حقیقی عارف بن ہی نہیں سکتا لہذا ہر ایک انسان عقلمند پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے جامع جمیع صفات کمالیہ ذاتیہ ازلیہ ہے مکان وزمان وجہت واستقرار بر عرش سے منزہ اور امکان واتصاف کذب وجہل وخلاف وعدہ سے مبرا ہے۔ اور حلول واتحاد سے مقدس۔ اور نافع وضار ومؤثر حقیقی صرف وہی ہے حی وقدیر وعلیم ومرید ومکون وسمیع وبصیر ومتکلم ہے اُسکے ذاتیہ صفات کی حد نہیں اُسکی ذات جیسی کسیکی ذات نہیں۔ ضد وند وکفو سے پاک ہے۔ قائم بالذات ہے اور حقیقی غیب دان

Marfat.com

وہی ہے اور جملہ نقائص وعیوب سے منزہ ہے۔ پس بعد اس عقیدہ کے ہر ایک ایماندار پر اُسکا ذکر کرنا فرض ہے۔ ذکر خفی ہو یا جلی قلبی ہو یا لسانی ہر ایک ذکر مامور ہے اسجگہ ہم صرف چند حدیثیں نقل کرتے ہیں جو ذکر کے متعلق ہیں۔

پس زہے نصیب اُسکے جو رات دن ذکر الٰہی میں مشغول و مصروف ہے اور کم از کم اگر خود انسان کچھ غافل ہو تو ذاکر کی خدمت میں ہی حاضر رہتا ہے تاکہ بقول حضرت مولنا وہ بھی شامل جماعت حق ہوجائے۔

یک زمانے صحبتِ با اولیا　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اور ایمانداروں کو خدا نے فرمایا ہے اُذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيرًا[1] یعنے بہت ذکر کرو خدا کا۔ اور منافقوں کے حق میں فرمایا لَا يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا قَلِيلًا یعنے منافق خدا کو تھوڑا ہی یاد کرتے ہیں۔ اب انصاف کا مقام ہے کہ ذکر قلیل تو منافقوں کی صفت بیان کیگئی ہے۔ پھر جو شخص بالکل ہی غافل ہو اُسکا کیا حال ہے۔ نعوذ باللہ من القسوۃ والغفلۃ۔ ذکر دو قسم پر ہے ایک تو ذکر موقوف و محدود و معدود جیساکہ نماز و درود و روزہ و حج وغیرہ۔ دوسرا دائمی غیر محدود و غیر معدود۔ یہ قسم افضل و اعلیٰ ہے۔ اسی ذکر کے باعث انسان فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے یہ ذکر حضرات صوفیہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے ذریعے سے حاصل ہوتا ہے۔ جبتک انسان پیر مرشد کسیکو نہ بنائے تب تک کچھ لذت لطف نہیں آتا۔ بلکہ بے پیر کی عبادت طعام بے نمک ہے اسکی لذت اسیکو معلوم ہے جو کہ ذاکر ہے اور کو کیا معلوم۔ **شعر**

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی　　کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

اب صرف وہ احادیث نقل کیجاتی ہیں جو ذکر کی تائید۔ تاکید اور فضلیت میں [illegible] ہیں۔

(۱) **حدیث قدسی**۔ قال اللہ انا مع عبدی اذا ذکرنی وفی روایۃ انا جلیس من ذکرنی رواہ ابوہریرۃ وغیرہ۔ یعنے میں اپنے ذاکر بندہ کے پاس ہمنشین ہوں جب میرا ذکر کرتا ہے

[1] اسکی تفصیل درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۵ تفسیر روح البیان جلد ۳ صفحہ ۵۷۹ و تفسیر معالم وغیرہ میں خوب مرقوم ہے۔

Marfat.com

۲ - اُذْكُرُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَقُولُوا مَجْنُونٌ ۔ے يقال للذاكر هذا مجنون - ہذا حديث حسن اخرج احمد بن یونس - یعنے اسقدر ذکر کیا کرو کہ لوگ تمکو پاگل کہا کریں مراد کثرت سے ہے۔ شعر۔

تو درو گم شو وصال این ست و بس ۔ تو مباش اصلا کمال این است و بس

۳ - اُذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَّشَجَرٍ متفق علیہ - یعنے خدا کا ذکر ہر ایک پتھر اور درخت کے پاس کیا کرو - مراد یہ ہے کہ ہر وقت ذکر خدا کرو خواہ سبزی ہو خواہ خشکی وغیرہ -

۴ - لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي - رواہ الترمذی - یعنے خدا کے ذکر کے سوا زیادہ بیہودہ باتیں نہ کیا کرو کیونکہ زیادہ بک بک کرنیوالے کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جسکا دل سخت ہو وہ خدا سے بہت ہی دور رہ جاتا ہے - یعنے خدا کی رحمت وبرکت ونورانیت سے دور رہتا ہے -

۵ - مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ متفق علیہ - یعنے ذاکر اور غافل کی مثال مردہ وزندہ کی مثال ہے - یعنے زندہ وہی سمجھو جو ذاکر حق ہو اور جو غافل ہو وہ مردہ ہے

۶ - **حدیث قدسی** - اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْ مَلَائِهٖ وفی روایۃ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ فَلْيَظُنَّ بِيْ مَا شَاءَ وفی روایۃ اِنْ ظَنَّ بِيْ خَيْرًا فَلَهٗ وَاِنْ ظَنَّ بِيْ شَرًّا فَلَهٗ رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم و ابو نعیم وغیرہ - یعنے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے یقین اور گمان کے پاس ہوتا ہوں جسطرح میرے ساتھ عقیدہ اور یقین رکھیگا اسیطرح اسکے واسطے نتیجہ ہوگا - پس جو چاہے یقین رکھے بد اعتقاد ہوگا تو اسکے واسطے بد ہوگا نیک یقین رکھیگا تو نیک ہوگا - اگر میرا ذکر مخفی کریگا تو میں بھی اسکو مخفی یاد کرونگا اگر مجلس میں میرا ذکر کریگا تو میں بھی ایسی مجلس میں اسکو یاد کروں گا کہ وہ بہتر مجلس ہے - یعنے ارواح انبیاء واولیاء میں اسکا ذکر خدا کرتا ہے -

Marfat.com

۷۔ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَدَّ هَا هُدِمَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ مِّنَ الذُّنُوْبِ وَمَدُّ صَوْتِهٖ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ دَارَ الْجَلَالِ وَيَرْزُقُهُ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِهٖ رواہ مسلم۔ یعنی جو شخص باآواز بلند کلمہ لآ اِلٰہ الا اللہ الخ پڑھے اسکے چار ہزار گناہ معاف ہونگے اور دیدار خدا ہوگا۔ اور جنت خاص میں جگہ ملیگی مگر خالص دل و محبت سے شرط ہے۔ ۸۔ اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ ابْنُ الْاَكْوَعِ اِنْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ مُرَائِيًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا وَلٰكِنَّهٗ اَوَّاهٌ وفی روایۃ عن جابر ابن عبد اللہ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالذِّكْرِ فَقَالَ لَوْ اَنَّ هٰذَا خَفَضَ مِنْ صَوْتِهٖ بِالذِّكْرِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ اَوَّاهٌ وفی درر المعانی اَلْاَوَّاهُ الَّذِيْ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ یعنی ایک شخص ذکر جہر کرتا تھا ایک صحابی نے کہا کہ شاید یہ ریا کار ہے۔ کاش کے آواز اپنی آہستہ کرتا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں یہ اواہ ہے۔ یعنے اسکی عادت میں ذکر جہر داخل ہے۔ ریاکار ہرگز نہیں البتہ جس جگہ کسی نمازی کو یا خوابندہ کو یا وظائف خوان کو ضرر و نقصان پہونچے وہاں پر آہستہ افضل ہے۔ چنانچہ اس مسئلہ کی تحقیق شامی شریف جلد اول صـ۴۴۴ـ اور تفسیر اتقان صـ۱۲۵ـ اور میزان الکبرٰی امام شعرانی اور فتاوی عالمگیریہ اور احیاء العلوم صـ۵۵ـ جلد ا وغیرہ میں ملاحظہ فرماویں۔

۹۔ خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ جامع الصغیر یعنی ذکر وہ بہتر ہے جو پوشیدہ اور مخفی کیا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسپر تائید فرمائی ہے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ سیٗ۔ رکوع

۱۰۔ عَلَيْكُمْ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَاِنَّ اِبْلِيْسَ قَالَ اَهْلَكْتُ النَّاسَ بِالذُّنُوْبِ وَاَهْلَكُوْنِيْ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ تاریخ الخلفاء۔ یعنی تمپر لازم ہے کلمہ کا ذکر اور استغفار کرنا کیونکہ شیطان نے کہا ہے کہ میں لوگوں کو ہلاک و تباہ کرتا ہوں بسبب گناہ

کرانیکے اور لوگ مجھکو ہلاک و تباہ کرتے ہیں کلمہ پڑھنے اور استغفار کرنے سے۔ (۱۱) اخرج الحاکم عن شداد بن اوس قال وانا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارفعوا اصواتکم وقولوا لا الہ الا اللہ ففعلنا فقال علیہ السلام اللھم بعثتنی بھذہ الکلمۃ و وعدتنی بھا الجنۃ یعنے صحابہ کرام نے باواز بلند کلمہ پڑھا تو آپنے دعا مانگی کہ اے خدا مجھے اسی پر قیامت میں اٹھا الخ (۱۲) عن ابن مسعود قال سألت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اذا ذکرت خفیۃ یغلبنی الشیطان بالوسواس فقال علیہ السلام فاجھر بہ لان امرنی بہ بقولہ تعالی سبح اسم ربک الاعلی کذا فی تحفۃ المتکلمین التسبیح رفیع الصوت کذا فی اللباب۔ یعنے ابن مسعود نے عرض کی کہ آہستہ ذکر کرنے سے شیطان مجھے وسوسہ ڈالتا ہے آپنے فرمایا کہ باواز بلند ذکر کر کیونکہ ذکر بلند سے شیطانوں کے دماغ پھٹ جاتے ہیں اور ظلمت وغفلت دور ہوتی ہے چنانچہ یہ بیان تفسیر روح البیان جلد ۳ صفحہ ۵۷۹ اور خزائنۃ الجلالی میں مفصل مذکور ہے (۱۳) اخرج البیہقی عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من قوم یجتمعون یذکرون اللہ الا ناداہم منادٍ من السماء قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیئاتکم حسنات یعنے جو قوم جمع ہو کر ذکر خدا کرتی ہے آسمان سے ایک فرشتہ آواز کرتا ہے کہ اٹھو کھڑے ہو جاؤ تم بخشے گئے ہو اور تمہاری بدیاں بھی ثواب بنگئی ہیں چنانچہ آجکل ذکر کے حلقے وختمات کی مجلسیں بھی اسی میں داخل وشامل ہیں (۱۴) عن ثابت قال کان سلمان فی عصابۃ یذکرون اللہ فمر بھم رسول اللہ صلعم فکفوا فقال انی رأیت الرحمۃ تنزل علیکم فاحببت ان اشارککم رواہ احمد ابن حنبل فی کتاب الزہد۔ یعنے ایک جماعت ذکر کرتی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ تم پر رحمت نازل ہوتی ہے پس مجھکو پیارا معلوم ہوا کہ تمہاری

Marfat.com

شرکت اختیار کروں ذکر میں ۔ یعنے جسطرح حضرات صوفیہ مجالس حلقہ ذکر و حلقہ ختمات کرتے ہیں اسیطرح صحابہ کرام بھی کرتے تھے (۱۵) اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا مَاتَ تَنَادَتْ بِقَاعُ الْاَرْضِ عَبْدُ اللّٰہِ مَاتَ فَیَبْکِیْ عَلَیْہِ الْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰتُ فَیَقُوْلُ الرَّحْمٰنُ مَا یُبْکِیْکُمَا فَیَقُوْلَانِ رَبَّنَا لَمْ یَمْشِ فِیْ نَاحِیَۃٍ مِّنَّا قَطُّ اِلَّا وَھُوَ یَذْکُرُکَ رواہ ابن ابی الدنیا یعنے جسوقت بندہ مومن فوت ہو جاتا تو مشہور ہو جاتا ہے تمام روئے زمین میں اور زمین و آسمان اُسپر روتے ہیں۔ خداتعالیٰ پوچھتا ہے کہ تم کیوں روتے ہو وہ کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے وہ ہر وقت تیرا ذکر کرتا تھا (۱۶) اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مُرَاءُوْنَ رواہ البیہقی مرسلا مرفوعا۔ یعنے اسقدر ذکر کرو کہ منافق (لامذہب) تمکو دیکھکر کہیں کہ ریاکار ہیں دیوانے ہیں۔

(۱۷) قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ رِجَالٌ لَیْسُوْا بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُہَدَاءَ یَغْشٰی بَیَاضُ وُجُوْھِھِمْ نَظَرَ النَّاظِرِیْنَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ بِمَقْعَدِھِمْ وَقُرْبِھِمْ مِنَ اللّٰہِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ جِمَاعٌ مِّنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ یَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ رواہ الطبرانی یعنے قیامت میں یا اسوقت بھی خدا کے داہنے طرف کچھ آدمی ہیں جنکے چہرے چاند سے زیادہ روشن ہیں انبیاء اور شہداء کو انکو دیکھکر اس مرتبہ کی خواہش ہوتی ہے صحابہ نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کسکا ہے تو فرمایا آپنے وہ مختلف لوگ ہیں جو ذکر حق کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

(۱۸) مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ رَافِعًا صَوْتَہٗ کَتَبَ اللّٰہُ رِضْوَانَہُ الْاَکْبَرَ وَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَکَانَ مِمَّنْ یَنْظُرُ اِلٰی رَبِّہٖ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا یعنے ذاکرین کو خدا نبیوں کے ساتھ رکھیگا اور صبح شام دیدار خدا کرینگے اور مقام رضا مندی میں اسکا نام لکھا جاتا ہے

(۱۹) وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بُسْرٍ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ الحدیث یعنے ایک شخص نے عرض کی کہ مجھپر شرائع اسلام یعنے احکام شرعیہ غالب ہیں کوئی خاص چیز ارشاد فرمائیں اور ایسا عمل

جو خدا کو زیادہ پیارا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ مرتے تک تیری زبان خدا کے ذکر سے تر و تازہ رہے (ف) جسطرح صوفیہ کرام تعلیم فرماتے ہیں۔ (۲۰) ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَالْمُقَاتِلِ فِی الْفَارِّیْنَ رواہ الطبرانی۔ یعنے جسطرح جہاد سے بہاگنے والوں میں مجاہد اور نمازی افضل ہے ویسا ہی غافلوں میں ذاکر افضل ہے (۲۱) لَیَذْکُرَنَّ اللّٰہَ قَوْمٌ فِی الدُّنْیَا عَلَی الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ یُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ الْعُلٰی رواہ ابو یعلی۔ یعنے جو لوگ عمدہ عمدہ فرشوں اور بستروں پر ذکرِ خدا کرتے ہیں وہ خاص جنت میں جائینگے (فائدہ) یہ حدیث دنیا داروں کے حق میں ہے۔

(۲۲) اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَزَالُ اَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَهُمْ یَضْحَکُوْنَ رواہ ابن ابی شیبہ۔ یعنے جو لوگ ہر وقت ذکر کرتے ہیں وہ جنت میں ہنستے جائینگے (۲۳) مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ فَلْیُکْثِرْ ذِکْرَ اللّٰہِ رواہ الطبرانی یعنے جو شخص جنت کے باغوں کی میوہ خوری چاہے تو چاہیئے کہ ذکرِ خدا بہت کرتا رہے (۲۴) لَا یَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَّا عَلٰی سَاعَةٍ مَّرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْهَا رواہ الطبرانی یعنے جنتی لوگوں کو بھی یہ حسرت پیدا ہوگی کہ فلاں ساعت ذکر سے کیوں غافل رہے (۲۵) اَلْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ یَضَعُ الذِّکْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَیَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خِفَافًا رواہ الترمذی یعنے جو لوگ جوش خروش سے ذکر کرتے ہیں ان سے گناہوں کا بوجھ اُٹھایا جائیگا پس قیامت کو نہایت ہلکے آئینگے یہ حدیث مسلم میں اور لفظ سے بھی آئی ہے (۲۶) اِنَّ الْجَبَلَ یُنَادِی الْجَبَلَ بِاسْمِهٖ اَیْ فُلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ اَحَدٌ یَذْکُرُ اللّٰہَ فَاِذَا قَالَ نَعَمْ اِسْتَبْشَرَ الحدیث رواہ الطبرانی۔ یعنے ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لیکر پکارتا ہے کہ کیا کوئی شخص تجپر ذاکر خدا گذرا ہے پس اگر وہ کہتا ہے کہ ہاں تو یہ پہاڑ اُس پہاڑ کو خوشخبری اور مبارکبادی دیتا ہے (۲۷) مَا عَمِلَ اٰدَمِیٌّ عَمَلًا اَنْجٰی مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا اَنْ تَضْرِبَ

Marfat.com

بِسَیْفِهٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ قَالَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رواه الطبرانی۔ یعنی کوئی عمل خدا کے عذاب سے زیادہ بچانے چھڑانے والا نہیں سوا ذکر کے صحابہ نے عرض کی کہ کیا جہاد بھی نہیں زیادہ بچانیوالا۔ فرمایا آپ نے نہیں جہاد بھی نہیں مگر جو جہاد کرتا کرتا ختم ہو جائے (فائدہ) جہاد چونکہ خاص وقتی عبادت ہے اور ذکر دائمی عبادت ہے لہذا وہ جہاد جسمیں خاتمہ ہو وہ بہتر ہے (۲۸) لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِیْ حِجْرِهٖ دَرَاهِمُ یَقْسِمُهَا وَاٰخَرُ یَذْكُرُ اللّٰهَ كَانَ ذَاكِرُ اللّٰهِ اَفْضَلَ رواه الطبرانی۔ یعنی ایک شخص لاکھا روپیہ خیرات کرتا ہے دوسرا شخص ذکر میں مشغول ہے تو یہ ذاکر اس سخی سے بہت بہتر ہے (۲۹) سَیَعْلَمُ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ قِیْلَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ قَالَ اَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ رواه ابن حبان۔ یعنی قیامت کو معلوم ہوگا کہ کون ہیں اکرام و بزرگی والے۔ صحابہ نے پوچھا کون ہیں اکرام و بزرگی والے فرمایا حضور علیہ السلام نے مسجدوں میں ذکر کرنیوالے (فائدہ) اگر خوف ریا یا خوف فتنہ نہ ہو تو مسجدیں بہتر ہیں۔ ورنہ گھر میں افضل ہے (۳۰) مَا مِنْ اٰدَمِیٍّ اِلَّا لِقَلْبِهٖ بَیْتَانِ فِی اَحَدِهِمَا الْمَلَكُ وَفِی الْاٰخَرِ الشَّیْطَانُ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ (خَنَسَ) وَاِذَا لَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ وَضَعَ مِنْقَارَهٗ فِیْ قَلْبِهٖ وَوَسْوَسَ لَهٗ رواه ابن ابی شیبہ۔ یعنی ہر ایک آدمی کے اندر دل میں دو خانے ہیں ایک میں فرشتہ ہے دوسرے میں شیطان جسوقت انسان ذکر کرتا ہے تو فرشتہ اسکی مدد کرتا ہے تو وہ شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے جسوقت انسان ذکر سے غافل ہوا تو شیطان اپنی چونچ اسکے دل میں ڈالتا ہے اور وہ غفلت اور وسوسوں میں پڑ کر گناہ میں مبتلا ہوتا

(ف) شیطان کو بزرگوں نے بصورت مچھر بھی دیکھا ہے (۳۱) اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِیْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَیْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّكُمْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰی

قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ رواہ ابن ماجۃ واحمد۔ یعنے کیا نہ بتاؤں تمکو وہ عمل جو سب سے بہتر بھی ہو زیادہ پاک کرنیوالا بھی ہو اور زیادہ درجات بلند کرنیوالا بھی ہو اور سونا چاندی خیرات کرنے سے بہتر ہو اور جہاد کامل سے بہتر ہو صحابہ کرام نے عرض کی ہاں فرمایئے۔ فرمایا سب چیزوں سے بہتر ذکر اللہ ہے

(۳۲) اَلْعَبْدُ لَا یُحْرِزُ نَفْسَہٗ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہِ رواہ الترمذی والحاکم۔ یعنے انسان کبھی اپنے نفس کو شیطان سے نہیں بچا سکتا جبتک کہ ذکر اللہ میں پناہ نہ پکڑے (ف) یہ حدیث بہت طویل ہے اسجگہ صرف یہی فقرہ کافی ہے۔ باقی حصن حصین وغیرہ میں دیکھو

(۳۳) قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَاَنْ اَذْکُرَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ اِلٰی حِیْنِ تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَکُوْنَ عَلٰی مُتُوْنِ الْخَیْلِ اُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَکَذَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ[1]۔ یعنے بعد از نماز صبح طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر غروب تک ذکر کرنا زیادہ محبوب ہے جہاد فی سبیل اللہ سے حضور علیہ السلام کے نزدیک (۳۴) لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَۃً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ الحدیث رواہ ابوداؤد۔ یعنے بعد از نماز صبح تا طلوع آفتاب اور بعد از نماز عصر تا مغرب ملکر ذکر کرنا بہتر ہے اس سے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار آدمی قید سے رہائی دلا کر آزاد کیے جاویں (ف) یہ دونو وقت صوفیہ کرام کے نزدیک بہت ہی قابل قدر ہیں اکثر ذکر مراقبہ حلقہ وغیرہ انہی دو وقتوں میں کیا جاتا ہے سبحان اللہ صوفیہ کرام بھی کیسے حدیث کے پابند ہیں (۳۵) اِنَّ خِیَارَ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُرَاعُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْاَظِلَّۃَ لِذِکْرِ اللّٰہِ رواہ الحاکم۔ یعنے بہتر بندے خدا کے وہ ہیں جو چاند سورج ستارے سائے کی رعایت و حفاظت کرتے ہیں ذکر کے واسطے (ف) جسطرح حضرات صوفیہ کرام صبح و شام

[1] یہ حدیث بالفاظ دیگر تفسیر درمنثور میں بھی آئی ہے۔

Marfat.com

و نصف رات و چاشت و اشراق وغیرہ کو ذکر کے واسطے مقرر کرتے ہیں۔ (۳۶) اذا مررتم
بریاض الجنۃ فارتعوا قالوا وما ریاض الجنۃ قال حلق الذکر۔ رواہ البیہقی یعنی جب
تم جنت کے باغوں پر گذرو تو میوہ چنو یا کھاؤ۔ صحابہ نے پوچھا جنت کے باغ کیا ہیں فرمایا کہ ذکر کا حلقہ
(۳۷) ان للہ سیارۃ من الملائکۃ یطلبون حلق الذکر فاذا اتوا علی حلقھم حفوا بھم
الحدیث رواہ البزار و السیوطی۔ یعنی خدا کے واسطے فرشتے سیر کرتے ہیں اور ذکر کے حلقے تلاش
کرتے ہیں جس وقت حلقہ ذکر پا لیتے ہیں تو بس اسکو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں (ف) سبحان اللہ
صوفیہ کرام کیا ہی بزرگ جماعت ہے جو ہمیشہ ذکر کے حلقے کرتے رہتے ہیں (۳۸) لا یقعد
قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ
وذکرھم اللہ فیمن عندہ۔ رواہ مسلم و الترمذی و ابن ماجہ۔ یعنی جو قوم ذکر خدا کے واسطے
بیٹھتی ہے اسکو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے
اور خدا اسی جماعت کو اپنے مقربین ملائکہ یا ارواح انبیاء میں یاد فرماتا ہے بطور فخر کے (۳۹)
ما من قوم جلسوا مجلسا وتفرقوا منہ ولم یذکروا اللہ فیہ الا کانما تفرقوا
عن جیفۃ حمار وکان علیھم حسرۃ یوم القیمۃ رواہ الترمذی والنسائی وابوداؤد والحاکم
وغیرہ۔ یعنی جو قوم ملکر بیٹھکر علیحدہ ہو جائے اور ذکر خدا سے وہ قوم وہ مجلس غافل رہے تو گویا
وہ قوم جدا ہوئی گدھے کے مردار سے اور یہ مجلس بغیر ذکر اسپر حسرت ہوگی قیامت میں (ف) خلاصہ
یہ ہوا کہ جس مجلس میں ذکر خدا نہ کیا جائے وہ مجلس بدبودار گدھے کی مانند ہے مراد ہے کہ ایسی
قوم سے جدا رہنا بہتر ہے (۴۰) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ
من صحابہ فقال ما اجلسکم ھھنا قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ھدانا
للاسلام ومن بہ علینا فقال اللہ ما اجلسکم الا ذلک قالوا اللہ ما اجلسنا

Marfat.com

اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ وَلٰکِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ یُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَةَ رواہ مسلم۔ یعنے حضور علیہ السلام کے اصحاب ایک دن حلقہ ذکر کیے تھے تو حضور علیہ السلام تشریف لائے تو خوش ہو کر فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ فرشتوں میں فخر کر رہا ہے (۴۱) عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیْ یُکْثِرُ اَنْ یَّرْفَعَ صَوْتَهٗ بِالتَّکْبِیْرِ حَتّٰی مَعَ الصِّبْیَانِ یَقُوْلُ اُذْکُرُوا اللّٰهَ حَتّٰی یَرَی الْجَاهِلُ اَنَّکُمْ مِنَ الْمَجَانِیْنِ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ۔ یعنے خدا کا ذکر اسقدر کرو کہ جاہل تمکو دیکھکر دیوانہ سمجھیں یہی وجہ ہے کہ بعض فقراء وصوفیاء کی ظاہری حالت دیوانہ پنی کی سی ہوتی ہے۔

(۴۲) مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ یُذَکِّرُ مَعَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ اَمَا اِنَّکُمُ الْمَلَاُ الَّذِیْ اَمَرَنِی اللّٰهُ اَنْ اَصْبِرَ مَعَکُمْ ثُمَّ تَلَی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ الآیۃ۔ رواہ الطبرانی۔ یعنے ایک صحابی کو آپنے ذکر کرتے دیکھا تو فرمایا کہ تم تو وہی جماعت ہو جنکے ساتھ خدا نے مجھے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے۔

(۴۳) ابن ابی شیبہ از ابی ہریرہ آوردہ است کہ ذاکرین در نظر اہل آسمان چناں درخشاں مے نمایند کہ ستارہا در نظر اہل زمین۔ تفسیر عزیزی (۴۴) جَدِّدُوْا اِیْمَانَکُمْ قِیْلَ کَیْفَ نُجَدِّدُ اِیْمَانَنَا قَالَ اَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رواہ احمد والحاکم۔ یعنے آپنے فرمایا تازہ کرو اپنے ایمانوں کو۔ عرض کیگئی کسطرح تازہ کریں آپنے فرمایا لآ الٰہ الا اللہ کہنا زیادہ کرو۔

(۴۵) اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ یعنے زیادہ نیک بخت تو میری شفاعت سے قیامت میں وہ ہے جسنے بخلوص لآ الٰہ الا اللہ کہا۔

(۴۶) اَکْثِرُوْا وَلَبِّشِرُوْا مَنْ وَّرَآءَکُمْ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صَادِقًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ رواہ فی الجامع الصغیر۔ یعنے جسنے صدق دل سے لآ الٰہ الا اللہ کہا تو داخل جنت ہوا۔

Marfat.com

(۴۷) مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ متفق علیہ۔ یعنی جس نے
کلمہ پڑھتے ہی جان دی پس داخل جنت ہوا۔ (۴۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا كَانَ الْغَالِبُ
عَلٰى عَبْدِىْ الْاِشْتِغَالُ بِىْ جَعَلْتُ نَعِيْمَهٗ وَلَذَّتَهٗ فِىْ ذِكْرِىْ فَعَشِقَنِىْ وَعَشِقْتُهٗ وَرَفَعْتُ
الْحِجَابَ فِيْمَا بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ وَصَيَّرْتُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَعَالِمًا لَا يَسْهُوْا اِذَا سَهَى النَّاسُ
اُولٰٓئِكَ الْاَبْدَالُ حَقًّا وَاُولٰٓئِكَ كَلَامُهُمْ كَلَامُ الْاَنْبِيَآءِ وَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
اِذَا اَرَدْتُ بِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ عُقُوْبَةٍ وَعَذَابٍ ذَكَرْتُهُمْ فَصَرَفْتُ عَنْهُمْ ذٰلِكَ
رواہ ابونعیم فی الحلیۃ۔ یعنی جب ذاکر کو میرا ذکر مغلوب کرے تو اسکے لیئے سب نعمتیں و لذتیں
اپنے ذکر میں رکھدیتا ہوں پس وہ میرا عاشق ہیں اسکا عاشق بنجاتا ہوں جدائی کا پردہ
دور ہوجاتا ہے اسکی آنکھوں میں ایسے معلومات رکھہ دیتا ہوں کہ وہ بھول چوک نہیں کرتا۔
پس یہی ذاکرین ابدال ہیں انہی کی کلام انبیا کی کلام ہے۔ جب میں ساکنین زمین کو عذاب
دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان ذاکرین کو یاد کر کے عذاب واپس کر لیتا ہوں۔ (۴۹) اَلدُّنْيَا
مَلْعُوْنَةٌ وَّمَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَعَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَمَا وَالَاهُ۔ یعنی دنیا اور جو کچھ
دنیا میں ہے سب ملعون ہے مگر ذکر خدا اور عالم اور طالب علم اور اسکا دوست (۵۰) سَبْعَةٌ
يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مِنْهَا رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ
متفق علیہ۔ یعنی قیامت کے دن سات قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں ہونگے جنمیں وہ لوگ بھی
جو خلوت میں ذکر کر کے گریہ میں مشغول رہتے ہیں ہونگے (۵۱) خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِىُّ
(جامع اصول الاولیا مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۶) یعنی فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ سب سے بہتر اللہ کا ذکر خفی ہے۔
(۵۲) لَذِكْرُ اللّٰهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِىِّ اَفْضَلُ مِنْ حَطْمِ السُّيُوْفِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمِنْ
اِعْطَاءِ الْمَالِ سَحًّا (احیاء العلوم جلد اول صفحہ ۳۴۵) یعنی صبح و شام اللہ کا ذکر جہاد اور سخاوت سے افضل ہے۔

(۵۳) اَلذِّکْرُ خَیْرٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَامِنْ صَدَقَةٍ اَفْضَلُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ یعنے صدقہ وخیرات سے ذکرہی افضل ہے (جامع اصول الاولیا صہ[۱۳]) (۵۴) اَلذِّکْرُ یَضْعَفُ فَوْقَ النَّفَقَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سَبْعِمِائَةٍ (جامع اصول الاولیا صہ[۱۳۲]) یعنے جسقدر صدقات وخیرات خدا کے واسطے دئے جاتے ہیں اُن سے سات سو درجہ بڑھکر ذکر افضل ہے (۵۵) قَالَ اللّٰہُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِذَا ذَکَرْتَنِیْ شَکَرْتَنِیْ وَاِذَا نَسِیْتَنِیْ کَفَرْتَنِیْ (جامع اصول الاولیا صہ[۳۵]) یعنے اے بنی آدم جسوقت تو نے ذکر کیا تو بیشک تو نے شکر کیا جب تو نے غفلت کی تو بیشک تو نے کفران کیا ٥

ہر آں کو غافل از وے یک زمان است	در اں دم کافر است اما نہان است
اگر آں غافلی پیوستہ بودے	در اسلام بروے بستہ بودے

(۵۶) غَنِیْمَةُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ الْجَنَّةُ اخرجہ احمد والطبرانی (جامع اصول الاولیا صہ[۱۳]) وفی روایۃ اَلذِّکْرُ نِعْمَةٌ مِّنَ اللّٰہِ فَاَدُّوْا شُکْرَھَا اخرجہ الدیلمی فی سند الفردوس (جامع اصول الاولیا صہ[۱۲۹]) یعنے ذکر کی مجلس غنیمت ہے اور خدا کی نعمت ہے اسکا شکر ادا کرو۔ (۵۷) لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اللّٰہُ اللّٰہُ وفی روایۃ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اللّٰہُ اللّٰہُ رواہ مسلم (رسالہ قشیریہ صہ[۱۳]) یعنے قیامت نہ آئیگی جبتک زمین پر اللہ اللہ کا ذکر کیا جائیگا۔ (۵۸) ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَالشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِیْ وَسْطِ الْھَشِیْمِ (احیا صہ[۲۱] وابونعیم وغیرہ) یعنے ذکر کرنیوالا غافلوں میں ایسا ہے جیسا سوکھے درختوں میں سبز درخت ہے۔ (۵۹) یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ قَرِّبُوْا مِنِّیْ اَھْلَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِنِّیْ اُحِبُّھُمْ (جامع اصول الاولیا) یعنے خدا فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے نزدیک کرو انکو جو لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں کیونکہ میں انکو دوست رکھتا ہوں (۶۰) اِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ صَدَقَ عَبْدِیْ اَنَا اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا اشْھَدُوْا یَا مَلٰٓئِکَتِیْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ بِصِدْقٍ وَمَا قَالَ مَا تَقَدَّمَ ذَنْبُہٗ (مکتوب صہ[۱۳] یحیی منیری)

یعنے کلمہ طیبہ اور خدا میں کچھ پردہ نہیں جب بندہ کلمہ پڑھتا ہے تو خدا کہتا ہے اے فرشتو گواہ رہو بخشش جس کلمہ پڑھا میں نے اسکو بخشدیا

(۶۲) اَلذِّكْرُ الَّذِي لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ يَزِيدُ عَلَى الذِّكْرِ الَّذِي تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِينَ ضِعْفًا اخرج البیہقی عن عائشہؓ (جامع اصول الاولیا صفحہ ۱۲) یعنے ذکر خفی ستر درجہ افضل ہے ذکر جہر سے (۶۳) مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ تَعَالَى حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ (روح البیان جلد ۳ صفحہ ۱۲۶) یعنے جو شخص صبح کی نماز پڑھکر طلوع آفتاب تک ذکر میں مشغول ہو اور بعد از طلوع اشراق پڑھے تو اسکو حج و عمرہ کا ثواب ملیگا

(۶۴) يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اُذْكُرْنِي بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ سَاعَةً اَكْفِكَ مَا بَيْنَهُمَا (درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۵)

یعنے فرماتا ہے خدا کہ فجر و عصر کے بعد میرا ذکر کر تجھکو کفایت کریگا۔

آجکل دیکھنا چاہیے کہ ان حدیثوں پر عمل کرنا سوائے صوفیہ کرام کے کسیکو بھی نصیب نہیں ہے دعا مانگو کہ پاک پروردگار اپنے ذاکرین مقربین کے ساتھ حشر میں اٹھائے اور انکی شفاعت نصیب فرماوے۔ آمین۔

آدابِ پیرِ خود

انسان جب کسی کے ساتھ نسبت غلامی اور رشتہ خادمی قایم کرتا ہے تو اپنے آقا اور مخدوم کے آداب بجالانے میں از حد ساعی اور کوشاں رہتا ہے کیونکہ ہر اک ترقی اور بہتری اپنے مولا کی خوشی اور رضامندی پر موقوف ہے اور آداب سے مقصود ہی صرف رضامندی پیر ہے۔ اور انسان روحانی ترقی اور خزانہ باطنی تب ہی حاصل کرتا ہے جب اسکا نفس ذلیل و خوار ہو اور یہ ذلت اسکو تب ہی ہوتی ہے جب انسان ہر اک کام کو اپنے پیر کے ماتحت رکھے اور حتی الامکان پیر کے خلاف نہ کرے اگر شامت نفس سے پیر کا خلاف ہو جائے تو معافی مانگے اور توبہ کرے

آداب پیر اگرچہ سب کتب تصوف میں مرقوم ہیں مگر میں صرف حضرت امام ربانی قطب یزدانی غوث [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف سے چند آداب نقل کرتا ہوں۔ جلد اول مکتوب ۱۶۲ وغیرہ۔

۱۔ تفویض مرادات خود با پیر خود و در رنگ میت شدن بدست غسال ۲۔ خود را تمام باو سپارد و خود را در مرضیات او تناسد

و دل خود را از جملہ جہات گرداند بہ پیر خود سازد ۳۔ با وجود پیر بے اذن او بنوافل مشغول نشود بلکہ از کار ہم نہ پردازد۔
۴۔ در حضور او بغیر او التفات ننماید و بکلیہ خود متوجہ باو نشیند حتیٰ بذکر ہم مشغول نشود تا آنکہ امر کند۔
۵ حتی الوسع در جائے نایستد کہ سایہ او بر جامہ پیر یا بر پیر او فتد۔ ۶۔ و بر مصلّے او پا ننہد و جائیکہ پیر
وضو کند در آنجا طہارت نکند و در غیبت پا خود را بسوئے پیر خود دراز نکند۔ ۷۔ ظروف خاص استعمال پیر خود را
استعمال نکند۔ در حضور او با کسے متوجہ نشود ۸۔ در حضور پیر آب و طعام نخورد و نہ با کسے سخن کند و نہ بجانب پیر
بزاق و بینی اندازد۔ ۹۔ ہر چہ از پیر صادر شود آنرا صواب داند و اگر در الہامش خطا راہ یابد در رنگ خطائے
اجتہادی بیند۔ ۱۰۔ در امور جزئی و کلی اقتدا بہ پیر کند چہ در خوردن و نوشیدن چہ در خفتن و طاعت کردن۔
۱۱۔ نماز را بطور ادا نماید و فقہ را از عمل او اخذ باید نمود ۱۲۔ بے سعادت ترین جملہ خلائق عیب بین این طائفہ عالیہ است
۱۳۔ از پیر خود طلب کرامات و خوارق نکند اگر شبہہ پیدا گردد بے توقف عرض نماید اگر حل نشود تقصیر بر نفس خود نہد۔
۱۴۔ از ہر واقعہ پیر را اطلاع دہد و تعبیر خواب نیز از و طلب کند و ہر چہ بر طالب منکشف گردد آں ہم بر پیر عرض کند
و صواب و خطا از و جوید۔ ۱۵۔ بر کشوف خود اعتماد ننماید۔ بے ضرورت بے اذن پیر جدا نشود۔ ۱۶۔ آواز خود را
بر آواز پیر بلند نکند و ہر فیضے و فتوحے کہ با مرید رسد از پیر خود بداند۔ و حضرت خواجہ رضی اللہ عنہ فرماید ۱۷۔
پیر محبوبست او محبت باو درست کنند و در جہان وسیلہ درگاہ حق سازند و دل را باو ارتباط کلی واقع شود۔
۱۸۔ در نفیسہ زبدۃ الابرار حضرت ناصر الدین خواجہ عبید اللہ احرار نوشتہ۔ زنہار ہزار بار کہ از مصاحبت و ہمنشینی بد
پرہیز کن و از جماعتیکہ غیر ازیں باشند اجتناب نمایند (ف) طالب کو مرید ہونے سے پہلے پیر کے اندر
وہ باتیں دیکھ لینی شرط ہیں جو مشیخت اور پیری کو لازم و ضروری ہیں۔ وہ تمام باتیں احیا اور عوارف شریف
اور نفحات جامی اور رشحات اور قول الجمیل اور غنیۃ الطالبین وغیرہ میں مفصل مرقوم ہیں۔ مگر ان میں سے
چند علامات پیر تحریر کرکے ناظرین کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ ہر اک کے مرید نہ بنیں بلکہ علامات پیر مسطورۃ الذیل
کا وجود ہی پہلے تلاش کیا کریں۔

Marfat.com

اوّل تو پیر و مرشد کا عالم ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ بے علم فقیر کی مثال ایسی ہے جیسا کہ اندھا گھوڑے پر سوار جیسا اندھا گھوڑے کو قابو تو کر لیتا ہے مگر راستہ و رفتار کا علم اُسکو نہیں۔ بلکہ گھوڑا کسی وقت چاہے تو گرا دے۔ یا جدھر چاہے لیجائے۔ اسیطرح فقیر بے علم نفس اپنے پر قابو تو پا لیتا ہے مگر شیطان کے بگاڑنے کے راستوں کا علم ہونا اشد ضروری ہے۔ علم سے مراد فلسفہ و منطق و ریاضی نہیں بلکہ صرف علوم ضروریہ و ما یتعلق بالتقوٰی کا ماہر و عالم ہو۔

دوم یہ کہ عقیدہ اہلسنت والجماعت سے اُسکا قول و فعل باہر نہ ہو۔

سوم یہ کہ دنیا و حب جاہ و مال میں سرگرم نہ ہو بلکہ ہدایت خلق اللہ مقصود ہو۔

چہارم۔ خودی و تکبر و انانیت کے الفاظ عمداً زبان سے نہ نکالے۔

پنجم۔ کسی قسم کی بدعت سیئہ کا موجد و مرتکب نہ ہو۔

ششم۔ احکام ظاہریہ شرعیہ کا اس حد تک اہتمام کرے کہ ادنی ادنی مکروہ و مشکوک چیزوں سے احتیاط اور حتی الوسع مستحب بھی ترک نہ کرے۔

ہفتم یہ کہ وہ اپنے مریدوں کو خلاف عقائد حقہ اہلسنت تعلیم و تلقین نہ کرے۔

ہشتم۔ بے پیرے مرشد نہ ہو اپنے پیران طریقت کا شجرہ شائع کرے کیونکہ بے شجرہ سلسلہ کے شود بے پیرے

نہم سلف صالحین و علماء دین پر بدظن نہ ہو۔ بدگو نہ ہو۔

دہم۔ ہر ایک اعلیٰ ادنیٰ امیر غریب کے ساتھ اخلاق و سلوک حسنہ سے برابر پیش آوے۔ ریا کا اسمیں دخل نہ ہو۔

بالفعل تو یہی علامات کافی ہیں۔ زیادہ ضرورت ہو تو مکتوبات حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ الرحمۃ اور قوت القلوب ابوطالب مکی اور ملفوظات خواجگان کا مطالعہ فرماویں۔ پس اگر ایسا پیر جو صفات مذکورہ سے متصف ہو ملجائے تو فوراً مرید ہو جاؤ۔ دیر نہ کرو۔ ایسا نہ ہو من لا شیخ لہ فشیخہ الشیطان۔ (بے پیر کا پیر شیطان ہے) اب رہی یہ بات کہ کس طریقہ میں داخل ہونا چاہیئے یہ بات

Marfat.com

قابلِ تذکرہ نہیں کیونکہ اولیاء اللہ کے سب سلسلے خدا تک پہونچتے ہیں البتہ جو سلسلہ جس صحابی سے شروع ہے اسمیں اُس صحابی کی قدر و منزلت کے مطابق فضیلت ہے۔ مقصود تو یہ ہے کہ شیخ کامل و مکمل ہو نقشبندی ہو یا قادری ہو یا چشتی ہو یا سہروردی ہو۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ جب ایک سلسلہ میں داخل ہوگئے تو اُس سلسلہ کو حقیر سمجھکر ترک کر دینا اور دوسرے سلسلہ میں داخل ہونیکی خواہش کرنا محرومی کی علامت ہے مگر یہ احتیاط بیعت کرنے سے پہلے چاہئیے۔ فی الاصل اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ طریقت و بیعت شاخ شجرِ توحید و معرفت کی یا اُس نورالانوار نورِ مطلق کا قرب حاصل کرنیکا راستہ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کو فرمایا فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً یعنے آدم علیہ السلام زمین میں بارگاہ حق کا خلیفہ ہے پھر داؤد علیہ السلام کو فرمایا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً یعنے ہم نے تجھ کو خلیفہ مقرر کیا اسیطرح سب انبیا کرام علیہم السلام بھی وہی کام کرتے رہے جو خلیفوں کا ہے خلیفہ یعنے نائب یا نگہبان ہے گویا خدا نے حضرات انبیا علیہم السلام کو اسلئے ارسال فرمایا کہ خلق کو راہِ حق بتا دیجائے اور اُنکے حالات کی نگرانی کرکے کسی کے حق میں بشیر ہوں کسی کے حق میں نذیر ہوں۔ نبیوں نے بھی بامرِ خدا اپنا اپنا خلیفہ مقرر فرمایا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ہارونؑ کو اپنا خاص خلیفہ مقرر فرمایا۔ اُخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ۔ صحابہؓ بھی خلافت و امامت کی دعا خدا سے مانگا کرتے تھے وَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ اسیطرح حضرت سیدنا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک میں اپنے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نجیب جانشین چھوڑ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اسی طرح فرمایا کہ میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کرو جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہو تو اور کوئی امامت کا حقدار نہیں۔ اور یہی خلفا ہوئے اور مہدی علیہ السلام بھی خلیفہ ہی ہونگے۔ پس یہ جو حضرات مشائخین اپنے خلفا مقرر کرتے ہیں تو گویا سنت الٰہیہ و سنت نبویہ کے مطابق ہے۔ لہذا ایماندارو کو ہر وقت یہ دعا خدا سے مانگنی چاہئیے۔ وَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔

(اسکے بعد صفحہ ۹۹ سے مسلسل پڑھیں)

Marfat.com

ہاں آجکل کے جہال نے جو طریقہ ملحدانہ بدعت روش پیری مریدی کا نکالا ہے یہ سراسر شرع شریف کے مخالف ہے جیسا بنگ بو زنہ نماز نہ روزہ چرس پوست کا استعمال۔ ذکر فکر سے محض بے خبر تماشا و رنگ رلی کا شوق تصویر پرستی انکی عبادت ہے گانا بجانا مقام روح ہے ایسی ایسی خلفار شیطان ہیں ایسے لوگوں سے دور ہی رہنا چاہیئے قران وحدیث واقوال علمار کی یہی پر شہادت ہے۔ بے پیروں بے مرشدوں سے بچو! بچو!! بچو!!!

اے بسا ابلیس آدم روے ہست	پس بہر دستے نباید داد دست
دور شو از اختلاط یار بد	یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمیں بر جاں زند	یار بد بر جان و بر ایماں زند
مار بد جانت ستاند اے سلیم	یار بد آرد سوئے نار جحیم
یک زمانے صحبت با اشقیا	بدتر از صد مار افعی جاں گزا

اور صلحا کی صحبت و بیعت سے صدہا بیماریاں دور ہوتی ہیں کیونکہ یہی لوگ تو اطباء و حکماء اہل ایمان ہیں ؎

چند چند از حکمت یونانیاں	حکمت ایمانیاں را ہم بخواں
علم گر بر تن زنی مارے بود	علم گر بر دل زنی یارے بود
صد کتاب و صد ورق در نار کن	جان و دل را جانب دلدار کن

اگر ان سے شفا نہ ہو تو پھر شفا کہاں؟ یہ تو ایسے حکیم و طبیب ہیں کہ دوا بھی مفت علاج بھی مفت غذا بھی مفت صرف مریض کا صدق و اخلاص سے حاضر ہونا شرط ہے۔ اور صدق و اخلاص کی علامت یہ ہے کہ حکیم کو دوست خیر خواہ جان کر جس سے پرہیز کا حکم کرے اُس سے بچے۔ علاوہ ازیں یہ لوگ اہل اللہ حضوری میں رہتے ہیں جو شخص انکے ساتھ تعلق رکھے وہ بھی ضرور بالضرور خدا کے دربار میں پہونچ جاتا ہے ؎

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا	گو نشیند در حضور اولیا
صحبت ایشاں اگر باشد نصیب	دولت جاوید یابی اے حبیب
برتر اندازِ عرش و کرسی علا	ساکنان مقعد صدق و صفا
آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعاست	فانی است و گفت او گفت خداست
یک زمانے صحبت با اولیاء	بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

پس جب یہ لوگ درباری و حضوری ہوے تو انکی خدمت مقدس میں خادمانہ مؤدبانہ مخلصانہ طور سے پیش آنا چاہیئے

کیونکہ یہ لوگ ظاہر کیطرف بہت کم نظر رکھتے ہیں اور باطن پر زیادہ خیال رکھتے ہیں لطیفہ کلمہ ادب

از خدا خواہیم توفیق ادب | بے ادب محروم ماند از لطفِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد | بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد | تا دلِ مردِ خدا ناید بدرد

اصل میں انکے راضی کرنیکا عمدہ طریقہ تو یہ ہے کہ انسان اپنا جان و مال اہل و عیال ان پر قربان کرے سو ہم سے یہ ہو ہی نہیں سکتا ؎

جاں دہی از بہرِ حق جانت دہند | ناں دہی از بہرِ حق نانت دہند
کاں دہی از بہرِ او کانے بری | جاں دہی از بہرِ او جانے بری

شجرہ طیبہ منظوم اردو

۱ حمد ہے سب خالقِ ارض و سما کیواسطے | اور ہو صلوٰۃ بحد مصطفےٰ کے واسطے
۲ فضل و رحمت کے بھروسہ پر تیرے مولیٰ کریم | ہاتھ اپنا میں اٹھاتا ہوں دعا کے واسطے
۳ دل سیاہ لیکے ہوں حاضر میں تیری درگاہ میں | کر منور نور سے ذاتِ بقا کے واسطے
۴ تیری رحمت سے تو کم ہیں میرے عصیاں اے غفور | بخشدے حضرت محمد مصطفےٰ کے واسطے
۵ ہو عطا بلغ صداقت سے مجھے نور یقیں | حضرت صدیق اکبر باصفا کے واسطے
۶ آفت دارین سے محفوظ و سالم رکھ مجھے | فارسی سلمان دافع ہر بلا کے واسطے
۷ کر میری قسمت میں یا رب نعمتیں فردوس کی | قاسمِ عرفاں ولی صاحب صفا کے واسطے
۸ مثل آئینہ ہو سینہ نور وحدت سے تیری | جعفر صادق امام اصفیا کے واسطے

Marfat.com

جامِ عشقِ احمدی سے کر مجھے مدہوش و مست | ۹ | بایزید شاہِ مستاں بے ریا کے واسطے

اتنا حسنات فی الدارین اے ربِّ قدیر | ۱۰ | بوالحسن شیخِ زمن پیرِ ہدیٰ کے واسطے

آرزو ہر دم یہی ہے درد ہو مجھکو عطا | ۱۱ | بو علی کامل ولی و حق نما کے واسطے

شربتِ عشقِ نبیؐ سے دردِ عصیاں دور ہو | ۱۲ | یوسف صادق خلیل باسخا کے واسطے

بہرِ عبدِ خالق کل شاخِ ایماں سبز ہو | ۱۳ | عارفِ راہِ حقیقت رہنما کے واسطے

فی الحقیقت پاک و محمود تیری ذات ہے | ۱۴ | فیض بخش اہل درد و بینوا کے واسطے

عزت و عظمت عطا ہو دین و دنیا کی مجھے | ۱۵ | آں عزیزاں علی مشکلکشا کے واسطے

بلبل باغِ طریقت قمری سرو بہشت | ۱۶ | حضرت بابا سماسی پارسا کے واسطے

ماہی بحرِ حقیقت واقفِ اسرارِ حق | ۱۷ | سید میر کلال بادشاہ کے واسطے

داغ عشق مصطفےٰ کی مہر ہو دل پر مرے | ۱۸ | نقشبند فیض عالم پیشوا کے واسطے

شاہ بازِ لامکان و طائرِ باغِ وصال | ۱۹ | یعنے عطار علاؤ الدین ہما کے واسطے

آتش کبر و عداوت بخل سے دیجو نجات | ۲۰ | خواجہ یعقوب ذی جود سخا کے واسطے

مالکِ ملکِ عبادت عاشقِ معبودِ حق | ۲۱ | آں عبید اللہ شاہِ اولیا کے واسطے

اور لباسِ زہد و تقویٰ بخش اے ربِّ قدیر | ۲۲ | خواجہ زاہد محمد پارسا کے واسطے

عجز و مسکینی و درویشی و دلسوزی بہم | ۲۳ | ہو عطا درویش حق مرد خدا کے واسطے

خازن الانوار احمد گنج بخش خاص و عام | ۲۴ | شافع محشر محمد مقتد

دائمی حاصل بقا ہو عالم فانی ہو دور | ۲۵ | حضرت باقی باللہ باخدا کے واسطے

بہرِ سلطانِ طریقت تیرہ باطن صاف ہو | ۲۶ | شیخ احمد شمس دین بدر الدجیٰ کے واسطے

عفت و عصمت طہارت پارسائی اتقا | ۲۷ | کر عطا معصوم از سہو و خطا کے واسطے

Marfat.com

خاتمہ بالخیر و باایمان میرا کیجیو !	۲۸	حجۃ اللہ آں امامِ اتقیا کے واسطے
کون ہے تجھ بن میرا جیسا ہوں ویسا ہوں ترا	۲۹	رحم کر مجھ پر زبیر اولیا کے واسطے
سرورِ انور غوثِ والا حسب ذا صدر حیا	۳۰	خواجہ قطب الدین اشرف مہ لقا کے واسطے
دل کی حسرت ہے یہی اور التجا میری یہی	۳۱	ہو جمال اللہ کا حاصل گدا کے واسطے
مرضِ دل بڑھتا گیا ہے اے عیسیٰ میرے	۳۲	کر دوا ہو وے شفا طالب شفا کے واسطے
شیخ عالم قطب اعظم غوث و فیاضِ زماں	۳۳	فیض اللہ فیض دہ شاہ و گدا کے واسطے
معدنِ علم و ہدایت مظہرِ نورِ خدا	۳۴	خواجہ نورِ محمد باصفا کے واسطے
زبدۂ ابدالِ دوراں تاجِ فقراءِ جہاں	۳۵	آں فقیر محمد و صاحب ہدیٰ کے واسطے
حاجی گل از گلستانِ رسولِ کردگار		واقفِ سرِ علا قدر و قضا کے واسطے
حضرت شاہ جماعت علی ہوں میرے شفیع	۳۶	مصدر فیض و کرم نجم الہدیٰ کے واسطے
سید و حاجی و عالم حافظ و کامل فقیر		منبع حلم و حیا نور و ضیا کے واسطے
وہ بہارستانِ احمد کے جو تازہ پھول ہیں		ہو فدا یہ جان و دل اُن خوش لقا کے واسطے

اس ولی کے زیرِ سایہ رکھیو کونین میں
نورِ چشمِ سیدہ خیر النساء کے واسطے

بخش دے ماں باپ میرے اور محب و اقربا	۳۷	جملہ شہدائے حسنین و کربلا کے واسطے

عاجزِ مسکیں کو یارب دے جزائے خیر تو
خیرِ دنیا خیرِ دیں خیر الورا کے واسطے

Marfat.com

عربی شجرہ نمبر اول

اللّٰھم انا نسئلک فضلاً عظیماً وعفواً لیناً ونصراً عزیزاً وفتحاً مبیناً بحرمۃ سیدنا محمد مصطفٰے
اللّٰھم نجنا مما نخاف فی الدارین بحرمۃ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ
اللّٰھم اجرنا من النار بحرمۃ سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ
اللّٰھم اختم لنا علی الایمان بحرمۃ سیدنا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ
اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم بحرمۃ سیدنا جعفر الصادق رضی اللہ عنہ
اللّٰھم اجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ بحرمۃ حضرۃ سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
اللّٰھم نور قلوبنا بنور معرفتک بحرمۃ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
اللّٰھم اقض حاجاتنا بحرمۃ حضرت ابو علی رحمۃ اللہ علیہ
اللّٰھم اغفر ذنوبنا بحرمۃ حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ
اللّٰھم استر عیوبنا بحرمۃ حضرت عبد الخالق رحمۃ اللہ علیہ
اللّٰھم اشرح صدورنا بحرمۃ حضرت محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ
اللّٰھم طھر قلوبنا بحرمۃ حضرت محمود رحمۃ اللہ علیہ
اللّٰھم انا نسئلک العفو والعافیۃ بحرمۃ حضرت عزیزان علی رحمۃ اللہ علیہ
اللّٰھم اجعلنا فی انفسنا صغیراً وفی اعین الناس کبیراً بحرمۃ حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ
اللّٰھم وصلنا الی مقاصدنا بحرمۃ حضرت میر کلال رحمۃ اللہ علیہ
اللّٰھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک بحرمۃ حضرت
خواجہ محمد بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اللهم اکفنا فی مهماتنا بحرمة حضرت علاؤ الدین عطار رحمة الله علیه

اللهم احسن عاقبتنا بحرمة حضرت یعقوب رحمة الله علیه

اللهم لا تؤاخذنا بما نسینا او اخطانا بحرمة حضرة عبید الله رحمة الله علیه

اللهم انصرنا فی امورنا بحرمة حضرت محمد زاهد رحمة الله علیه

اللهم احلل مشکلاتنا بحرمة حضرت درویش محمد رحمة الله علیه

اللهم هون علینا سکرات الموت بحرمة حضرت محمد مقتدٰی رحمة الله علیه

اللهم سهل علینا عسیرنا بحرمة حضرت عبد الباقی رحمة الله علیه

اللهم اجعل فی قلبی نورا وفی روحی نورا وفی عینی نورا واجعلنی نورا بحرمة حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمة الله علیه

اللهم اجعلنا من لدنک سلطانا نصیرا بحرمة حضرت محمد معصوم رحمة الله علیه

اللهم بارک لنا فی الاموال والاولاد بحرمة حضرت محمد حجة الله رحمة الله علیه

اللهم افتح لنا ابواب فضلک ورحمتک بحرمة حضرت محمد زبیر رحمة الله علیه

اللهم اجعلنا عندک عزیزا منصورا بحرمة حضرت محمد قطب الدین رحمة الله علیه

اللهم احینا علی الاسلام وامتنا علی الایمان بحرمة حضرت خواجه جمال الله رحمة الله علیه

اللهم توفنا مع الابرار والحقنا بالصالحین بحرمة حضرت محمد عیسی رحمة الله علیه

اللهم اغفر لحینا ومیتنا بحرمة حضرت محمد فیض الله رحمة الله علیه

اللهم تجاوز عن سیئاتنا بحرمة حضرت نور محمد رحمة الله علیه

اللهم ارزقنا حبک وحب حبیبک بحرمة حضرت فقیر محمد رحمة الله علیه

اللهم اجعلنا للمتقین اماما بحرمة هادینا ومرشدنا ومخدومنا

Marfat.com

حضرت سیدنا حافظ حاجی جماعت علی شاہ علیپوری ادام اللہ ظلالہ
علی المسترشدین وفیضانہ علی المسلمین۔ آمین آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

عربی شجرہ نمبر دوم

اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا ابوبکر صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا سلمان صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا قاسم صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا جعفر الصادق صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا بایزید صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا ابوالحسن صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا ابوعلی صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا ابویوسف صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا عبدالخالق صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا محمد عارف صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا محمود صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا عزیزان علی صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا بابا سماسی صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا علاؤالدین صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا یعقوب صاحب۔ اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا عبیداللہ صاحب۔
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا زاہد صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا درویش محمد صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا محمد مقتدی صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا عبدالباقی صاحب۔
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا شیخ احمد فاروقی صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا محمد معصوم صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا محمد حجۃ اللہ صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا محمد زبیر صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا فضل الدین صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا حافظ جمال اللہ صاحب
اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا محمد عیسیٰ صاحب اللّٰھم صل وسلم علی محمد وسیدنا فیض اللہ صاحب

Marfat.com

اللّٰهم صل وسلم علی محمد و سیدنا بابا نور محمد صاحب اللّٰهم صل وسلم علی محمد و سیدنا فقیر محمد صاحب
اللّٰهم صل و سلم علی محمد و سیدنا و ھادینا و مرشدنا و محمد و منا
حافظ سید حاجی جماعت علیشاہ صاحب۔
اللّٰھم صل وسلم علی حبیبك و خلیلك و نبیك و
رسولك محمد و علی آله و اصحابه و خدامه و علماء امته
و صل و سلم علی جمیع الانبیاء والمرسلین و علی عبادك الصالحین و اھل
طاعتك اجمعین و ارحمنا معھم برحمتك یا ارحم الراحمین ط

طریقہ نقشبندیہ کا اصلی مقصد

اس طریقہ کا نام طریقہ رسولیہ صدیقیہ ہے۔ اور سلسلہ ذہبیہ بھی کہتے ہیں۔ اسکی اصلی غرض یہ ہے کہ انسان دنیا میں رہکر اپنی عبدیت و عبودیت کا اقرار و اظہار و ثبوت روحانی و جسمانی طریق سے بیان کرے اور اسکی حالت تمدن پر بھی زد نہ آوے اور حقوق خالق و مخلوق کو ایسی صورت سے ادا کرے کہ جس سے شریعت محمدیہ و سنت احمدیہ کی توہین و تحقیر نہ ہو۔ کیونکہ کفار کو بھی ایک قسم کا دعوی تصوف ہے۔ جیسا رہبان عیسائیوں اور یہودیوں میں اور جوگی گوسائیں ہندوؤں میں۔ مگر ہمارے حضرات اہل تصوف میں اور ان مخالفین حق میں مابہ الامتیاز و التفریق صرف یہی ہے کہ ہمارے سلف صالحین پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے متبع و منقاد ہیں اور فریق ثانی حضور علیہ السلام کا مخالف و نافرمان ہے۔ تصوف کے دنیا میں آکر سب سے بڑھکر پہلا یہی نقص انسانی دور کیا کہ انسان کے اندر بوجہ وساوس و خطرات یا باغوائے شیطان و نفس بہت سی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور روح میں ایک طرح کی پژمردگی اور غفلت

پیدا ہو جاتی ہے اور دنیا کی محبت وخواہش وحرص زیادہ ہوتی ہے اور اخلاق حسنہ کم ہونے جاتے ہیں اور دل کے روزن پر ایک پردۂ غفلت پڑ جاتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے سچے رہبر صادق مشفق اصدق امام المرسلین محبوب رب العالمین شفیع محشر پیارے ہادی صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے سونہہ پھیرتا اور عبادت حق سے دل چراتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات کئی محرمات مثل شراب وزنا و مال حرام وبدعات سیئہ وبھنگ وافیون وغیرہ کو اپنے اوپر حلال بلکہ اسی کو تصوف خیال کر لیتا ہے حضرات صوفیہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے اس کمی کو اس طرح دور کیا کہ جسوقت انسان درگاہ حق سے دور اور دربار محمدی سے بہت علیحدہ ہو جائے تو اسکو قرب حق ومحبت پیغمبر کی حاصل کرنیکے واسطے ایسی ایسی تجویزیں اور تدبیریں بتائی جائیں جنسے اسکا آئینہ قلب صاف اور سینہ پاک ہو اور اسکے دل میں سے حب دنیا کم ہو اور مرغوبات الٰہیہ کی طلب وتحصیل زیادہ ہو اور حق اللہ وحق الخلق کو بآسانی ادا کرے جو کہ اسلام کا مقصد اعظم ہے تو اسکے لئے معیار صداقت یہ ہے کہ انسان کا تصوف وزہد وتعبد وتمدن اگر پیغمبر برحق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے موافق ہے تو بیشک صوفی اصلی ہے ورنہ نقلی۔ میرے اس بیان کے شاہد ومؤید ایک دو یا دس بیس نہیں بلکہ ہزار در ہزار اولیا کرام ہیں اگر زیادہ ضرورت ہو تو حضرت سلطان الاولیا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کی کتاب غنیۃ الطالبین اور امام غزالی علیہ الرحمۃ کی کیمیا سعادت اور امام ربانی غوث صمدانی قطب یزدانی محبوب سبحانی شیخ العالم حضرت مجدد الف ثانی رضی
کے مکتوبات شریف کا مطالعہ فرماویں۔ سچی بات تو یہی ہے کہ جسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں فیوض وبرکات اور انوار وحقائق حاصل نہ ہوں اور جو شخص حضور علیہ السلام کے ارشاد جیر نہاد پر عمل کرنے سے بھی صوفی حق نہ ہو تو اسکو سمجھنا چاہئے کہ مَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَنْ

لہٗ ولیًا مُرشِدًا کے رو سے کبھی صوفی حق نہ ہوگا۔ ے

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز نخواہد بہ منزل رسید

چنانچہ فرمایا حضرت امام الشریعت والطریقت مخزن اسرار حقیقت معدن انوار معرفت شہنشاہ مشکلکشا خواجۂ خواجگان محمد بہاؤالدین المعروف بہ شاہ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہ نے :۔ بنا طریقۂ ما بر تتبع احادیث و آثار است (از ہمعات شاہ ولی اللہ) اور فرمایا مقصود ما آنست کہ سلوک ما بر جادۂ مصطفویہ و متابعت سنت باشند و حق از باطل متمیز گردد۔ اور ایک جگہ فرمایا۔ طریقۂ ما از نوادر و عروۃ الوثقی است درین طریقہ باندک عمل فتوح بسیار است۔ اما رعایت سنت کاریست بزرگتر (از انیس الطالبین) اور فرمایا امام العارفین تاج الواصلین حضرت امیر حمزہ ابن حضرت سید میر کلال رضی اللہ عنہ نے۔ ہر کہ از شریعت بر حقیقت آید دارا بہ بازار برید و بفروشید کہ از وے چیزے نیاید۔ تا از درِ مصطفےٰ نہ آئی ہرگز بسرِ صفا نہ آئی

اور ایک جگہ فرمایا حضرت منبع الجود والاحسان مصدر النور والفیضان قدوۃ الصالحین زبدۃ السالکین سید امیر کلال رضی اللہ عنہ نے۔ اے یاران شمارا وصیت میکنم بہ طلب علم و متابعت شریعت کہ ہمہ سعادتہا و دولتہا بواسطہ ہمین است (از رفیق السالکین) ایک جگہ فرمایا۔ بدانکہ تصوف پاکیزہ داشتن دل است از غیر خدا و آراستن است بفرضہائے خدا و سنتہائے خاتم پیغمبر السنت الخ۔ اور فرمایا۔ مذہب آنانکہ بر حق اند آنست کہ متابعت کنند سنت رسول علیہ السلام را و صحبت با اہل سنت والجماعۃ دارند الخ۔ اور فرمایا حضرت ممدوح الشان نے۔ خاصان خدا کسانے اند کہ متابعت شریعت حضرت رسول علیہ السلام کنند و بر مذہب اہلسنت والجماعۃ زندگانی کنند الخ۔ یہی حضرت ممدوح الصدر اور ایک جگہ فرماتے ہیں۔ اگر در عبادت پشت خمیدہ شود و تن تنا چون زہ شود در ریاضت

Marfat.com

باریک شود مگر تا وقتیکہ لقمہ و خرقہ خود را پاک ندارید و پیروی شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نکنید ہرگز بمقصود نہ رسید زیرا کہ اصل ہمہ کارہا برین است ۔ اور یہ آگے چلکر صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے ۔ بدانکہ خانوادۂ خواجگان را بر سایر خانوادہا فضل بسیار است الخ (از رفیق السالکین) اور حضرت سلطان الاولیا برہان الاصفیا مرشد عالم شیخ اعظم امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اپنے مکتوبات شریف جلد اول مکتوب ۲۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں ۔ پس ہر طریقیکہ ملتزم متابعت سنت سنیہ باشد و اوفق باتیان احکام شرعیہ از برائے اختیار اولیٰ و انسب بود و آں طریق طریق اکابر نقشبندیہ است چہ این بزرگواران درین طریق التزام سنت نمودہ اند و از بدعت اجتناب فرمودند ۔ احوال و مواجید را تابع شرع ساختہ اند و آن تجلی ذاتی کہ دیگران را کالبرق است نقشبندیہ را دائمی است ۔ مع ذالک طریق ایشان اقرب طرق و البتہ موصل است و نہایت دیگران در بدایۂ این بزرگواران مندرج است و نسبت ایشان کہ بحضرت صدیق اکبر است فوق نسبتہا مشائخ است اما فہم ہر کس بہ مذاق این اکابر نرسد ۔ و حضرت خواجہ احرار فرمودند کہ خواجگان این سلسلہ بہر زراقی و رقاصی نسبت ندارند کار خانۂ ایشان بلند است ۔ اگر وفائے در بیان خصائص و کمالات این برگزیدگان تحریر کردہ شود حکم قطرہ باشد از دریا ملخصاً ۔ مکتوب ۲۲۱ میں فرماتے ہیں درین طریق پیری و مریدی بہ تعلیم و تعلم است نہ بکلاہ و شجرہ ۔ درین طریق ریاضات و مجاہدات بالنفس امارہ باتیان احکام شرعیہ است و التزام متابعت سنت سنیہ ۔ الخ از سائر طرق مشائخ بوجوہ امتیاز دارد ۔ و سر حلقۂ این طریقہ حضرت صدیق اکبر است کہ بہ تحقیق افضل از جمیع بنی آدم ہست بعد از انبیاء علیہم السلام و بہ ہمین اعتبار در عبارات اکابر این طریقہ واقع شدہ کہ نسبت ما فوق ہمہ نسبتہا است ۔ الخ ۔

Marfat.com

خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ اند کہ طریق ما اقرب طرق است۔ و از خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ
نقل کردہ اند کہ چرا اقرب نباشد و موصل نبود کہ انتہا در ابتدا آن مندرج است پس
رفع ہوائے نفس مربوط بانیان احکام شرعیہ گشت۔ ہر قدر کہ در شریعت راسخ تر باشد
از ہوائے نفس بعید تر بود پس ہیچ چیز بر نفس امارہ شاق تر از امتثال اوامر و نواہی شریعت نبود
اور مکتوب ۲۱۶ میں فرماتے ہیں معلوم باد کہ علو این طائفہ عالیہ و رفعت طبقہ نقشبندیہ
بواسطہ التزام سنت و اجتناب از بدعت است۔ الخ۔ اور یہی بیان ہے مکتوب ۲۵۱ اور
۱۳۱ وغیرہ میں۔ اور ایک جگہ فرماتے ہیں۔ نزد فقیر یک گام درین طریق زدن برابر بہزار
گام بطریق دیگر است۔ راہیکہ بکمالات نبوت بطریق تبعیت و وراثت کشادہ میشود مخصوص
باین طریق عالی است۔ طریق این بزرگواران طریق اصحاب کرام است الخ (جلد اول مکتوب ۲)
خلاصہ عبارات مذکورۃ الصدر کا یہ ہے کہ انسان کا ہر ایک کام جب موافق سنت سنیہ ہو۔
یہانتک کہ کھانا پینا چلنا پھرنا پہننا وغیرہ تو ہر اک کام اسکا عبادت اور مثمر حسنات ہو جاتا ہے۔
اور ہر اک کام میں اسکی روح پر انوار پر توہ روح محمدی کا پڑتا رہتا ہے اور کسی کام میں اسکو حجت
بازعمت نہیں آتی۔ اسی واسطے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سارے مضمون کو دو جملوں
میں نہایت فصاحت و بلاغت سے ادا فرمایا ہے وہ یہ ہے **حدیث شریف**
من رغب عن سنتی (وفی روایۃ) **من ترک سنتی فلیس منی ولم ینل شفاعتی**
یعنے جو شخص میری سنت سے منہ پھیرے یا قصداً ترک کرے تو وہ ہمارے سے نہیں اور نہ
وہ قیامت کے دن شفاعت نبوی کا مستحق ہے۔ پس حضرات بزرگان دین اولیاء کاملین نے
سنت احمدی کی ترویج پر بہت ہی زور مارا اور خدا نے انکی کوششیں پوری کیں۔ اور
اسی واسطے ہمارا فرقہ بنام اہلسنت و جماعۃ موسوم ہوا اور یہی مقصد اصلی ہے طریقہ

Marfat.com

طریقہ نقشبندیہ[1] مجددیہ کا۔ پس ہر ایک اہل ایمان پر لازم ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت و محبت و خدمت و اطاعت کریں تاکہ قیامت کے روز انہی کے ساتھ محشور و مبعوث ہوں اور جہاں تک ہو سکے گمراہ فرقوں مثل وہابی نیچری، مرزائی و چکڑالوی وغیرہ سے بچتے رہیں اور اُنکے عقائد جدیدہ اور اعمال قبیحہ سے دور رہے اور اپنے اپنے خاندان اور طریقہ پر ثابت قدم رہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

[1] کتاب بہجۃ سنیہ فی آداب الطریقۃ العالیہ میں حضرت امام الکاملین قدوۃ الصالحین عمدۃ الواصلین محمد بن عبداللہ خالدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قال الشاہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ طریقتنا اقرب الطرق وطلبت من اللہ طریقاً تکون موصلۃ وقد اجیبت دعوتہ کما فی الرشحات۔ وذکر العلامۃ الشیخ ابن حجر الھیثمی المکی خاتمۃ الفتاوی الطریقۃ العلیۃ السالمۃ من کدورات جھلۃ الصوفیۃ وھی طریقۃ النقشبندیۃ۔ وقال العلامۃ الشیخ علی القاری الحنفی فی شرح حدیث من دخل السوق فقال لا الہ الا اللہ الخ وھذا دلیل لما اختارہ السادۃ النقشبندیۃ من اکابر الصوفیۃ الخ۔ وقال العارف الاکمل المحقق الشیخ محمد مراد الازبکی اعلم ان الطریقۃ النقشبندیۃ السنیۃ طریقۃ الصحابۃ علی اصلھا لم یزیدوا ولم ینقصوا وھی عبارۃ عن دوام العبودیۃ ظاھرا و باطنا بکمال الالتزام للسنۃ والعزیمۃ الخ۔ خلاصہ یہ کہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ سب کدورتوں سے منزہ و مبرا اور اقرب الطرق ہے۔ اور موافق حدیث و آثار صحابہ کرام ہے اور جملہ طریقوں سے آسان ہے۔

مسئلہ بیعت مستورات

عورتوں کی بیعت کا ثبوت جو قرآن میں ہے وہ یہ ہے یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ الآیۃ۔ خلاصہ اس آیت کا یہ ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ عورتوں سے بیعت لیں اس پر کہ نہ وہ چوری کریں نہ شرک کریں۔

Marfat.com

نہ زنا وغیرہ کسی کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں۔ اس آیت میں پہلے یہ فقرہ ہے:۔
إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ یعنے جسوقت مومن عورتیں آپکے پاس آئیں۔ اسجگہ ثابت ہوا کہ مومنات
کو بھی بیعت کیضرورت ہے اور یہ بیعت بغرض اجتناب از معاصی ہے کیونکہ بعد از اسلام و ایمان
بیعت توبہ ہے نہ کہ بیعت اسلام وغیرہ۔ آخر میں ہے فَبَايِعْهُنَّ پس بیعت لے انسے
پس اب یہ بات غور طلب ہے کہ عورتوں کا خود بخود آنا تین حال سے خالی نہیں (۱) یا تو
حضور علیہ السلام نے خود عورتوں کو کسی وجہ سے بیعت کی تحریص و ترغیب دلائی ہوگی تب وہ
آئیں (۲) یا عورتوں کو پہلے ہی سے مرید ہونے اور بیعت کرنیکی رسم یاد تھی تو وہ حسب عادت
قدیم آپکے پاس آئیں (۳) یا خود بخود انکے دل میں اشتیاق بیعت پیدا ہوا تھا تو وہ آئیں
بہرحال خدا نے حکم دیا اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ عورتوں سے بیعت لیں۔ اب یہ ثابت
ہونا ضروری ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس آیت کی تعمیل فرمائی ہے یا نہیں۔ سو بیشک
آپنے فرمائی ہے چنانچہ پہلا طریق عورتوں کی بیعت کا یہ ہے۔

حدیث اول ۔ اخرج ابن سعد وعبد ابن حمید وابو داؤد وابو یعلی والطبرانی
وابن مردویہ والبیہقی عن ام عطیہ قالت لما قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم المدینۃ جمع النساء الانصار فی بیت فارسل الیهن عمر بن الخطاب فقام
علی الباب فسلم فقال انا رسول اللہ الیکن تبایعن علی ان لا تشرکن باللہ شیئا
ولا تسرقن ولا تزنین قلنا نعم فمد یدہ من خارج البیت مددنا ایدینا من
داخل البیت۔ کذا فی در المنثور۔ قلت اخرجه ابن جریر وثناء قالہ ابن کثیر الخ
یعنے ام عطیہ فرماتی ہیں کہ جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے
تو آپنے انصار کی عورتوں کو بلا کر ایک مکان میں جمع کیا اور انکیطرف عمر رضی اللہ عنہ کو

Marfat.com

روانہ فرمایا اور حضرت عمرؓ نے دروازہ پر کھڑے ہو کر سلام کر کے فرمایا کہ مجھے خدائے پاک کے رسولؐ نے بھیجا ہے کیا تم بیعت کرو گی اسپر کہ نہ شرک کرو خدا کے ساتھہ اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو تو سب عورتوں نے کہا کہ ہاں پس فاروق اعظم نے اپنا ہاتھہ دراز کیا اور سب عورتوں نے اپنے اپنے ہاتھہ لمبے کئے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورتوں کی مجلس جدا تھی اور حضرت عمرؓ اکیلے وہاں پر تشریف لیگئے تھے اور عورتوں نے ہاتھہ سے بیعت کی پس ایک طریق یہ بھی بیعت کا ہے۔

حدیث دوم۔ اخرج ابن ابی حاتم عن مقاتل قال نزلت ھذہ الآیۃ یوم الفتح فبایع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الرجال علی الصفا و عمر یبایع النساء تحتہا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واخرج نحوہ ابن جریر وابن مردویہ عن ابن عباس یعنے بروز فتح مکہ کوہ صفا پر تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مردوں سے بیعت لیتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسی پہاڑ کے نیچے علیحدہ عورتوں سے بیعت لیتے تھے۔ امام رازی نے تو کلبی کی روایت بلفظ قیل بیان کی ہے جس سے ثابت کیا ہے کہ عورتوں سے مصافحہ ہی کیا گیا ہے۔ مگر شاید وہ روایت چنداں معتبر نہیں۔

حدیث سیوم۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا بایع النساء دعا بقدح ماء فغمس یدہ فیہ ثم یغمسن ایدیھن فیہ یعنے جس وقت بیعت لیتے رسول پاک علیہ الصلوۃ والسلام عورتوں سے تو منگواتے پانی کا ایک پیالہ اور اُس میں آپ اپنے ہاتھہ مبارک ڈالتے پھر وہ عورتیں بھی اپنے ہاتھہ ڈالتیں"۔

روایت کیا اسکو ابن سعد و ابن مردویہ نے اور ابن اسحاق نے مغازی میں

پس یہ دوسرا طریق ہوا عورتوں کو بیعت کرلینے کا۔

حدیث چہارم عن الشعبی کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یبایع النساء و وضع علی یدہٖ ثوبۃ اخرجہ سعد ابن منصور وابن سعد وابو داؤد فی المراسیل وعبد الرزاق یعنے امام شعبی سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب عورتوں سے بیعت لیتے تھے تو اپنے ہاتھ مبارک پر کپڑا رکھ لیتے تھے پس یہ تیسرا طریق ثابت ہوا عورتوں کی بیعت کا۔ ملا علی قاری مرقاۃ میں لکھتے ہیں وظاہرہ انہ کان مبایعۃ للنساء بالید ایضاً الخ۔ اور امام ابن حجر نے فتح الباری شرح بخاری میں مفصل لکھا ہے اور امام بخاری نے جو حضرت ام عطیہ کا تذکرہ بیعت لکھا ہو وہ نمبر یہ فقرہ بھی ہو۔

حدیث پنجم۔ عن ام عطیۃ قالت بایعنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقرأ علینا اٰیۃ ان لا یشرکن باللہ شیئا ونہانا عن الناحۃ الخ متفق علیہ۔ یعنے ام عطیہ فرماتی ہیں کہ ہم سے بیعت لی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور شرک و نوحہ (بین) سے منع فرمایا۔

حدیث ششم ان ہندا بنت عتبۃ قالت یا نبی اللہ بایعنی فقال لا ابایعک حتی تغیر کفیک فکانما کف اسبع رواہ ابو داؤد۔ یعنے ہندہ عتبہ کی بیٹی نے عرض کی کہ یا نبی مجھے بیعت کرائیں آپ نے فرمایا میں بیعت نہ کراؤں گا جبتک تیرے دونوں ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے۔ ف شاید اُس عورت نے ہاتھوں کو مہندی لگالی ہوگی اور ابتدا میں عورتوں کو مہندی منع تھی۔ بعدازاں رخصت ہوگئی تھی۔

حدیث ہفتم عن عائشۃ اومت امرأۃ من وراء الستر بیدہا کتاب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلے اللہ علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری

Marfat.com

ایدبرجل ام بیدا مرأۃ الحدیث ۔ رواہ ابوداؤد والنسائی ۔ یعنے ایک عورت نے پردہ میں اپنے ہاتھ نکالے بیعت کے واسطے اور ہاتھ میں ایک چٹھی تھی بطرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم تو آپنے اپنے ہاتھ مبارک کھینچکر فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا (ف) وہ عورت خود تو پردہ میں تھی پھر ہاتھ مبارک آنحضرتؐ کا بوجہ نہ پہچاننے کے ہٹا لینا اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس بی بی کا روبرو آنا ضروری تھا یا عورتوں کا روبرو ہونا لازم تھا تاکہ اُنکے حسب حال ہدایت کیجاتی ۔

حدیث ششم ۔ عن امیمۃ بنت رقیقۃ انھا قالت اتت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ نبایعہ علی الاسلام فقلنا یا رسول اللہ نبایعک علی ان لا نشرک باللہ ولا نسرق ولا نزنی ولا نقتل اولادنا ولا ناتی ببھتان نفترینہ بین ایدینا وارجلنا ولا نعصیک فی معروف فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیما استطعن واطقتن فقالت فقلن اللہ ورسولہ ارحم بنا من انفسنا ھلم نبایعک واصافحک فقال انی لا اصافح النساء الحدیث رواہ الموطا والحاکم یعنے جناب کیخدمت میں عورتیں آئیں اور بیعت کرکے مصافحہ کا سوال کیا آپنے فرمایا کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا (ف) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صرف قولی بیعت تھی مصافحہ نہ تھا ۔ اور بالا روایت سے ہاتھ ملانا بھی ثابت ہے ۔ پس علی سبیل الجواز ملانا بھی ثابت ہوا اور عمل براحتیاط ناجائز بھی ہوا ۔ اور سب سے بہتر اسوقت وہ طریق ہے جو ہمارے سید و مولا حاجی حرمین الشریفین حافظ کلام رب المشرقین واقف علوم کونین زبدۃ العارفین قدوۃ الزاہدین تاج الذاکرین عمدۃ العابدین حضرت مولانا صوفی مولوی سید جماعت علیشاہ صاحب علیپوری ادام اللہ فیضانہم علینا ۔۔۔ اختیار فرمایا ہے یعنے صرف ایک کپڑا پکڑکر بیعت فرماتے ہیں نہ مصافحہ کرتے ۔۔۔ بلکہ ہاتھ پاؤں وسب بدن چادر سے مستور کیا جاتا ہے اور تلقین و تذکیر فرماکر رخصت کیا جاتا ہے غرضکہ بہرحال بیعت عورتوں کی سنت ہے خواہ کسی قسم کی سنت ہے لیکن یہ یاد رہے کہ بیعت کرانیوالا نہایت ہی

Marfat.com

صالح و عالم و متقی ہو اور احکام شرعیہ کا عامل ہو اور ادنیٰ ادنیٰ مکروہات سے محترز ہو اور مستحبات پر بھی عامل ہو اور ہر وقت ذکر و فکر و مراقبہ میں مصروف ہو۔ مال و جاہ کا طالب نہ ہو خلاف عقاید مقلدین اُسکا کوئی قول و فعل نہ ہو۔ اور اہلسنت پر بدظن نہ ہو بدبین نہ ہو اور غرور و تکبر و انانیت و شیخی وغیرہ صفات ذمیمہ سے آلودہ نہ ہو زاہد خشک نہ ہو۔ اس مسئلہ کی بحث ہم نے رسالہ انوار الصوفیہ لاہور جلد اول نمبر ۱ صفحہ ۵ میں درج کی ہے ملاحظہ فرماویں۔ اور بعیت مستورات کی نسبت یہ بھی یاد رہے کہ صرف بیٹھنا عورتوں میں منع ہے ورنہ وعظ و ہدایت کرنا یا حکیم کا نبض وغیرہ دیکھنا یا سبق پڑھنا۔ یا گواہی لینا یا اور بعض مواقع مستثنےٰ ہیں بوجہ ضرورت کے الضرورات تبیح المحظورات چنانچہ امام بخاری نے بروایت ابوسعید خدری حدیث لکھی ہے قال جاءت امرأۃ الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ذھب الرجال بحدیثك فجعل من نفسك یوماً ناتیك فیہ نعلمنا ما علمك اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعلمن الحدیث یعنی ایکدن عورتیں آئیں بخدمت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عرض کرنے لگیں کہ آدمی تو آپکی حدیثیں سنکر جاتے ہیں پس ہمارے لئے بھی کوئی دن مقرر فرمایا کریں تاکہ ہم بھی وہ حاصل کریں آپنے فرمایا کہ فلاں فلاں دن در فلاں فلاں مکان پر تم جمع ہو کر آؤ پس وہ جمع ہو کر آئیں اور آپ اُنکو تعلیم و تلقین فرمایا کرتے پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صرف عورتوں ہی کا علیحدہ مکان میں جمع ہو کر آنا اور آپ کا اُن میں تعلیم کے لئے جانا اور کسی مرد کا موجود نہ ہونا محض ضرورت کیوجہ سے تھا نہ کسی اور وجہ سے۔ اسیطرح خاص خاص اہل اللہ کیواسطے حسب ضرورت جائز ہے۔ ہر ایک بدباطن اعمیٰ اپنے اوپر خاصانِ خدا کو قیاس نہ کرے۔ اب دانشمند نیک طینت کے واسطے تو یہی کافی ہے اور ملحد سیرت کے لئے تو ختم اللہ وارد ہے زیادہ ضرورت ہو تو کتب صحاح میں ملاحظہ کریں۔

Marfat.com

صلوٰۃ اللیل

ارباب تصوف و سلوک پر یہ بات روشن تر ہے کہ عبادات نافلہ میں سے جو بزرگی و فضیلت نماز تہجد کو ہے وہ شاید کسی اور عبادت کو حاصل ہو۔ خدا کو یہ عبادت ایسی پیاری ہے کہ خاص اپنے محبوب اعظم کو اسکی تحریص و ترغیب فرمائی ہے قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً - وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ - اور اسکی تشریح احادیث میں یوں ہے اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ. رواہ احمد - یعنے بعد فرائض کے نماز تہجد افضل العبادات ہے - قِيْلَ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ رواہ الترمذی - یعنے آدھی رات کی دعا مقبول ہے يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ الخ رواہ البیہقی فی شعب الایمان - یعنے قیامت کے دن ایک آوازہ دیا جائیگا کہ کہاں ہیں تہجد گذار جو آرامگاہ اپنی اپنی چھوڑ کر شب بیدار تھے پس تھوڑے لوگ کھڑے ہونگے اور بلا حساب داخل جنت ہونگے - يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَى الرَّجُلِ اِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيْ وَالْقَوْمُ نِيَامٌ الحدیث - رواہ فی شرح السنۃ یعنے خدا اُس شخص کیطرف دیکھکر ہنستا ہے جو شخص تہجد گذار ہے - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنَيْهِ متفق علیہ - یعنے ایک شخص کا ذکر نبی علیہ السلام کے پاس کیا گیا کہ صبح کی نماز تک سوتا رہتا ہے تو فرمایا حضور علیہ السلام نے اُس شخص کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے اسواسطے صبح تک سوتا رہتا ہے - عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَقُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِّلذُّنُوْبِكُمْ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ

Marfat.com

رواہ الترمذی ۔ یعنے رات کی نماز کو لازم سمجھو کیونکہ تم سے پہلے انبیاء و اہل اللہ کا یہی طریق ہے
اور گناہ کی دوری اور برائیوں سے بچنے کیصورت اور قرب حق کا باعث یہی قیام لیل ہے ۔ پس اے
قسمت اس شخص کی جسکو خدا شب بیداری کی توفیق بخشے اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِلطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ
ہر اک شیخ طریقت کا جدا جدا ارشاد ہے ۔ مگر ہمارے باباجی تیراہی کے خاندان کا ایک خاص طریق ہے
وہ یہ ہے ۔ اول وضو کرتے ہی دو نفل بہ نیت تحیۃ الوضو مانند دیگر نوافل کے پڑہے ۔ بعد ازاں
۱۲ نفل دو دو رکعت کی نیت کر کے چھ سلام سے ادا کرے ہر رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ
پڑہے اور ایک ایک قل ہو اللہ ہر رکعت میں زیادہ کرتا جائے ۔ مثلاً پہلی میں ایک بار پھر دو بار پھر تین بار
علیٰ ہذا القیاس آخری میں ۱۲ مرتبہ قل ہو اللہ پڑہے ۔ بعد ازاں درود ہزارہ ۱۲ بار پڑہے وہ یہ ہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ
اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ **تہجد** کا وقت عمدہ آدھی رات سے صبح صادق کے پہلے تک ہے
اگر اتفاقاً وقت کم ہو تو چار ہی نفل پڑہے اگر بالکل ہی کم ہے تو دو رکعت تحیۃ الوضو ہی پڑہ لے ۔
و فی العالمگیری وَاَقَلُّهٗ رَكْعَتَانِ كذا فی فتح القدیر ناقلاً عن المبسوط ۔ اور جسکے تہجد فوت ہو جائیں
تو وہ بوقت چاشت چند رکعت پڑہے تاکہ نقصان پورا ہو جائے ۔ اور مستحب ہے کہ تہجد پڑہکر قدرے
لیٹ کر آذان سے پہلے اُٹھکر نماز صبح کی باجماعت پڑہے ۔ بعض نادان تہجد پڑہکر سو جاتے ہیں ۔
اور صبح کی نماز جماعت سے نہیں پڑہتے ۔ افسوس ہے اُنپر انکو معلوم نہیں کہ نماز باجماعت پڑہنا صدہا
نفلوں سے بہتر ہے ۔ خاصکر صبح کی نماز حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی جماعت سے فارغ ہو کر فرمایا کہ فلاں صحابی غیر حاضر
ہے کسی اور صاحب نے عرض کی کہ وہ ساری رات جاگتا تھا آپ نے فرمایا افسوس ہے اُسکے واسطے
کہ صبح کی جماعت سے محروم رہا ۔ اسکے واسطے نفلوں سے بہتر تھا کہ جماعت سے ملکر نماز پڑہتا ۔ اگر کسی صاحب کو

ہمیشہ تہجد کی عادت ہو اور بار وقت پر جاگنے کا یقین ہو تو وہ صاحب بعد از نماز تہجد وتر پڑھا کرے کیونکہ وتر پر نماز کو ختم کرنا مستحب ہے جیسا کہ حدیث میں ہے اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا۔ اگر جاگ کھلنے کا بھروسہ نہیں تو عشا کے ساتھ ہی وتر پڑھ لیوے اگر تہجد کا وقت بالکل ہی کم ہو تو پھر صرف وتر ہی پڑھے تاکہ وتر فوت نہ ہوں۔ اگر اکیلا ہے تو نماز تہجد ایسے طریق سے پڑھے کہ شور و شر نہ ہو غوغا نہ مچ جائے تاکہ ریا کاروں میں داخل نہ ہو۔ بلکہ اگر کسی موذی جانور وغیرہ کا خوف نہ ہو تو تہجد اندھیرے میں پڑھنا بہتر ہے۔ اگر اسکے اہل و عیال تہجد کے وقت اٹھنا پسند کریں تو بہتر ورنہ ناحق ان کو تنگ نہ کرے۔ اور جبراً نہ ستاوے۔ ہاں عادت ڈالنے کیواسطے جگانا بہتر ہے۔ اگر نیند غلبہ کرے تو ذکر خوب زور سے کرے تاکہ شیطان بھاگ جائے مگر آہستہ ذکر ہو نہ بلند قبر کے اندھیرے کو دور کرنیکے لیے نماز تہجد کا تاریکی میں پڑھنا بہتر ہے اور ذکر و مراقبہ کرنا نہایت ہی اکسیر اعظم ہے (تفسیر عزیزی) چونکہ یہ وقت دعا کی قبولیت کا ہے اور حضرت شاہ صاحب قبلہ کی بھی ازحد تاکید ہے لہذا ہر اک صاحبدل پر لازم ہے کہ اسوقت شجرہ طیبہ ضرور پڑھا کرے خواہ نثر خواہ نظم عربی یا اردو ضرور پڑھے۔

حقہ نوشی اور چرٹ وغیرہ کے نقصانات اور ممانعت

یہ بات اہل علم پر واضح ہے کہ حرمت و حلت کیواسطے تو دلیل قطعی کا ہونا ضروری ہے مگر درمیان حلت و حرمت کے کئی امور ایسے ہیں جنکو شارع علیہ السلام نے مشتبہات کے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ پس اشیاء مشکوکہ و مشتبہہ سے بچنا ہی شارع علیہ السلام نے تحریصاً و ترغیباً ارشاد بیان فرمایا ہے فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ متفق علیہ۔ یعنے جو شخص پرہیز کرے

Marfat.com

اشیاء مشتبہ سے پس اس نے بچا لیا اپنے دین کو۔ آپ صاحبان کو جب مشتبہ چیزوں سے نفرت ہو گی تو حرام سے خود ہی کراہت پیدا ہو گی جو لوگ احتیاط کرنیکی نیت رکھتے ہیں اُنکے واسطے یہی دلیل کافی ہے۔ جبکہ پیاز و لہسن (جو فی نفسہ حلال ہے) کھا کر مسجد کے اندر آنے سے حضور علیہ السلام نے منع کر دیا اور علت اسکی یہ بیان فرمائی کہ اس بدبو سے لوگوں کو ایذا پہونچتی ہے پھر حقہ یا چرٹ کی بدبو جو تمام بدبوؤں سے بدتر ہے اسکے پینے سے ملائکہ کو کسقدر ایذا و تکلیف ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے بار بار مسواک کرنیکی سخت تاکید فرمائی ہے اور خود حضور علیہ السلام ہمیشہ مسواک نہایت اہتمام و اشتیاق سے کیا کرتے تھے اور صحابہ کرام سے بھی مسواک کبھی نہیں چھوٹی۔ اسکی وجہ صاف ظاہر ہے کہ مسواک کی اسقدر تاکید شدید اور تحریض بلیغ کرنیکی اس سے صرف مونہہ کی بدبو کا دفع کرنا مقصود تھا پس جبکہ صرف بدبو کے دور کرنیکے واسطے شارع علیہ السلام نے اس حد تک مبالغہ کیا تو پھر کسقدر افسوس ہے اُس شخص پر جو کہ بجائے دفع بدبو کے اور ایک سخت بدبو حقہ یا چرٹ پینے سے اپنے مُنہ میں پیدا کرتا ہے۔ افسوس! افسوس!! افسوس!!! اب ہم چند مضامین تحقیقات جدیدہ سے نقل کرکے ناظرین کو حقہ یا چرٹ کے نقصانات بتاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

تمباکو نوشی کا بد اثر

تمباکو پینے سے کئی امراض پیدا ہوتے ہیں جنمیں سے چند ایک یہ ہیں۔ مثلاً دھڑکنا دل کا۔ ڈسپیپسیا۔ بھوک کی کمی۔ حافظ کی کمزوری۔ ضعف نظر۔ کھانسی۔ قلت اولاد۔ جسم کی کمزوری۔ ڈاکٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ڈبلیو میو ررولس کی رائے ہے کہ مرض سرطان جو اکثر مردوں کی زبان و لب و دہن و رخسارہ پر پیدا ہوتا ہے اسکا باعث تمباکو نوشی ہے پس جب کسیکے ان اعضا میں جلن پیدا ہو تو اسے تمباکو کو ترک کر دینا چاہیے۔ امریکہ کی ایک یونیورسٹی نے یہ قاعدہ جاری

کیا ہے کہ جو لڑکا چرٹ پیتا ہو اور اس علّت کے چھوڑنے سے انکار کرے تو اُسے خارج از قوم کیا جائے کیونکہ اکثر تجربہ سے دریافت ہوا ہے کہ ایسے لڑکے بالکل کاہل اور کوڑھ مغز ہوتے ہیں۔

کوپر صاحب فرماتے ہیں کہ تنباکو ایک مضر گھاس ہے جسکی بدبو نازک مزاج لوگ برداشت نہیں کرسکتے۔ تنباکو تو درحقیقت ایک زہر ہے۔

جیمس صاحب اول کا قول ہے کہ تنباکو نوشی آنکھوں کے لئے مضر ہے۔ دماغ اور پھیپھڑے کو سخت نقصان پہونچاتا ہے۔ (ماخوذ از رسالہ العزیز جلد اول نمبر ۱۔ ماہ جون ۱۹۰۶ء۔ صفحہ ۱۲)۔

اسیطرح ایک اور مضمون ٹمپرنس گائیڈ امرتسر نے بھی لکھا ہے۔ وہ یہ ہے۔

شراب اور تنباکو نوشی کے بدیہی نقصانات

تنباکو اور شراب کے نقصانات دریافت کرنیکے واسطے انگلستان میں ایک سرکاری طور پر کمیشن مقرر ہوئی جنہوں نے یوں فیصلہ کیا۔

اس تنزل کا اصلی اور سب سے بڑا باعث شراب اور تمباکو ہے چونکہ لڑکوں کے درمیان سگرٹ پینے کی عادت ترقی پر ہے جسکا بڑا اثر اُنکے مزاج پر پڑتا ہے اور اُسکے فروخت کرنیکی ممانعت کیجائے

مسٹر وگ ممبر پارلیمنٹ ہوس آف کامنز نے تنباکو نوشی کے انسداد کے متعلق ایک مسودہ پیش کیا جسکے روسے اگر کوئی ۱۶ برس کا بچہ تنباکو پیتا ہو تو سپر انسلنگ جرمانہ ہوگا۔

فرانس کے مشہور ڈاکٹر ایم لال مونڈ نے اپنے ذاتی تجربہ سے لکھا ہے کہ تنباکو کے استعمال سے انسان کے اعضاء رئیسہ کمزور ہوتے ہیں۔ اکثر ایسے مرضوں میں مبتلا ہوتے ہیں کہ جنکا علاج مشکل ہے۔

(ماخوذ از رسالہ ٹمپرنس گائیڈ جلد اول نمبر ۲ ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۳)

Marfat.com

تمباکو نوشی

(از ڈاکٹر جے۔ ایچ۔ کیلاگ۔ ایم۔ ڈی)

خون میں تنباکو کا اثر۔ خون معمول سے زیادہ پتلا ہو جاتا ہے اور زیادہ سخت حالتوں میں اسکی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں خون کا ناقص رنگ تمام بدن میں پھیل جاتا ہے۔ اور خارجی سطح زردی مائل یا سفید یا دھوئیں کی رنگ کی ہو جاتی ہے لیکن خاص تبدیلی ان چھوٹے اجسام میں پیدا ہوتی ہے جنکی بیشمار تعداد خون میں اڑا کرتی ہے اور جسکو انگریزی میں ریڈ گلوبیولس کہتے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے دوائر یا کروں کی صورت بالطبع ایک دوہری مجوف سطح ہوتی ہے اور انکے کنارے کامل طور سے مسطح اور ہموار ہوتے ہیں تنباکو کے گھونٹ کے جذب ہونے سے انمیں جلد جلد تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آلہ خوردبین سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی گولائی جاتی رہتی ہے۔ اور انکے سرے بیضاوی یا بے قاعدہ ہو جاتے ہیں اور باہمی کشش و اتفاق کے جو ایک حد تک انکی جسمانی تندرستی کی ایک اچھی علامت ہے۔ وہ بالکل منتشر اور پریشان رہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ایک لائق مبصر پر اس سے یہ بات ہویدا ہو جاتی ہے اور اسطور سے ظاہر ہوتی ہے گویا انہوں نے خود اُن سے کہا کہ جس آدمی سے دہنتن کئے گئے تھے وہ جسمانی طور سے شیفتہ ہے اور اسکی اعصابی و دماغی دونو قوتیں کمزور ہیں۔

اب یہ امر مسلم ہو گیا کہ اگر تنباکو بڑی مقدار میں استعمال کیا جائے تو زہر ورنہ اسکی ہر مقدار مضر اور نقصان رساں ضرور ہے۔ اس سے سانس میں داغ لگ جاتا ہے اور خون فاسد ہو جاتا ہے دماغ بھاری اور دل مضمحل ہو جاتا ہے رگ کے وہ پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں جگر کا فعل خراب ہو جاتا ہے بصارت کم ہو جاتی ہے جلد پیلی پڑ جاتی ہے اور ہر عضو اور ریشہ میں جس سے وہ جسم ملتا ہے چوٹ لگ جاتی ہے اور اسکا انجام یہ ہے کہ وہ مادہ حیات کو بے حس اور عمر کا قصہ کوتاہ کرنا یعنی مار ڈالنا ہے۔

Marfat.com

تمباکو سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ نظام جسم پر تمباکو کا ایسا مضرت رساں اثر پڑتا ہے کہ جسم میں مرض کے دیگر اسباب کی مدافعت و مقاومت کی قوت کم ہو جاتی ہے اور جب جسم میں امراض کے مقابلے کی قوت باقی نہ رہی تو صاف ظاہر ہے کہ تقریباً ہر قسم کے مرض لاحق ہونگے۔ اس دلیل کے ثبوت میں مندرجہ ذیل مشہور و معروف بزرگوار ونکی رائیں درج کیجاتی ہیں۔

غیر تندرست اور مرطوب اضلاع کے باشندوں کا زرد چہرہ یا ناقص ریحان اور حقیر جسمانی قوت ملاحظہ کیجئے اِن لوگوں میں زندگی کے باقاعدہ انصف اوصاف ہی نہیں ہیں۔ یہی کیفیت عادی تمباکو نوش کی ہے (مسٹر سوڈی فیلو رائل کالج آف سرجنس) مجھے کہنے میں تامل نہیں ہے۔ اگر دو جنسوں کی ایک جماعت کو جسکے آباؤ اجداد بڑے خوش قطع اور طاقتور لوگ تھے شروع سے تمباکو نوشی کی تعلیم دیجائے اور اگر شادی کا احاطہ صرف تمباکو نوشوں میں محدود کر دیا جائے تو مرد اور عورتوں کی ایک جماعت ذہنی اور جسمانی طور سے کمزور نسل کھڑی ہو جائیگی (ڈاکٹر بی۔ ڈبلیو رچرڈسن) ہندوستان کے ایک برٹش افسر نے بیان کیا کہ گیارہ افسروں میں جو ایک مہم کو بھیجے گئے تھے صرف دو شخص تندرست تھے اور یہ لوگ تمباکو نوش نہ تھے۔ تمباکو کے خلاف ڈاکٹر ایڈورڈ اسمتھ ایک مشہور ماہر علم الصحت کا بیان ہے کہ تمباکو کے فعل کا سوالہ جات بیماری کی جانب ہے اور یہ کہنا ناممکن ہے کہ وہ انسان کی بہتری کا کتنا بڑا دشمن ہے۔

خشکی اور خراش۔ تمباکو نوش کے منہ اور گلے کی خراش اور خشکی اس زہریلے دھوئیں کی اس گرم گرم دھوئیں کا نتیجہ ہے جو حقہ یا سگار کے ساتھ کھینچا جاتا ہے بعض لوگ گلے کی خراش دور کرنے کیلئے تمباکو پیتے ہیں لیکن ایسی صورتوں میں یہ عذر بھی محض ہے۔ تمباکو سے گلے کی خراش کبھی دور نہیں ہو سکتی۔

تمباکو اور دق۔ ناپاک ہوا کو پھیپھڑے کے امراض سے ایک ایسا تعلق ہے جسکو سب لوگ مانتے ہیں یہ بات بہت صاف اور صریح طور سے معلوم ہے کہ ناپاک ہوا کے پینے سے مرض دق لاحق ہوتا ہی کیونکہ اسکی زہریلی

Marfat.com

عنصر خون اور پھیپھڑوں کو خراب کر دیتی ہیں۔ حتی کہ وہ نجاستیں جو خود خون سے جمع ہوتی ہیں ان ہوا میں موجود رہتی ہیں جو ہم ایک مرتبہ پی چکے ہیں اور اس کثرت سے موجود رہتی ہیں کہ انکو دوبارہ پینے سے تندرستی محفوظ نہیں رہ سکتی۔ جب یہ بات ہے تو یہ صاف ظاہر ہو سکتا ہے کہ پھیپھڑوں کو تنباکو کا زہر دار اور گرم دھوئیں سے دن میں کئی گھنٹے تک بھرنا پھیپھڑے کا مرض ضرور پیدا کریگا۔ علاوہ بریں تجربے سے بھی بات ظاہر ہے۔ ڈاکٹر سی۔ آر ڈرائیڈیل طبیب خاص میٹرا پالیٹن فری اسپتال لندن نے رسالہ حفظان صحت میں بیان کیا ہے کہ کم سنی میں تنباکو پینا مرض دق کا ایک معمولی سبب ہے۔

تنباکو بانی مرض دل۔ دل پر تنباکو نوشی کا جو اثر پڑتا ہے وہ نبض سے ظاہر ہو سکتا ہے کیونکہ نبض دل کی حالت کا ایک نہایت ہی سچا آئینہ بردار ہے۔ تنباکو نوش کی نبض نہایت صاف لفظوں میں لکھتی ہے کہ اسکا دل جزوی طور پر مفلوج ہے اور اسکا زور اور جوش گھٹ گیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ زہرناک ہے۔ دیرینہ تنباکو نوش اور اکثر وہ لوگ جو چند برس سے تنباکو پیتے ہیں اختلاج قلب اور نبض کا ٹھہر ٹھہر کر حرکت کرنا اور اس مفید عضو کی خرابی کے دیگر آثار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اصل میں تنباکو نوش کے دل کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ اطبائے فرنگ نے اس مرض کا نام ہی طب کی اصطلاح میں ”ورنار کوئزم آف دی ہارٹ“ یعنی سمیت دل قرار دیا ہے۔ طبی نقشہ جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر چار تنباکو نوشوں میں ایک شخص کی یہی حالت ہوتی ہے اس یقین کی کامل وجوہ ہیں کہ تنباکو کے استعمال سے دل کے نہ صرف فعلی بلکہ اعصابی مرض پیدا ہو سکتے ہیں۔

تنباکو اور ضعف معدہ۔ حالانکہ تنباکو ضعف معدہ کا ایک حکمی علاج بیان کیا جاتا ہے لیکن ڈاکٹروں کے مبصرانہ تجربوں سے یہ اکثر با تحقیق کو پہونچ گیا ہے کہ اس سے ضعف معدہ کو کبھی فائدہ نہیں پہونچتا بلکہ اکثر صورتوں میں ضعف معدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تنباکو نارکوٹک یعنی زہر ہے۔ کل سمیات کا بالعموم یہ اثر ہے کہ وہ ہاضمہ کو کم کرنے اور معدے کی قوت کو گھٹاتے ہیں۔ تنباکو میں یہ ایک خاصہ موجود ہے کہ اگر ایک شخص بھوکا اور تنباکو کا عادی ہے

تو وہ اپنی بھوک تمباکو کے استعمال سے فرد کر سکتا ہے اسیطرح دیگر شیا سے بھوک مٹائی جا سکتی ہے حالانکہ معدہ خالی رہتا ہے لیکن اشتہا جاتی رہتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ تمباکو معدے کو بگاڑ کر کمزور کر دیتا ہے نسوار سونگھنے سے ناک کی اندرونی جھلی میں خراش ہوتی ہے جو ہمدردی معدہ کے باعث معدہ کو ضعیف کر دیتی ہے۔

تمباکو باعث ناسور ہے۔ ہمیں برائے نام شک نہیں کہ یہ مرض ہلک اکثر تمباکو کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ کل نامی گرامی ڈاکٹروں کا مشاہدہ ہے کہ ہم نے اکثر مریض دیکھے ہیں جو لب اور زبان کے اس ناسور میں مبتلا پائے گئے اور جو تمباکو نوشی سے پیدا ہو گیا ہے اس مرض کے بہت سے لوگ خود ہمارے مشاہدہ میں آئے اور ہمکو اصلاً شبہہ نہیں ہے کہ لب اور زبان کے اکثر ناسور اسی ذریعہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

اس خیال کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ لنڈن کے عظیم الشان ہسپتال ناسور میں جہاں اس عارضہ کے دس ہزار سے زیادہ مریضوں کا علاج ہو چکا ہے ان مردوں کی تعداد جو لب اور زبان کے ناسور میں مبتلا تھے اسی مرض کی عورتوں سے زیادہ تھی۔ حالانکہ ناسور میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ یعنے پانچ اور ایک کی نسبت ہے۔

تمباکو سے سکتہ۔ گذشتہ تیس برس سے ایک خاص قسم کے سکتہ کی وہ شدت ہے کہ الامان معلوم ہوتا ہے کہ اسکا اثر خصوصاً ان رگوں پر ہوتا ہے جنسے پٹھے بنتے ہیں اور جو رفتہ رفتہ انسان کی عصبانی قوت کو ضائع اور کم کر دیتا ہے اسکا خاص باعث تمباکو کا استعمال ہے کیونکہ یہ مرض اکثر تمباکو نوشوں کو ہوتا ہے۔ ایک قسم کا فالج آنکھوں پر گرتا ہے جس سے انسان اندھا ہو جاتا ہے اور جسکو کما حقہ بخوبی پہچانتے ہیں ایسے مریض بالعموم تمباکو ترک کر دینے سے اچھے ہو جاتے ہیں لیکن جبتک تمباکو کا استعمال رہتا ہے مرض قائم رہتا ہے

آنکھوں کا اندھاپن۔ یہ مرض بڑی شدت سے بڑھتا جاتا ہے خصوصاً بلجیم اور جرمنی میں جہاں تمباکو نوشی کی کثرت بڑھتی جاتی ہے اس مرض کو دن دونی ترقی ہے اور اسکی خاص وجہ تمباکو کے استعمال کی بیان کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے بلجیم کے ایک نامی حکیم نے اس امر کا اعلان کیا اور گورنمنٹ بلجیم کی درخواست

تمباکو اور خوف ۔ تمباکو کے استعمال کرنیوالے بڑی شدت سے خوف کے عارضہ میں مبتلا رہتے ہیں اور یہ خوف مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی شخص بہت جلد گھبرا اٹھتا ہے۔ کوئی شخص حد سے زیادہ چڑچڑا اور تشکیک اور بدمزاج ہو جاتا ہے کسی شخص کو رات بھر نیند نہیں آتی کسی کا ہاتھ کانپا کرتا ہے جس سے اسکو لکھنے میں بڑی دقت محسوس ہوتی ہے۔ ہم نے سینکڑوں مریضوں کو تمباکو کا استعمال ترک کرنے پر ان علامات سے بری پایا۔ تمباکو سے عارضی طور پر رگوں میں طاقت اور مستعدی پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ عارضی قوت دھوکے کی ٹٹی ہے یہ بالکل مصنوعی ہے اور اسکا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس مشکل کے دفعیہ کے لئے تمباکو استعمال کیا گیا تھا وہ دقت اور بڑھتی جاتی ہے۔

ہم نے بیویوں اور بچوں کو اعصاب رئیسہ کے ان مختلف عوارض میں بشدت مبتلا پایا ہے جو انکے نازک جسموں میں محض تمباکو کے اس زہریلے دھوئیں کے اثر سے پیدا ہو گئے تھے جو انہوں نے اپنے تمباکو نوش شوہروں اور والدوں کی زہرناک سانسوں سے حاصل کیا تھا۔

تمباکو کا موروثی اثر۔ ایسا کوئی عیب یا عادت نہیں جسکا اثر تمباکو سے زیادہ اولاد میں یقینی طور پر منتقل ہوتا ہو۔ ایک طاقتور شخص تمام عمر تمباکو پیتا رہے اور اپنے دل میں سمجھتا رہے کہ مجھکو تمباکو کے استعمال سے کوئی مضرت نہیں پہونچی لیکن اس شخص کے بچے جنکو توانا اور تندرست ہونا چاہیئے بجائے موروثی طاقت اور توانائی حاصل کرنے کے کمزور پیدا ہوتے ہونگے اور انکے نظام جسمانی کو ہمیشہ بیماری کا کھٹکا رہیگا اور بہت انکی قوت زائل ہو جائیگی۔ عادی اور کہنہ تمباکو نوش کی اولاد کبھی انکی طرح توانا نہ ہو گی اور یہ بھی ممکن نہیں کہ وہ ڈرپوک۔ کمزور اور مضمحل نہ ہو۔ ہم نے اس امر کی اس کثرت سے آزمائش کی ہے کہ ہم اسکی تائید کے لئے صدہا ہزارہا نظیریں پیش کر سکتے ہیں۔ ایک تجربہ کار انگریز طبیب ڈاکٹر ہیڈک صاحب تمباکو کے اثرات کے تجربے کو مندرجہ ذیل عبارت میں تحریر فرماتے ہیں۔

اگر اسکا بڑا انجام اس شخص کا ہی ہے جو دو ہو چھ برس بری اور خطرناک عادت میں پڑکر اپنی خاص تندرستی

Marfat.com

کھو بیٹھتا اور اپنی دماغی اور جسمانی قابلیتوں کو نقصان پہونچاتا ہے تو وہاں تک غنیمت ہے لیکن بات نہیں ہے۔ باپ کا گناہ اسکے بچے کی گردن پر اس شدت اور کسی عادت بری کے اختیار کرنیوالے پر نہیں ہے۔ ضعف اختناق الرحم جسکو بعض لوگ غلطی سے آسیب کا خلل کہتے ہیں۔ بدصورتی۔ بونا پن۔ دق اور عادی تمباکو نوشوں کے بچوں کی مصیبت ناک زندگی اور قبل از وقت موت وغیرہ اس کمزوری اور نقاہت کی پورے طور سے شاہد ہیں جو اس بری عادت کے باعث باپ سے بچوں کو منتقل ہوتی ہے۔"

ان عوارض کے علاوہ جنکا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے ہم اور بہت سی بیماریاں بتا سکتے ہیں جو تمباکو کے استعمال سے صراحتہً یا کنایتہً لاحق ہوتی ہیں۔ لیکن جو امور ہم نے بیان کئے ہیں ان سے بخوبی منتج ہوتا ہے کہ تمباکو کا استعمال نہایت ہی خراب عادت ہے اور بیماری پیدا کرنیکا ایک یقینی ذریعہ لہذا نوجوان اور بچوں کو اس عادت سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے اور جو لوگ اس بری عادت میں مبتلا ہیں انکو اسکے چھوڑنے کی ترغیب دلانے میں ثواب ہے۔

حالانکہ جان اور تندرستی کے خطرے اس ناپاک پتے کے استعمال سے بڑھتے اور ظاہر ہوتے جاتے ہیں لیکن اسکے مریدوں کی تعداد برابر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ تمباکو کی عادت کو اخلاقی مرض سمجھنا اور ایسا سمجھکر ویسا ہی اسکے ساتھ برتاؤ کرنا چاہئے۔ یہ وہ کیڑا ہے کہ انسان کو ذلیل وخوار کرنیکے لئے سوسائٹی کو لگ گیا ہے۔ انسان کی عقل حقیقت میں کیسی الٹی ہے کہ وہ دیدہ دانستہ اپنے صانع کے نقش کو اسطرح بگاڑتا ہے کہ اسکی صنعت کی ہر علامت اس ٹھہری ہوئی پتی کے مارے مٹ جاتی ہے۔

کیونکر اصلاح ہو۔ تمباکو کا استعمال یک لخت موقوف کر دیجئے بہت کم شخص ہیں جنمیں انضباط نفس اور ارادہ کی پختگی ہو۔ بعض چیزوں کے ترک کرنے میں سخت نقصان متصور ہیں لیکن تمباکو وہ شے ہے کہ اگر اسکو یک لخت ترک کیا جائے تو سوا اسکے کہ تھوڑی سی بیچینی ہو کوئی برا نتیجہ لاحق نہیں ہوسکتا۔ چند روز کا صبر اچھا ثمرہ پیدا کریگا اور انسان کو اس متبذل عادت کے

سستم سے محفوظ رکھیگا۔

لنڈن کا برٹش میڈیکل جنرل رقمطراز ہے کہ تمباکو نہ صرف جسمانی طور پر مضرت بخش ہے بلکہ طالبعلموں کی دماغی ترقی بھی روکتا ہے۔ امریکہ کی تمام یونیورسٹیوں نے طلبائے کالج کو تمباکو کے استعمال سے باز رکھنے کی کوشش کی ہے۔ بوسٹن یونیورسٹی نے سرکلر جاری کیا ہے کہ جو طالب علم تمباکو کا پرہیز نہیں کر سکتے انکے نام کالجوں سے خارج کر دئے جائینگے۔ بسو یونیورسٹی اور چند دیگر دارالعلوموں نے بھی یہی قاعدہ جاری کر دیا ہے۔ ۱۹۰۸ء میں ایک سرکاری ڈاکٹر نے نہایت غور اور احتیاط کے ساتھ نقشہ جات تیار کئے تو ۱۸۷ انڈر گریجوایٹ طلبا میں سے ۷۷ ایسے تھے جو تمباکو سے محترز تھے اور ۷۰ استعمال کرتے تھے۔ اول الذکر اپنے دوسرے ہم سبقوں پر چار سال کے اندر ہر ایک بات میں سبقت لیگئے تھے۔ ۱۰ فیصدی وزن میں اور ۲۴ فیصدی بلندی میں اور ۲۶ فیصدی سینے کی کشادگی میں ۸۰ فیصدی پھیپھڑوں کے نشوونما میں ترقی کر گئے تھے علاوہ ایک پروفیسر کالج نے لیاقت کی حیثیت سے اپنے شاگردوں کو چار درجوں میں تقسیم کیا۔ بعد میں تحقیقات کیگئی جو طلبا اول میں شامل کئے گئے تھے ان میں سے کوئی تمباکو استعمال کرنیوالا نہ تھا۔ اور جو سب سے پیچھے درجے میں شمار کئے گئے تھے وہ تقریباً سب ہی تمباکو پینے والے تھے۔ غرضکہ یہ امر بہمہ وجوہ پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ **تمباکو کا استعمال صحت کیواسطے سخت مضر ہے** اور اس میں کسی تمباکو نوش کو بھی شبہہ نہیں کہ تمباکو استعمال نہ کرنا تمباکو استعمال کرنے سے بہتر ہے۔ عام آدمی اکثر یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ بڑے بڑے عالی دماغ اور جادو رقم لکھنے جیسے مصنف صبح سے شام تک تمباکو سے ایک دم مفارقت نہیں کرتے۔ لیکن اگر تحقیقات کیجائے تو ثابت ہو جائیگا کہ اگر وہ اس سے محترز رہتے تو اور بھی عمدہ کام کر سکتے۔

ولایت میں چرٹ پینے کی کثرت کو دیکھکر ڈاکٹر نکلسن صاحب ایم۔ ڈی نے ۸۰ لڑکے نو سال کی عمر کے لیکر دس ۱۰ سال تک ایک جگہ جمع کئے اور انکی صحت جسمانی کی بہت احتیاط کی دس کے بعد غور کیا تو معلوم ہوا

کہ سگرٹ نے ان کو سخت نقصان پہونچایا ہے۔ ۲۲ لڑکوں کے تو ہاضمے خراب ہو گئے تھے اور چھاتی میں ایک قسم کا دھڑکا پیدا ہو گیا تھا اور ان کی نیند بھی کم ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کا قول ہے کہ:۔

تمباکو کا استعمال صحت کے واسطے سخت مضر ہے ۔ وہ کفایت شعاری اور صفائی کا سخت دشمن ہے۔ سانس کو ہمیشہ کے لئے کثیف کر دیتا ہے ہاضمے کو بگاڑتا ہے اور ذہن کو خراب کرتا ہے یہانتک کہ بعض اوقات عمر کو بھی کم کر دیتا ہے۔

جو لوگ سگار پینے کے عاشق ہیں وہ اسکو غور سے پڑہیں۔ امریکہ کے ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اسمیں پانچ چیزیں ایسی مخلوط ہوتی ہیں جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ اول تمباکو کا تیل۔ دوسرا اُس کاغذ کا عرق جو اُسکے اوپر لپیٹا ہوا ہوتا ہے تیسرا سنکھیا جو اس غرض سے ملایا جاتا ہے کہ دہواں عمدہ نکلے۔ چوتھا شورہ جس سے یہ مدنظر ہوتا ہے کہ تمباکو گرنہ پڑے۔ پانچویں افیون تاکہ پینے کے ساتھ ہی دماغ میں اثر پہونچ جائے۔ کیا اب بھی اس بات میں شبہہ ہے کہ **تمباکو کا استعمال صحت کیواسطے سخت مضر ہے** ۔

تمباکو پیا انگلینڈ کے مشہور ڈاکٹر سر بی۔ ڈبلیو رچرڈسن کی رائے بھی عالمانہ ہے وہ لکھتے ہیں

تمباکو کا استعمال صحت کیواسطے سخت مضر ہے

۱ ۔ یہ خون میں کثافت پیدا کرتا ہے۔

۲ ۔ معدے کو کمزور بنا کر قوت ہاضمہ کو بگاڑ دیتا ہے۔

۳ ۔ دل کی آرگن یعنے فتور پیدا کرتا ہے۔

۴ ۔ حواس خمسہ کو آہستہ آہستہ ناکارہ کر دیتا ہے۔

۵ ۔ دماغ میں بہت سے ردی مادے پیدا کر دیتا ہے جو مضر ہوتے ہیں۔

۶ ۔ رگوں اور پٹھوں پر برا اثر کرتا ہے۔

Marfat.com

۷ - حلق اور نتھنوں میں خشکی اور گرمی جمع کر دیتا ہے۔

۸ - پھیپھڑوں میں ایسے اجزے پیدا کر دیتا ہے جنسے دائمی بلغم کا اندیشہ ہے۔

اپنے نوجوان دوستوں کے سامنے لائق ڈاکٹروں کے خیالات پیش کر کے میں باادب ملتمس ہوں کہ وہ سطور بالا پر کافی غور فرماویں۔ (رسالہ الرفیق جلد دوم نمبر اول۔ ماہ جنوری ۱۹ء)

ہم نے یہ بعض حوالے صرف اس غرض سے لکھے ہیں کہ لوگوں کو تمباکو نوشی کے دینی و دنیاوی نقصانات کا علم ہو اور اسکے ترک کرنیکی نہایت کوشش کریں ورنہ ہمکو تو حضرات صوفیہ صافیہ رح کی ممانعت کافی دلیل ہے۔ چونکہ ہمارے خاندان عالیہ نقشبندیہ میں اسکی سخت ممانعت ہے لہذا سب احباب اسکے ترک کرنے کی ضرور کوشش کریں۔

بعض اہل اللہ نے خواب کے ذریعہ معلوم کیا کہ حقہ و چرٹ پینے والے کو مجلس دربار نبوی میں شامل ہونے کی اجازت نہ ہوئی کیونکہ حضور علیہ السّلام کو بدبو سے سخت نفرت و کراہت ہے یہی وجہ ہے کہ خلال کرنا سنّت اور مسواک کرنا سنّت مؤکدہ ہے۔ اور کچّا پیاز و تھوم کھانے سے ممانعت کی گئی۔

ہم اس مضمون کو طول دیکر معرض بحث میں لانا نہیں چاہتے کیونکہ یہ ایک قسم کا اتّقا یا احتیاط ہے۔ اور یہ انہی کو منظور ہوتا ہے جنکو خوف خدا اور عشق و محبت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پاس ہو۔ اور جنکو رات دن میخواری و افیون خوری بمنزلہ غذا ہو انکے لئے یہ حروف شاید مفید پڑیں یا مضر۔ فقط۔ والسّلام۔

تمّت بالخیر

مؤلف ھذا فقیر محبوب السمٰن۔ المعروف عاجز خیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی نوری امرتسری عفی عنہ

Marfat.com

سفرِ محبوب

یعنی

ضمیمہ رسالہ ہذا

ناظرین اہل دین پر یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قدرت حق جسطرح گوناگون تغیرات وحادثات میں لگی رہتی ہے اسیطرح اُسکے اسباب وعلل بھی ساتھ ساتھ پیدا کرتی چلی جاتی ہے کیونکہ ضد وند وکفو وشرکت وہمسری ودیگر نقائص سے منزّہ ومبرّا ہونا صرف ذات واحد مطلق کا خاصہ ہے نہ دیگر کسی مخلوق کا بلکہ اُسکی مخلوق کے لئے یہ سب سامان ضروری اور لازمی ہے۔ اگر آدم علیہ السلام ہے تو اُسکا مدمقابل ابلیس بھی ہے اگر ابراہیم علیہ السلام ہے تو سامنے نمرود بھی ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام ہے تو فرعون بھی ساتھ ہی ہے۔ اگر سید المرسلین رحمۃ للعالمین محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے تو ابوجہل ابولہب بھی روبرو حاضر ہے علیٰ ہذا اسی سنت الٰہیہ کے مطابق اکثر اہل اللہ کے ساتھ ایسی کئی صورتیں درپیش آئیں اور آتی رہینگی۔ چنانچہ فی الحال اسی سنت اللہ کے موافق ایک واقعہ ملک کرناٹک علاقہ جنوبی ہند میں پیش آیا مختصر کیفیت اُسکی یوں ہے کہ ۱۳۲۵ھ میں **حضرت مولانا مولوی پیر خیر شاہ صاحب حنفی۔** نقشبندی قادری امرتسری پنجاب کیطرف سے دورہ کرتے ہوئے کوہ نیلگری علاقہ مدراس میں پہونچے وہاں مسجد جامع میں مدت دراز رہے اس عرصہ قیام میں آپکے وعظ وتوجہ سے لوگوں کے دلوں کو کشش الٰہیہ نے خوب کھینچا اور لوگ سلسلہ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ سے مشرف ہونے لگے

یہ لطیفہ بھی قابل غور ہے کہ جو ایماندار طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہونا [illegible] دیکھنے جسطرح کسی نو عیسائی کیطرف دیکھا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک پاک روح نے یوں لکھدیا ہے۔

"پادری سے بچگئے اور ہوگئے اُنکا شکار ہرطرح ہونیکو ہے ایمان رخصت آجکل"

ایک اور ملحد صاحب یوں فرماتے ہیں ۔

"خدا محفوظ رکھے اسکی زد سے یہ وہ گولہ ہے   نہ پیادہ ہی کو چھوڑا اور نہ راکب کو نہ مرکب کو"

جس دن کوئی خوش نصیب طریقہ نقشبندیہ میں داخل ہو جاتا تو فوراً ایک غوغا مچ جاتا مگر غدا نے حسب وعدہ خود وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ بوستان صدیقیت کا شجر طیبہ نہایت مضبوطی و نباتی سے لگا نا تھا سو لگا دیا اور دشمن صدیق اکبر روتے ہی رہ گئے نتیجہ اسکا یہ نکلا کہ لوگ نمازیں پڑھنے لگے ذکر و فکر و مراقبہ سے مسجدیں آباد ہو گئیں بعض نیک کردار تہجد گذار بھی بن گئے ختمات قرآن اور محلس میلاد شریف اور محفل گیارھویں شریف ہونے لگیں اور لوگ افعال قبیحہ سے تائب ہو گئے شراب فروش بادہ نوش بیر پرولنے لگے اور بھنگ و افیون خوار چڑنے لگے اور ایماندار لوگ ہندوؤں کو چھوڑ کر مسلمانوں کی دوکانوں سے سودا خریدنے شروع ہو گئے اور یہ طریق اصلاح جب ہونے لگی اور دینداری کا دور دورہ زور پکڑ گیا تو وہی سنّت الٰہیہ کا وقت آ گیا۔ یعنی بعض دین کے دشمنوں نے کسی پیر زادہ پیر حیدر شاہ سیاہ صاحب کو حضرت مولانا مولوی پیر خیر شاہ صاحب کے مد مقابل کھڑا کیا۔ یہ پیر حیدر شاہ خود تو بے علم ہے مگر فتنہ پردازی اور مفسدہ انگیزی میں ایسا بے نظیر ہے کہ کوئی ہزند صوفی بھی اسکے برابر نہ ہو گا اندھا سکو اس لئے مدمقابل کیا کہ یہ اپنے باپ دادا کے مریدوں سے ہزار ہا روپیہ لوٹ کر عیش و عشرت کرتا تھا انکی خوشامد یا آئندہ برسی صدقات وصول کرنیکے واسطے اپنی کم فہمی سے مخالفت پر کمر بستہ تیار ہو جاتا ہے اختلاف تو کچھ نہ تھا۔ پیر حیدر شاہ صاحب اور مولوی پیر خیر شاہ صاحب دونوں حنفی دونوں مقلد دونوں صوفی دونوں پیر دونوں سنّی العقیدہ مگر یاروں نے بات کا تبنگڑ بنا دیا بلکہ اس جگہ پر وہ مثل صادق آتی ہے جو مشہور ہے کہ جب منصور عباسی بادشاہ نے لاکھہا سادات کو قتل کیا تو ایک دن اتفاقاً اسکے ہاتھ سے ایک مچھر یا پسو مر گیا تو علماء سے فتویٰ طلب کیا اور حضرت سعید ابن المسیب کے پاس بھی گیا اور عرض کی کہ آج مجھسے سخت ظلم صادر ہوا ہے اگر آپ للہ کوئی معافی کی تدبیر فرما دیں تو ممنون احسان ہونگا۔ آپنے فرمایا وہ کونسا ایسا سخت گناہ ہے کہ جس سے تیرے جیسے

Marfat.com

سنگدل کو بھی رقت ہوئی۔ اس نے کہا کہ مجھسے اتفاقاً ایک مچھر مرگیا اسکی کچھ تعزیر یا فدیہ ہے۔ آپنے مسکرا دیا
کہ ارے ظالم اتنا سادات قتل کرنے سے تیرے دل کو کچھ بھی صدمہ نہ ہوا اور ایک مچھر کا مرنا تجھے ناگوار گذرا افسوس
دور ہے۔ وہی حال ہے بعض ملکوں کے پیروں کا چنانچہ آئندہ واضح ہوگا۔ غرضکہ یزیدوں کے اغوا اور اپنی
عیش وعشرت کے قائم رکھنے کیلئے پیر حیدر شاہ صاحب نے اسقدر مخالفت پر کمر باندھی کہ اگر پیر خیر شاہ صاحب کہتے
ہیں کہ خدا ایک ہی ہے تو حیدر شاہ صاحب اسکی ضرور نفی کرینگے یہ مخالفت اس حد تک ترقی کر گئی کہ جنوبی ہند
میں دو جماعتیں (ایک بڑا گروہ تو سنی العقیدہ مولوی خیر شاہ کا طرفدار ہوگیا اور چند انخاص بازاری لوگ
پیر حیدر شاہ کا حامی بن گیا۔) بنا ہوگئیں جب پیر حیدر شاہ صاحب نے دیکھا کہ اسطرح تو دال نہ گلی تو لوگوں
سے مضامین لکھوا کر رسالے چھپوانے شروع کئے جنکا اصلی مضمون تو یہ ہے کہ نقشبندیوں کو دل کھولکر گالیاں
دیجائیں وہابی تو ہیں ایک تازہ رحمت حق کا ظہور ہوا وہ یہ کہ قدرت الٰہی نے اہل ایمان کے دلوں میں ایک
ولی اللہ مرد خدا الموسنہ سادات حق ہادی رقت کی محبت ڈالدی۔ وہ کون یعنی برگزیدہ بارگاہ حقایق آگاہ
رہبر حق جناب حافظ حاجی صوفی حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب حنفی نقشبندی قادری
محدث علیپوری مدظلہ۔ اس واقعہ کا تذکرہ اخبار وکیل جلد ۱۳ نمبر ۲۶ صفحہ ۲ اور اخبار وطن جلد ۱۴ نمبر ۳۰ صفحہ ۱۴
اور اخبار اہل فقہ امرتسر جلد ۲ نمبر ۲۰ اور جلد ۲ نمبر ۳۰ صفحہ ۵ اور رسالہ انوار الصوفیہ جلد ۴ نمبر ۱ و ۲ اور
پیسہ اخبار اور المجدد وغیرہ میں ہوتا رہا۔ غرض اہل ایمان نے حضرت قبلہ ممدوح کو مورخہ ۱۲ مئی بذریعہ تار بار بار مدعو کیا
آپنے نہایت ہی لطف فرما کر دعوت قبول فرمائی اور علیپور شریف سے ۱۵ مئی مذکور کو روانہ ہوکر راستہ میں
لاہور و قصور و دہلی و بھوپال و بمبئی و پونا وغیرہ مقامات سے سیر کرتے کرتے ۲۰ جون سنہ ۱۹۰۶ء کو
بنگلور ہوئے۔ وہاں کے اہل ایمان نے نہایت ہی استقبال واحترام سے آپکی تشریف آوری کی اور کئی
اسٹیشنوں تک استقبال کو حاضر ہوئے اگرچہ آپکی تشریف آوری سے پہلے اکثر ایماندار آپکے خادم دلی
ہوچکے تھے مگر اور چند احباب مثلاً خان بہادر سیٹھ عبدالرحمن صاحب رئیس اعظم اور سیٹھ صدیق صاحب رئیس

Marfat.com

اور سیٹھ محمد قاسم بن خان بہادر سیٹھ عبدالرحمن صاحب اور سیٹھ عبدالستار صاحب کلاتھ مرچنٹ اور دیگر کئی حضرات طریقہ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے حضرت قبلہ شاہ صاحب وہاں پر دو ماہ تک مقیم رہے اور آپ کے ساتھ حضرت مولانا مولوی حافظ ظفر علی صاحب ایڈیٹر انوار الصوفیہ لاہور بھی تھے جنہوں نے بذریعہ وعظ و ہدایات نیلگری کے اہل اسلام کی بہت خدمت کی چونکہ سیٹھ عبدالستار صاحب مذکور کا بار بار تقاضا تھا کہ کنور تشریف لیچلیں تو جناب شاہ صاحب قبلہ نیلگری سے روانہ ہوکر راستہ میں بنگلہ سیٹھ ستار صاحب میں تین روز مقیم رہے اُس وقت تک پیر حیدر شاہ صاحب عرصہ چھ ماہ سے وہاں پر ہی اپنے باپ دادا کے مریدوں کے ہاں ہر طرح سے عیش و آرام میں مست تھے مگر اسقدر مرعوب و دہشت زدہ تھے کہ دہلیز سے باہر تک نہ نکلے۔ نہ مباحثہ کا شوق نہ گفتگو کا خیال نہ مناظرہ کی دعوت بلکہ گویا زندہ ہی نہ تھے۔ کیونکہ وہاں پر کوئی سادہ لوح سادہ مزاج سادہ عقل نہ تھا جب حضرت قبلہ کنور سے روانہ ہوئے تو آپنے مدراس اور حیدرآباد کا ارادہ پختہ کرلیا تھا کیونکہ وہاں سے دعوت مع کرایہ وغیرہ آچکی تھی۔ آپنے بطور آرام ایک دن کے واسطے لشکر بنگلور بر دوکان خواجہ غلام نبی صدرالدین صاحبان شال مرچنٹ قیام فرمایا۔ صبح کو آپکا ارادہ تھا کہ روانہ ہوں تو خدا نے مسلمانان میسور کے دلوں میں حضرت شاہ صاحب کی محبت ایسی ڈالدی کہ یکایک سیٹھ فقیر محمد صالح محمد وغیرہ احباب نے تار دیکر حضرت قبلہ شاہ صاحب کو صرف ایک دو روز کے وعدہ پر مدعو کیا اور بذریعہ تحریر عرض کی کہ میسور کے بہت ایماندار آپکے دیدار کے مشتاق ہیں حضرت شاہ صاحب نے درخواست منظور فرما کر حکم دیا کہ اسباب سب باندھکر تیار رکھو کہ پرسوں صبح میسور آتے ہی حیدرآباد روانہ ہو جائینگے۔ جب میسور پہنچے تو وہاں کے معززین نے ہاتھ پاؤں جوڑکر عرض کی کہ للہ فی اللہ آپ چند روز اسجگہ قیام فرمادیں تاکہ ہزارہا لوگ جو سعادت سے منتظر دیدار ہیں محروم نہ رہیں۔ یہ خبر جب حیدر شاہ کے کان تک پہونچی تو اسکے پیٹ میں سخت قرقراہٹ و درد پیچش شروع ہوئی نہایت اضطراری و بیقراری کی حالت میں چند چھوکروں کو جمع کرکے اشتہار بنام "اعلان ضروری" ۳۰ اگست ۱۹۰۸ء کو نکالا حضرت قبلہ نے قالوا سلاما پر عمل کرکے جواب دیا۔

پھر دو روز کے بعد ایک پرچہ بعنوان "جماعت علیشاہ کی آؤ بھگت میسور میں" ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کو نکالا۔ پھر چند روز کے بعد ایک پرچہ بنام "جماعت علیشاہ اور اسکے خلیفہ خبر شاہ کی جہالت" شایع ہوا۔ پھر چند روز کے ایک اور پرچہ "تعزیز المفترین" کی سرخی سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو تقسیم ہوا۔ ان پرچوں میں ایک سنت انبیاً بھی پوری ہوئی۔ وہ یوں ہے کہ حضرت موسیٰ جب کوہ طور پر گئے تو باوجود ہارون علیہ السلام کی موجودگی کے چند لوگ مرتد ہو گئے تھے اسیطرح ایک دو مرتد حیدر شاہ کے ساتھ ملکر نقشبندیوں کو خوب گالیاں دینے لگے۔ اگرچہ حیدر شاہ نے کئی رسالوں میں بیشمار گالیاں دیں۔ مگر ہم صرف انکے ایک ہی رسالہ بنام "چار مسئلوں کی تحقیق" سے چند عام فہم گالیاں نقل کر کے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں تاکہ ثابت ہو کہ صرف حیدر شاہی قطاً گالیوں میں ہوشیار نہیں بلکہ پیر حیدر شاہ بھی ان سے نمبر اول ہے یا تو گالیاں ایران کے شیعہ کے پاس ہیں یا حیدر کے دل میں۔ وہ چند گالیاں یہ ہیں۔ کافر۔ اکفر۔ خبیث۔ اخبث۔ پلید۔ جادوگر۔ مسمریزم کنندہ۔ بدعقیدہ۔ بے ادب۔ گستاخ۔ منافق۔ ملحد۔ زندیق۔ معلم ملکوت۔ رافضی۔ تقیہ باز۔ دنیا پرست۔ ابلیس۔ خبیث النفس۔ بدباطن۔ جاہل۔ اجہل۔ فریبی۔ مکار۔ غدار۔ رہزن۔ مردود۔ وغیرہ وغیرہ۔ حیدر شاہ کے حنفی ہونیکی یہ بڑی علامت ہے۔ پھر حیا اکی یہ کہ بقول "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" بھی حیدر شاہ اپنے ایک خط مورخہ ۲۳ ذیقعد ۱۳۲۵ھ میں حضرت محدث علیپوری مدظلہ کیطرف لکھتا ہے کہ آپکے معتقدوں نے گالی گلوچ کیا۔ واہ حضرت آپکے اس سچ پر لاکھوں جھوٹ قربان۔ حالانکہ کسی عبداللہ صاحب نامی ثالث نے ایک پرچہ جسکی سرخی یہ ہے۔ اشتہار صلح الآثار مطبوعہ مدراس میں نہایت عمدگی سے ثابت کیا ہے کہ ابتداءً گالی گلوچ اور ہر قسم کی بدزبانی اور بداخلاقی کی پیر حیدر شاہ صاحب کیطرف سے ہی ہوئی ہے کیونکہ سلسلہ تحریرات کا ابتدائی نمبر حیدر شاہ کیطرف سے ایک رسالہ بنام صمصام قادریہ علی ھالفتۃ الزندیقیہ نکلا تھا جسپر قاضی عبدالغفار صاحب بنگلوری کی بڑے زور شور سے دستخطی تقریظ ہے اس رسالہ میں فرقہ نقشبندیہ وغیرہ کو بلکہ سوائے قادریہ کے اور سب کو زندیق بنایا ہے اور فرقہ نقشبندیہ کی

سخت توہین وتحقیر کی ہے چنانچہ اُسکے مطالعہ سے عقلمندوں کو پتہ لگ جائیگا۔ پھر دوسرا نمبر ایک سادہ لوح حقہ بردار جھبو کرے کے نام سے "اشتہار اعلان ضروری" نکالا۔ اب اہل عقل خوب قیاس کر سکتا ہے کہ جسکی تحریر میں اسقدر سلسلہ وار قافیہ وار گالیاں ہوں تو اُسکی تقریر میں کسقدر غلاظت ہوگی۔ اور یہ باعث تعجب بھی نہیں کیونکہ جو کچھ وراثت وعنایت اُسکو اپنے بڑے سے ملی وہی اُسکے سینہ وقلب میں ہوگی۔ اور وہی اُسکے اعمال واقوال سے ٹپکتی رہیگی اور وہی طالبوں اور مطلوبوں کو تقسیم کریگا۔ یہ اُسکے بچپن کی ابتدائی عادت سے نئی نہیں۔ غرض اس روش سے حیدرشاہ اور اُسکی پارٹی کی یہ تھی کہ اس علاقہ جنوبی ہند میں طریقہ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ جاری وساری نہ ہو اور یہ پنجاب سے تین ہزار کوس کا فاصلہ طے کرکے یہاں آئے ہیں گالیوں سے ڈر کر بھاگ جائینگے۔ مگر اُن کو کہاں معلوم تھا ؎

ہمہ شیران جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند — آں سگے کیست کہ بگسلد ایں سلسلہ را

اُن کو خبر ہی نہ تھی کہ یہ آسمانی مشعل تو قوسین سے روغن لیکر روشن ہے۔ اس کو کوئی خبیث بجھا نہیں سکتا ؎

چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد — اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغے را کہ ایزد برفروزد — ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

آخر الامر جب حیدرشاہ کی تعلیم یافتہ پارٹی نے سخت بدزبانی بذریعہ اشتہارات شروع کی تو اہل ایمان میسور نے دست بستہ کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا حضرت قبلہ شاہ صاحب علیپوری ہمکو بھی اجازت ہو تو اشتہارات کا جواب دیا جائے۔ آپنے فرمایا ایسے لوگوں کا جواب دینا شرعاً مصلحت نہیں بار بار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔ کیونکہ اگر مشتہر یا مخاطب کوئی شریف وفہیم ہوتا تو ایسا اشتہار کاہے کو دیتا۔ ہم خود موجود تھے نیت نیک ہوتی تو خود ہم سے ملیگڑی وکنور وبنگلور رہتے وہاں کیسکو جرأت نہ ہوئی اب یہ محض فتنہ اندازی ومفسدہ پردازی ہے اور کچھ نہیں۔ مگر سیٹھ جماعت اور دکھنی اور بمبئی والے

Marfat.com

وغیرہ نے عرض کی کہ خواہ شتہر رذیل ہو یا شریف ہم ضرور جواب دینگے۔ حضرت قبلہ خاموش ہو گئے۔ اب اہل ایمان میسور نے بھی ترکی بترکی جوابات دینے شروع کئے ادہر حضرت قبلہ شاہصاحب کی توجہ وتصرف نے وہ رنگ الٰہی دکھایا کہ سبحان اللہ۔ ہر روز سینکڑوں علماء و سادات۔ عہدہ دار۔ رسالدار۔ تاجر۔ ملازم۔ امرا۔ پیشہ ور۔ فوجی لوگ مع مستورات طریقہ مقدسہ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ میں داخل ہونے شروع ہوئے ماسوائے اسکے گردونواح دیہات مثلاً چند پٹن۔ منڈہ۔ مدہور۔ ہیر ٹورٹ۔ ننجن گڈہ۔ گگے سری۔ نوی پیٹ۔ پھکینٹوں۔ صالح گرام۔ گنجام۔ سرینگ پٹن وغیرہ کے لوگوں کا اندازہ الگ ہے۔ حضرت قبلہ وہاں پر پانچ ماہ سے زاید مقیم رہے اس عرصہ میں آپنے تمام اسلامی اسکولوں کا معاینہ کیا۔ اور دیگر شاہی محلات اور پرانا شاہی اسلحہ خانہ اور مہارانی کا سکول اور بہت عجائبات ملاحظہ کیئے۔ جب اشتہارات کی بے تمیزی اس حدتک بڑہی کہ حیدر شاہ کی گالیوں کا شافی جواب دیا گیا تو ایک پرچہ مطبوعہ مطبع صفدری ۱۰ ستمبر بعنوان "جواب استفسار" نکلا جسمیں اہل ایمان میسور نے لکھا کہ اگر کسی نے کچھ پوچھنا ہو تو بالمشافہ آؤ اور پوچھو۔ پھر مسلمانان میسور کیطرف سے ایک پرچہ بنام "نیاز نامہ" شایع ہوا جسمیں پیر حیدر شاہ کو مخاطب کرکے کہا کہ ۲۰ ستمبر کو میسور آیئے اور حضرت شاہصاحب علیپوری اور مولوی پیر خیر شاہ صاحب کے روبرو آکر وہی باتیں کریں جو دور بیٹھکر کاغذوں میں لکھتے ہیں۔ اسکا جواب ایک چھچھورے نے یوں دیا کہ اگر تم میسوری مسلمان حیدر شاہ کو بلانا چاہتے ہو تو حیدر شاہ کے خرچی کا ذمہ لے لو۔ دیکھو پرچہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء بعنوان "جماعت علیشاہ کی آؤ بھگت میسور میں"۔ اسکے جواب میں کسی صاحب نے لشکر بنگلور سے یوں جواب دیا کہ لکھو حیدر شاہ کی خرچی کیا ہے ہم دینے کو تیار ہیں۔ دیکھو پرچہ "اظہار حق" مطبوعہ مطبع [illegible] غرض کہ جب میسوری بہادروں نے حیدر شاہ کی خاطر خواہ دعوت کی اور عزت افزائی کی تو نواب پیرزادہ حیدر شاہ کو بھی عقل آئی اور کچھ عرصہ تک پرچے بند کئے اور میسوری مسلمان خصوصاً سیٹھ صاحبان حیدر شاہ سے سخت متنفر ہوئے۔ چونکہ حیدر شاہ کا یہ منتر بھی نہ چلا تو اب اس نے اور رنگ بدلا۔ وہ یہ کہ مسلمانان میسور کو

لگے بد دعائیں دینے۔ مجبوری ہی حضرت وہ یہ سمجھے کہ ان گیدڑ بھبکیوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ بد دعا لگے تو کسی متقی پرہیزگار کی نہ کہ حیدر شاہ کی جسکو میسور و بنگلور کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ جب یہ تیر ہی خالی گیا تو اب کل مخالفین کی چند پارٹیاں بنگئیں اور سب نے الگ الگ کام بانٹ لئے۔ ایک پارٹی نے جھوٹ بنانا۔ بہتان باندھنا۔ گالیاں و بناغیبیں چلانا ذمہ لیا۔ ایک پارٹی نے یہ کام لیا کہ نقشبندیوں کو بنگلور خصوصًا چھاونی میں آنے نہیں دینا۔ انکا سرغنہ ایک پیرزادہ سیاہ پوش تھا۔ ایک پارٹی نے حکام تک جھوٹی خبریں پہونچانا اور حکام کو بدظن کرنا ذمہ لیا۔ انکا سرپرست ایک سبز پوش تھا۔ ایک پارٹی نے دل سے نئے نئے مسئلے تجویز کرکے پوچھنا شروع کیا جنکے جوابات حضرت نقشبندیوں نے وعظوں میں مفصل بیان کر دیئے۔ خصوصًا ہمارے دوست بلبل ہزار داستان طوطی شیریں بیان حافظ مولوی ظفر علیصاحب پسروری کے وعظوں اور لکچروں اور تقریروں نے وہ ہلچل مچادی کہ مخالفین کی زبانیں گنگ اور قلمیں شکست ہوگئیں۔ ایک پارٹی صرف دہمکیاں دینے اور ڈرانے پر مقرر ہوئی تہی۔ انکا یہ کام تہا کہ لوگوں کے گھر جاکر یا بلاکر کہتے کہ اگر علمار پنجاب یہاں بنگلور آگئے تو دیکھو کیا ہوگا۔ وہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ غرض اس سے یہ تہی کہ مسافر ڈر کر بہاگ جائینگے۔ انکو یہ خبر نہ تہی کہ یہ ترکی بہادر تو ان منحوس کو ۵ لحظہ میں ہزیمت دیدینگے اور بیچارے کیا چیز ہیں۔ آخرالامر بعد پانچ ماہ کے حضرت قبلہ شاہصاحب علیپوری نے ارادہ روانگی کا ظاہر فرمایا جس پر اہل ایمان میسور نے ۲۰ دسمبر ۱۶ء کو ایک رخصتی جلسہ عام بمقام ٹون ہال میسور مقرر کیا۔ چنانچہ بذریعہ اعلان سب کو اطلاع دیگئی۔ ہزار ہا لوگ جمع ہوئے۔ ۲۰ صدر کو بعد مغرب ایڈریس پڑھا گیا۔ اور صبح کو باشان و شوکت روانہ ہوئے اور ساتھ ہزار ہا لوگ وداع کرنیکو ہمرکاب چلے۔ اور روانہ جناب نواب میر صاحب نظام الدین علیخانصاحب رئیس اعظم میسور نے ایک گاڑی سیلون (جو خاص راجہ یا لاٹ کیواسطے مقرر ہے) اپنی طرف سے تجویز کرکے حضرت شاہصاحب کو مع خلفاء کرام کے سوار کیا۔ راستہ میں جسقدر اسٹیشن آتے گئے تو ہر اک جگہ احباب نے استقبال کیا چنانچہ اُسکی مختصر کیفیت رسالہ

Marfat.com

انوار الصوفیہ لاہور جلد ۴ نمبر ۱ و ۲ صفحہ ۹۰ وغیرہ - اور اخبار اہل فقہ امرتسر جلد ۲ نمبر ۳۴ صفحہ ۵ میں مندرج ہے۔ غرضکہ حضرت قبلہ شاہصاحب ۲۹ دسمبر ۱۹۰۷ء کی عصر کے وقت اسٹیشن سٹی بنگلور پہونچے جہاں بکثرت سے اہل ایمان بغرض استقبال حاضر تھے حضرت قبلہ کو نہایت عزت واحترام سے میاں غلام دستگیر صاحب رسالدار کے بنگلہ متصل پرانی سوارلین میں مقیم کیا۔ یہ رسالدار نہایت مخلص اور محب صادق خدمتگار ہے قریبًا ایک ماہ وہاں آپنے قیام فرمایا حضرت شاہصاحب کی توجہ وتصرف نے وہ کام کیا کہ چھ چھ کوس بارہ بارہ کوس سے خلقت آتی اور بیعت کرکے چلی جاتی۔ اور سٹی بنگلور کے بہت لوگ آنکر داخل ہوئے۔ آخرالامر شہر بنگلور کے اہل سلام نے استدعا کی کہ ہم کاروباری اور تاجر ودوکاندار ہیں سوارلین تک آتے جاتے بہت ہرج ہوتا ہے علاوہ ازیں تنی مسافت پر بوڑہے بچے اور مستورات کا آنا جانا نہایت ہی دشوار ہے لہذا حضرت قبلہ اگر شہر میں تشریف لیچلیں تو زہے قسمت ہماری۔ آپنے بنظر ترحم وتلطف سٹی جانیکا وعدہ فرمالیا آپنے ایک ماہ کے بعد بنگلہ رسالدار صاحب سے تشریف لیجاکر سٹی محلہ تعلبند واڑی حویلی صوبیدار سید محمد صاحب میں قیام فرمایا۔ وہاں ایک عباس خانصاحب ٹمبر مرچنٹ ہیں جو نہایت ہی لائق وفادار جان نثار رفیق دوست ہیں اور حکیم عبدالستار صاحب اور قاضی عبدالباسط صاحب بڑے خلیق الطبع سلیم اللسان ہیں ان احبابنے بہت خلاصمندی سے خدمت کی اسی محلہ کی مسجد میں وعظ بھی روزانہ ہوتا تھا اور حضرت قبلہ وہاں ہی جمعہ پڑہاتے رہے اور بعد مغرب حویلی مذکور میں حلقہ ذکر ومراقبہ ووعظ نہایت زور وشور سے ہوتا رہا خلقت بیشمار سلسلہ مقدسہ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے۔ مسجد مذکور الصدر مخالفین کی کمیٹیوں کی ایک برانچ تھی اور عرصہ تیس ۳۰ [illegible] مخالفین کا تعلق وتصرف تھا۔ ہمارے قبلہ کے خلاف وہاں کئی تجویزیں ہوئی [illegible] سے کہا گیا تھا کہ خبردار! نقشبندی علما اور سادات اس مسجد میں نہ آویں نہ وعظ کریں نہ کچھ دخل دیں ایسا نہو کہ مسجد ناپاک ہوجائے اور تم لوگ کافر ہوجاؤ۔ اس مسجد میں ایک بزرگ سید پاشا صاحب قادری سید ہے منادے

تھے انکو حاسدین نے نہایت ہی ورغلایا تھا بلکہ وہ اپنی بندگی سادہ پن کیوجہ سے مخالفین کے دام تزویر میں
کچھ پھنس گئے تھے مگر جب حضرت شاہ صاحب کی نورانی صورت پر نظر پڑی تو فوراً دل سے معتقد وفدا
بنگئے اور مخالفین کی بیہودہ گوئیوں سے سخت ناراض ہو گئے اور انکے حسد وضد پر افسوس ظاہر کیا
اور شاہ صاحب موصوف نے حضرت قبلہ کو دعوت پرتکلف دی اور آثار شریف کی زیارت بھی آپکو کرائی۔
اور جب تک حضرت وہاں رہے وہ بزرگ ہمیشہ آتے رہے جس سے مخالفین کی کمریں ٹوٹ گئیں ادہر
چیلوں کے حواس باختہ ہوگئے اور یہ سمجھے کہ یہ شیر ببر (شاہ صاحب) صدر چھاونی میں بھی وعدہ اور قبضہ کریگا اب
سبزپوش تو گھر یہ گھر پھرتا ہے اور کہتا ہے کہ خبردار! دیکھنا کہ یہ نقشبندی جماعت کہیں صدر چھاونی
میں نہ آجائیں نہ انکو مسجدوں میں آنے دینا نہ انکا کہیں وعظ ہو۔ ادہر حکام تک جھوٹی خبریں پہونچائیں
بعض لوگ صرف لوگوں کو بہکانے پر مقرر تھے بعض لوگ پانچ پانچسو روپیہ شرط باندہتے تھے کہ نقشبندی
صدر لشکر میں آہی نہیں سکتے۔ ادہر کالا پیر حیدر شاہ منتر پڑہکر حصار باندہتا اور قصیدہ غوثیہ پڑہکر سینوں پر
دم کرتا اور کئی چلے وظیفے کرتا تاکہ نقشبندی جماعت کہیں صدر لشکر میں آجائے۔ مگر اس دشمن عقل اور کور باطن
کو یہ خیال نہ آیا کہ ان چیزوں کی تاثیر تو وہ پاتا ہے کہ جس نے صدق مقال واکل حلال اور نیت صاف
سے عمر گذاری ہو۔ پھر جس نے تمام عمر کبھی نہ سچ بولا نہ حلال کھایا نہ نیت صاف رکھی اسکو ایسے عملیات سے
خاک فائدہ ہوگا اور بفرض محال اگر کچھ فائدہ ہوا بھی تو آفتاب کے مقابل کیا ہوگا۔ کانٹا لیکر شیر کو ڈرانا
سوزن لیکر جنگ کرنا کسقدر حماقت ہے اور بعض بدقسمت تو رات دن یہی دعا مانگتے رہے۔ ؎

خدا محفوظ رکھے اسکی زد سے یہ وہ گولہ ہے ۔۔۔ نہ پیادہ ہی کو چھوڑا اور نہ راکب کو نہ مرکب کو

مگر انکی دعائیں بحکم وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۔ سب کی سب رائگاں گئیں اور یہ خدا کی میگزین
اور اسلامی ڈانامیٹ کا گولہ مخالفین کے سر پر پھٹ ہی گیا اور مخالفین کی صورتیں ہی مانند لباس کے
سیاہ ہوگئیں اور جگر تھام کر دل پر ہاتھ رکھکر یوں کہتے رہگئے۔ ع "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

Marfat.com

غرضکہ حضرت شاہ صاحب مع ہر دو خلفاء کرام لشکر بنگلور میں رونق افروز ہو گئے۔ چونکہ یہاں پر خلقت [illegible]
منتظر و مشتاق دیدار تھی اسلئے آتے ہی لوگ سلسلہ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔
اگرچہ مولوی حافظ ظفر علی صاحب پسروری کے لکچروں نے لوگوں کے خیالات کی بہت ہی اصلاح کر لی تھی
اور لوگوں کے دلوں سے سب شکوک و اوہام کافور ہو چکے تھے مگر دوبارہ قند مکرر سمجھکر حضرت شاہ صاحب
قبلہ کا وعظ لال مسجد میں دس پندرہ روز متواتر ہوتا رہا پھر مسجد قصابان میں (جو قاضی بنگلوری کے ماتحت
کارروائی کیا کرتے تھے۔) روزانہ ۱۱ دن تک وعظ ہوتا رہا۔ لوگوں نے جب دیکھا کہ آجتک ایسا متشرع
متقی متبع سنت پابند عقاید حقہ حنفیہ پکا خالص مخلص خیر خواہ اس علاقہ میں نہ آیا نہ دیکھا گیا تو انکی
آنکھیں کھلیں اور اصلی اور جعلی پیروں صوفیوں میں تمیز کرنے لگے کیونکہ اس سے پہلے جسقدر پیر و شاہ [illegible]
آچکے تھے وہ اکثر حیدر شاہ کیطرح تھے اور انہی پیروں کو دیکھکر لوگ بدعقیدہ اور وہابی بنگئے تھے کیونکہ جب
اُنمیں کوئی علامت تصوف یا پیری کی نہ تھی تو لوگوں نے سمجھا کہ یہ مکار صوفی اور نقلی پیر ہیں اور وہ وہابی
بنگئے۔ مگر چونکہ خدا نے انکی اصلاح ایک ولی من اللہ رہبر صادق کے ذریعہ کرنی تھی اسلئے تمام عقلمندوں پر
یہ راز کھل گیا کہ رسولی طریقہ کیا ہے اور حیدر شاہی طریقہ کیا ہے۔ اور رسولی طریقہ چھوڑکر حیدر شاہی
طریقہ اختیار کرنا کس عقلمند دیندار کا کام ہے۔ بعض احباب سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ تم حیدر شاہ کے
مرید تو نہیں بنتے اور صرف منہ سے قبلہ قبلہ کہتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ مرید تو اسلئے نہیں ہوتے کہ
اسکے حالات سے سب بسوری بنگلوری واقف ہیں اور اسمیں پیری کی کوئی صفت بھی نہیں ہے اور قبلہ [illegible]
کہتے ہیں کہ اسکے باپ دادا کا ادب ہمکو ملحوظ خاطر ہے۔ فی الواقع سب کا یہی خیال ہے [illegible]

اہل ایمان طریقہ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ سے مشرف ہو گئے تو وہابی [illegible] پھیلانے پر مقرر تھی ٹھنڈی
ہو گئی۔ بلکہ اُن میں سے کئی لوگ داخل طریقہ نقشبندیہ میں ہوئے اور وہی لوگ اور لوگوں سے کہتے تھے کہ
پیر حیدر شاہ اور قاضی بنگلوری کی ایک بات بھی سچی نہ نکلی اور انکا سارا بیان تحریری تقریری بالکل غلط

اور جھوٹ ہی نکلا۔ افسوس صد افسوس۔ نہ پولیس نہ حکام کا دخل نہ کسی شریر کی شرارت چلی۔ اسجگہ پر یہ
بات بھی قابل ذکر ہے کہ خان بہادر عبد الرحمن صاحب مجسٹریٹ درجہ سیکنڈ لشکر بنگلور کے احسانات کا
بھی شکریہ واجبات سے ہے جنکی توجہ سے پنجاب کے علماء کو کسی قسم کی امداد ملی۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ السنیہ
مخمصہ کیحالت میں حیدر شاہ نے ایک اور حرکت مذبوحی کی وہ یہ کہ ایک دو خط بذریعہ رجسٹری بنام جناب
قبلہ مومنین و کعبہ اہل دین حضرت شاہ صاحب علیپوری اور بنام مجاہد اکبر مولوی پیر جماعت شاہ صاحب حنفی
امرتسری روانہ کئے جنمیں حیدر شاہ صاحب نے کچھ مناظرہ کا اشتیاق ظاہر کیا۔ اگرچہ اہل ایمان کو حیدر شاہ کے
مبلغ علم تو معلوم تھا سمجھے کہ "کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا" یہ بیچارہ قابل مباحثہ کہاں مگر تاہم جامع
علوم مولانا مولوی حافظ ظفر علی صاحب پسروری نے وعظ میں علی الاعلان کہدیا کہ کاغذی جہاز دوڑ
اور اشتہاری گھوڑوں سے کچھ فائدہ نہیں نہ ہمکو پسند ہے۔ ہاں جس نے جو پوچھنا ہو آوے اور برسر
عام مجمع اہل اسلام میں پوچھے۔ سائل کا کام ہے دروازہ پر آنکر خیرات مانگنا نہ یہ کہ گھر میں حکومت سے کہے کہ گھر والے
صدقہ خیرات بھیجو! اگر مناظرہ منظور ہے تو علمی امتحان دیدو یا سند پیش کرو۔ ورنہ جاہلوں اور ضدیوں سے
مناظرہ حرام ہے۔ چنانچہ یہ مختصر کیفیت اخبار برق سخن لشکر بنگلور جلد تین نمبر اول۔ ۱۵ مارچ صفحہ ۶ میں
مندرج ہے۔ غرض حضرت قبلہ مدظلہ اور مولوی صاحب مذکور الصدر نے چند روز آیہ وَاَعْرِضْ عَنْهُمْ
پر عمل کیا اور چپ رہے۔ پھر چند روز کے بعد جناب نواب غلام محمد خان صاحب کولار اور ڈپٹی عزیز الدین
صاحب کولار اور میر حمزہ حسین صاحب جج کولار نے حضرت شاہ صاحب قبلہ مدظلہ کو مدعو کیا بلکہ جج صاحب
حضرت کے ساتھ ساتھ رہے۔ جناب حضرت شاہ صاحب قبلہ کولار پہونچے تو وہاں ڈپٹی صاحب مذکور الصدر
کے مکان پر مقیم رہے اور ڈپٹی صاحب نے بہت ہی خدمت کی حالانکہ حضرت قبلہ کے ساتھ کئی سوداگر پنجاب سے
تشریف لائے تھے مگر ڈپٹی صاحب نے نہایت فراخدلی سے کام لیا۔ حضرت وہاں تین روز مقیم رہے اور ہر روز
حلقہ ذکر و مراقبہ اور وعظ ہوتا رہا۔ اور لوگ طریقہ عالیہ صوفیہ نقشبندیہ میں داخل ہونے گئے۔ پھر نواب صاحب ممدوح الذکر نے

Marfat.com

حضرت قبلہ کو بی قافلہ کے ساتھ اپنے جیب سے مصارف دیکر ... خوش ہوکر گئے ... [illegible]
دکھانیکے واسطے حضرت قبلہ شاہ صاحب کو ساتھ لیکر گئے اور اپنے خاص مکان میں ٹھیر رکھا اور حضرت
قبلہ کے علاوہ آپکے ہمراہیوں اور درویشوں کی ... قدر و نہایت خاطر تواضع کی ... نواب صاحب
نہایت خلیق حلیم الطبع سلیم اللسان اور ... العقیدہ ثابت ہوئے ہیں ... [illegible]
[illegible] ... حضرت قبلہ کو گولڈن فیکٹری
[illegible] مع احباب دکھایا۔ بعدازاں واپس آکر رات کو مجلس ... جسمیں حضرت
قبلہ مع احباب شریک تھے اور نواب صاحب نے خود بھی نہایت ... اور صبح کو ناشتہ
جلدی تیار کرا کے ٹرین گاڑی کے وقت پر حضرت قبلہ کو رخصت کیا اور پھر دوبارہ بھی وہیں اخراجات ...
طرف سے دیئے۔ اور پورن پیٹھ تک خود بھی ساتھ ہی آئے اور حضرت قبلہ شاہ صاحب نے جمعہ وہاں ہی
پڑھا اور حافظ مولوی ظفر علی صاحب نے دیر تک وعظ کیا پھر ... کے بعد حلقہ ہوا۔ خدا کے فضل سے
وہاں بھی کئی لوگ طریقہ سلسلہ صدیقیہ نقشبندیہ میں شامل ہوئے۔ باوجودیکہ یہاں پر بھی نواب صاحب
موصوف کا مکان نہایت وسیع اور فراخ تھا مگر وہ بھی کافی نہ ہوا۔ اسقدر ہجوم تھا۔ بعد از حلقہ ذکر و مراقبہ
کے پھر اسی مسجد مذکور میں مولانا پیر جی شاہ صاحب امرتسری نے بارہ بجے رات تک وعظ فرمایا جس سے سامعین
پر ایک حالت وجد طاری ہوئی۔ صبح کے چار بجے اٹھکر ریل پر سوار ہوئے اور سات بجے بنگلور پہونچے۔ چونکہ اہالیان
میسور کو پانچ ماہ کے صدمہ فراق نے سخت پریشان کردیا تھا اسلئے انہوں نے نہایت عاجزانہ التماس کرکے
دوبارہ جانیکا بارہا وعدہ کرالیا تھا لہذا حضرت قبلہ آتے ہی براہ راست سیدھا میسور اور ...
ہمراہی پنجابی تشریف لیگئے اس عرصہ مذکورہ بالا میں احباب نیلگڑی نے بقصد اصرار مولانا پیر جی شاہ صاحب
امرتسری کو بتقریب عرس شریف جناب باباجی صاحب علیہ الرحمۃ مدعو کیا تھا اور مولانا موصوف الصدر وہاں پر
تشریف لیگئے ہوئے تھے تقریباً ایک ماہ رہکر جلسہ عرس شریف کو نہایت خوبی سے سرانجام دیکر واپس لوٹ آئے

Marfat.com

اور تیلگڈی میں جو بعض منافقین نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کی تہی کہ بہت مسلمان طریقہ رسولیہ صدیقیہ نقشبندیہ سے مرتد ہوگئے وہ بالکل جھوٹے اور غلط ثابت ہوئے۔ اگرچہ پہلے ہی ایک اشتہار مورخہ ۲۵ اشعبان ۱۳۲۵ھ کے ذریعہ خبر مذکور کی کامل تردید ہو چکی تہی مگر لوگوں کے حالات و بیانات سے اور بہی عمدگی سے مخالفین کی کذب بیانی ثابت ہوئی۔ جب حضرت قبلہ میسور سے دوبارہ تشریف لائے تو آپنے آتے ہی روانگی کی رائے مبارک ظاہر فرمائی۔ جسکے سننے سے بنگلور و لشکر وغیرہ کے صادق الایمان مسلمانوں کو سخت صدمہ پہونچنے کی پوری توقع ہوگئی۔ آخرش جوشیلے مسلمانوں نے حضور پرنور قبلہ کو ایڈریس دینے کی تجویز کی چنانچہ بنگلور کے خاص خاص احباب اہل سنت خصوصاً عباس خانصاحب ٹمبر مرچنٹ سکرٹری انجمن میسور اور حکیم عبدالستار صاحب و قاضی عبدالباسط صاحب وغیرہ نے کمال دلی خلوص اور جانفشانی سے جلسہ ہذا کی کل سامان کرسیاں۔ قالین گیس۔ گلدستے وغیرہ اہمیا کئے اور ایک اشتہار کے ذریعہ خاص و عام اہل اسلام کو اطلاع دی کہ بتاریخ ۱۳ اپریل بروز اتوار بعد مغرب بمقام ڈوڈنا ہال بنگلور جلسہ الوداعی جناب فیضمآب عمدۃ السالکین قدوۃ الزاہدین تاج العابدین زبدۃ العارفین ہادی حق حضرت مولانا مولوی حاجی۔ حافظ۔ صوفی سید جماعت علیشاہ صاحب حنفی نقشبندی قادری محدث علیپوری ادام اللہ برکاتہم علی العالمین قرار پایا ہے۔ اور ساتہہ ہی یہ تجویز بہی پاس ہوئی کہ صدر جلسہ ہذا جناب خان بہادر محمد عبدالرحمان صاحب مجسٹریٹ متعین ہوں۔ چنانچہ یہ رائے بالاتفاق پاس ہوئی اور دوسری بیرونی مقامات پر بعض لنڈبان و رؤسا عظام کو بذریعہ تار اطلاع دیگئی۔ آخرالامر وہ دن مقررہ بہی آگیا۔ لوگ بیشمار ہر طرف سے آئے اور نماز مغرب کی جماعت اسی میدان میں مولانا مولوی پیر خیر شاہ صاحب حنفی نقشبندی قادری امرتسری نے کرائی جسکو دیکھکر مخالفین بہی رعب کھاہے تھے۔ بعد نماز مذکورہ ہال میں حضرت شاہصاحب علیپوری تشریف فرما ہوئے اور ساتہہ وہ احباب ذی عزت جو پنجاب سے حضرت شاہصاحب کی قدمبوسی کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے کرسیو نپر جلوہ نما ہوئے۔ اور چند منٹ کے بعد صدر صاحب

ممدوح الصدر بھی تشریف لائے بعض حضرات نے بآواز بلند کہا کہ خان بہادر صاحب صدر جلسہ مقرر ہوئے ہیں جس پر کئی احباب نے تائید کی اور اسکے بعد صدر صاحب نے مختصر تقریر فرما کر صدارت منظور فرمائی باجازت صدر صاحب حسب تفصیل پروگرام کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے کسی صاحب نے کچھ قرآن شریف پڑھا۔ پھر مولانا میر محمد حسین صاحب حنفی نقشبندی امام مسجد میمنان میسور نے نہایت تجوید و قراۃ اور آواز دلکش سے قرآن شریف پڑھا۔ بعدہ ایک دو صاحبوں نے خوشنما آواز سے نعت وقصاید پڑھے اسکے بعد توثیق صاحب شاعر بنگلوری اور مولانا غلام محمود صاحب شاعر بنگلور مولانا مولوی عبداللہ حسین صاحب خلیل ہیڈ ماسٹر مدرسہ اسلامیہ لشکر بنگلور نے کچھ چیدہ چیدہ غزلیں طبع زاد خود پڑھیں اور ایک مسدس محب رفیق مولانا محمد عبداللہ شریف صاحب تصدیق مدرس دوم نے ایسے دردناک لہجہ اور سوز دل سے پڑھی کہ ہزارہا آدمیوں کے دلوں کو ہلا دیا۔ پھر ازاں بعد مولانا مولوی عبداللہ خلیل صاحب مذکور الصدر اور مولانا مولوی واحد علیخان صاحب نے علیحدہ علیحدہ دو ایڈریس پڑھکر سنائے۔ اسکے بعد جوابی مضمون منجانب حضرت شاہ صاحب قبلہ علیپوری مولانا مولوی حافظ ظفر علی صاحب ایڈیٹر انوار الصوفیہ لاہور نے پڑھکر سنایا۔ جسکے سننے سے حاضرین کے دلوں پر ایک خاص اثر محسوس ہوا۔ پھر اگرچہ وقت نہ تھا مگر باجازت صدر صاحب عیسے سیٹھ میسور نے ایک قصیدہ فرافیہ پڑھا۔ اختتام پر حضرت صدر جلسہ صاحب نے تقریر نہایت شروع کی۔ تقریر کیا تھی گویا سمندر عشق کے موتی تھے ہر اک لفظ دلوں پر منقش وکندہ ہو رہا تھا۔ خدا جانے صدر صاحب کے دل اور سینہ میں کیا ایسی قوت برقی چمک رہی تھی کہ انکے لفظوں کی تاثیر سامعین کے دلونکو حالت وجد میں لا رہی تھی۔ صدر صاحب کے اخلاص ومحبت وعقیدت معنوی صورت خود انکے ظاہر ہو رہی تھی۔ اس تقریر دلپذیر کا حظ ولطف نہ صرف خود صدر صاحب کو ہی آرہا تھا بلکہ کل ارباب کی آنکھوں سے اک عجیب آب روانی تھی۔ آپکے ہر اک لفظ میں جداگانہ لذت تھی۔ ہم ناظرین کے خوش کرنیکے لئے خلاصہ لکھتے ہیں۔ وہ یہ ہے (۱) آج میں آپ صاحبان کے ساتھ بحیثیت صدارت ایک

Marfat.com

نمونہ انبیا بنی اسرائیل (شاہ صاحب) کو رخصت کرنیکے لئے جلسہ میں شامل ہوں۔ (۲) جب سے میرے پیر و مرشد حضرت صاحب قبلہ اس علاقہ میں تشریف فرما ہوئے ہیں اس روز سے جنت کے باغوں کے نقشے [illegible] کی تعریف میں کچھ الفاظ پڑھ دیں۔ (۳) آپ صاحب زادہ حضرت شاہ صاحب [illegible] کی تعریف کی مگر میرے نزدیک مثنوی نمونہ از [illegible] جنکی تعریف خدا نے قرآن میں بیان فرمائی ہے حضرت شاہ صاحب [illegible] (۵) آپ عابد ہیں۔ حاجی ہیں۔ حافظ قرآن ہیں سید السادات ہیں [illegible] آیات نازل ہوئی ہیں۔ خدا خود انپر سلام بھیجتا ہے سلام علی [illegible] (۶) اور ایسے لوگوں کی خدمت و ادب کرنا انکی محبت رکھنا [illegible] کا کام ہے جنکو فلاح دارین اور غلامی عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے (۸) خدا [illegible] انکی مخالفت و عداوت میں پھنسکر اپنے ایمان و اسلام کو برباد کرے اور لوگوں کو بھی [illegible] کی کوشش کرے (۹) مجھے یقین نہیں کہ کوئی مسلمان کہلا کر ایسی بیجا حرکت کرے [illegible] کچھ ناساز ہے اسلئے آپکی مغز خراشی یا تضییع اوقات [illegible] (۱۱) میں ایک رباعی پڑھکر ختم کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ ؓ — کہ بر قول ایماں کنم خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامانِ آل رسول ؐ

[illegible] صاحب سخت دردناک رنگ میں روئے اور اپنے دونو ہاتھوں سے حضرت شاہ صاحب کا دامن پکڑ لیا اور تین بار مذکورہ بالا رباعی پڑہی اور ہر بار روئے۔ ساتھ ہی ساری مجلس کے دل بھرک اُٹھے اور آنکھوں سے پانی جاری ہوگیا اسلئے حضرت شاہ صاحب نے صدر صاحب کے [illegible] اور تاکید سے کھڑے ہوئے۔ اور اسی ضمن میں شاہ صاحب نے فرمایا کہ

مجھے ہر چند ناحق ستایا گیا اور ہر طرح سے بدزبانی گالی گلوچ سے یاد کیا مگر تم گواہ رہو کہ میں نے سب کو معاف
کر دیا کیونکہ میرے آبا و اجداد کا یہی طریقہ حسنہ تھا اور میں بھی سب دوستوں کو اسی بات کی تاکید کرتا ہوں
اسکے بعد حضور قبلہ شاہ صاحب نے اسیوقت برسر عام تین بزرگوں کو دستار خلافت عطا فرمائی اور بیعت لینے
کی اجازت بخشی۔ ایک تو مولوی سید عبداللطیف صاحب کابلی حال وارد میسور۔ دوسرے مولانا مولوی
غلام محمد صاحب صوفی سرہنگ پٹنی تیسرے مولانا عبداللہ حسین صاحب خلیل مدرس اول لشکر بنگلور۔
یہ ہر سہ صاحبان نہایت شریف اور مخلص متواضع سلیم الطبع اور اہل علم ہیں۔ بعد از عطائے خلافت
طریقہ نقشبندیہ کے حضرت شاہ صاحب نے چند پند سودمند زبان شیرین بیان سے فرمائے۔ بالخصوص
خلفائے ثلاثہ موجودہ جدیدہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے صاحبان ! رازق حقیقی اسکو جانو جو تمہارا
مالک و خالق ہے۔ عبادت بپا کرو تاکہ اسکا اجر معبود سے تمکو ملے۔ حق گوئی پر ہر وقت کمربستہ رہو۔ اپنے مولا کو
کسی حال میں نہ بھولو۔ سوائے جبار و قہار کے اور کسی سے نہ ڈرو۔ اور خلق اللہ کے نفع و نقصان کو اپنے
ذاتی نفع و نقصان پر مقدم سمجھو۔ جہانتک ہو سکے مخلوق کی ہمدردی و خیرخواہی لازم پکڑو۔ فقط۔

چونکہ قبل از روانگی تین دن پہلے اطلاع دیگئی تھی کہ حضرت صاحب فلاں روز روانہ ہوں گے
لہذا حسب اطلاع بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء بروز چہارشنبہ ٹھیک پانچ بجے دن کے ہزارہا اہل اسلام خاص
و عام از قسم علمائے سادات و فقرا و تجار و دوکاندار از ہر قوم میمن و بستی و دکھنی وغیرہ خصوصاً نواب صاحب
میسور میر نظام الدین علیخانصاحب اور نواب میر حسام الدین علیخانصاحب اور نواب کولار جناب غلام محمد
خانصاحب اور خان بہادر عبدالرحمان خانصاحب مجسٹریٹ لشکر بنگلور اور ملٹری کے [illegible]
و صوبیدار و رجمنٹ اور جمعدار وغیرہ بھی حاضر خدمت تھے جسوقت حضرت قبلہ کی [illegible]
مذکور الصدر آپکے یمین و یسار سوار و پیادہ تھے ایک عجیب و غریب نظارہ جلوس نظر آ رہا تھا اس جلوس کے
دیکھنے کو بیشمار دیگر مذاہب کے لوگ بھی موجود تھے بلکہ مخالفین کے جگر دیکھ دیکھکر پاش پاش ہو رہے تھے

Marfat.com

جب سواری اسٹیشن پر پہونچگئی تو صدہا یوروپین اور دیگر اقوام کے لوگ دیکھکر حیران تھے کہ خدایا یہ نیرا محبوب کہاں سے آیا۔ حاضرین اہل اسلام کی حالت ایک قیامت کا نمونہ تھا۔

ہزارہا آوازیں گریہ وزاری کی آرہی ہیں اور جدائی کے صدمہ سے جگر پھٹ رہے ہیں آنکھوں سے اشک جاری۔ دلوں کو بیقراری۔ ہر اک اپنے اپنے درد سے مضطرب بے چین۔ کوئی حسرت زدہ حالت پژمردہ۔ ایک سخت شور برپا تھا۔ آنکھیں سرخ رنگ زرد آہ سرد۔ کوئی قصائد مدحیہ پڑھ رہا ہے کوئی وعدہ لے رہا ہے کوئی پتہ لکھ رہا ہے۔ کوئی دعائیں منگوا رہا ہے کوئی وظیفہ طلب کر رہا ہے۔ کوئی خاموش دم بند ہے۔ اتنے میں سیٹی ریل بجی اور ریل چلی۔ پھر احباب کی حالت کا خدا ہی نگہبان۔ کئی لوگ تو اُسیوقت غش کھا کر گر گئے۔ ناظرین نے احباب حاضرین کا نقشہ تو غالباً دیکھ لیا ہے مگر ساتھ ہی آپ اسکا بھی اندازہ کر سکتے ہیں کہ جبکہ ہزارہا لوگوں کی فرداً فرداً یہ حالت تھی تو جس ذات مقدس کے صرف ایک تنہا وجود پر ان تمام حالتوں کا اثر پڑا ہوگا اُسکا کیا حال ہوگا۔ یعنے حضرت شاہصاحب کی طبیعت کو ہزارہا دوستوں کی جدائی کا صدمہ پہونچنے سے جو حالت ہوگی اُسکا اندازہ ہم نہیں کرسکتے بلکہ حضرت قبلہ کو ہی معلوم ہے۔ الغرض وہاں سے سوار ہو کر بروز جمعہ بمبئی پہونچے وہاں سے ایک روز احمد آباد رہے دو روز دہلی دو روز رہتک علی ہذا القیاس قصور و لاہور و امرتسر و سیالکوٹ وغیرہ دورہ کرتے کرتے خاص علیپور شریف پہونچے۔ بنگلور سے تا سیالکوٹ جسقدر اسٹیشن بڑے گذرے سب احبابنے نہایت جوش و محبت سے استقبال کیا اور سب نے اپنے اپنے صدق و اخلاص کا پورا پورا ثبوت دیا۔ بعد ازاں علیپور شریف سالانہ جلسہ انجمن خدام الصوفیہ لاہور کا بتاریخ ۹ و ۱۰ مئی ۱۹۱۴ء حسب دستور سالگذشتہ منعقد تھا جسمیں بڑے بڑے علما زاہدان و صوفیا کرام وغیرہ بکثرت شامل ہوئے حضرت شاہصاحب کیطرف سے حاضرین کو عمدہ دعوت دیگئی اور ختمات شریف اور مولود شریف اور وعظ کے بعد سب کو آثار شریف کی زیارت کرائی گئی اور کھڑے ہو کر سلام پڑھا گیا۔ بعد از اختتام حضرت شاہصاحب نے

Marfat.com

فاتحہ اور دعائے خیر فرمائی اور جلسہ مبارک کا انجام بخیر ہوا۔ حضرت شاہ صاحب نے جب بنگلور سے روانگی کا قصد ظاہر فرمایا تو پہلے دن بنام منشی جلال الدین صاحب شریف ایک اشتہار عام دیا گیا جسمیں مخالفین حق کو تین روز کی مہلت و یکجا اجازت دیدی گئی تھی کہ جس صاحب کو جس قسم کا شک و شبہہ ہو یا کوئی مسئلہ پوچھنا ہو تو آنکر دریافت کرے۔ مگر افسوس کہ کوئی صاحب صرف پوچھنے کی جرأت نہ کرسکا اور نہ کوئی نیک نیت حاضر ہوا۔ اب ہم مخالفین حق کے سوالات کا جواب ہی ہدیہ ناظرین کرتے ہیں تاکہ صورت اختلاف بھی ناظرین کے ملحوظ خاطر رہے اور حقیقت کھل جائے۔

سوال مخالفین حق۔ مولوی خیر شاہ صاحب نے جو شجرہ شریف تالیف کیا ہے اسمیں لکھا ہے حضرت ابوبکر صاحب اور رضی اللہ عنہ نہیں لکھا تو یہ علامت روافض کی ہے۔ **الجواب**۔ ان کو دو آیتوں سے ثابت کردیا گیا کہ خدا نے حضور علیہ السلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر لفظ صاحب استعمال کیا ہے۔ دیکھو مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى یعنے تمہارا صاحب (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) نہ تو گمراہ ہے نہ ٹیڑھی راہ پر ہے۔ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ یعنے جسوقت کہا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحب (صدیق اکبر) کو مت ڈر۔ جاہلوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ الفاظ صاحب صحابی۔ صحابہ۔ صحبت۔ مصاحبت باہم ایک ہی مادہ رکھتے ہیں پھر کونسا کفر ہو گیا۔ **سوال**۔ مولوی خیر شاہ صاحب میلاد و قیام وغیرہ کے منکر ہیں **الجواب**۔ انکو کہا گیا کہ مولوی خیر شاہ صاحب نے دس برس پہلے ۱۳۱۶ھ میں ایک رسالہ الفرقان لکھا ہے جسپر علمائے کانپور کی تائید بھی بعدہ علیحدہ چھپی تھی۔ اسمیں میلاد شریف اور قیام وغیرہ کی خوب مفصل تائید مرقوم ہے ہر ایک بات پر آیت یا حدیث لائی گئی۔

جواباً ایک خناس نے یوں دیا کہ ہاں پہلے تو بیشک قائل تھے اب منکر ہیں۔ تعالیٰ شان دیکھئے کہ اس کذاب کی تکذیب کیواسطے ایک اتفاقی صورت یوں پیش آئی کہ ۵ شعبان ۱۳۲۵ھ کو حضرت شاہ قبلہ کی والدہ مکرمہ کا عرس شریف آیا تو بمبو رہ مکان فخر الدین گورہ نے تجویز مجلس مقرر کرکے بذریعہ اشتہار

Marfat.com

عام اطلاع دیگئی جسمیں ہزارہا اہل اسلام رؤسا و مشائخین عظام و علمائے کرام وغیرہ کو مدعو کیا گیا چنانچہ
حسب اعلان سب حضرات تشریف لائے اور مجلس عظیم الشان منعقد ہوئی۔ پہلے قرآن شریف ختم کیا گیا۔
پھر نعت خوانی ہوئی۔ پھر مولانا پیر خیر شاہ صاحب نے خود کھڑے ہوکر سلام پڑھا۔ بعدہٗ طعام تقسیم کیا گیا
دوسری صورت کذاب کی تکذیب کی یہ ہوئی کہ ۲۹ محرم ۱۳۲۵ھ کو محفل عرس شریف جناب باباجی
نیراہی رحمۃ اللہ علیہ چھاونی بنگلور مسجد بیپاریان میں منعقد ہوئی۔ جسمیں علاوہ خاص و عام کے جناب
حاجی پاشا صاحب سیٹھ بنگلور اور سجادہ نشین صاحبزادہ خانقاہ متصل لال باغ بنگلور اور دیگر اہل علم
اور نواب میر نظام الدین علی خانصاحب میسور اور خان بہادر عبدالرحمان صاحب مجسٹریٹ بنگلور
وغیرہ احباب بھی شامل تھے۔ وہاں بھی حسب دستور سابق بعد از ختم قرآن شریف مولوی خیر شاہ
صاحب نے قیام و سلام ایسے لہجہ سے پڑھا کہ سامعین پر ایک حالت وجد نمودار ہوئی۔ تیسری صورت
یہ پیش آئی کہ احباب نیلگری نے مولوی پیر خیر شاہ صاحب کو بغرض عرس شریف جناب باباجی نیراہی مدعو
کیا۔ اور مولویصاحب موصوف وہاں تشریف لیگئے۔ ۹ ماہ صفر کو مجلس عرس مبارک مسجد جامع بروز جمعہ
نہایت جوش و خروش سے منعقد ہوئی جسمیں سب احباب میمن اور دکھنی اور لبسی وغیرہ علماء و امراء
خاص و عام شامل جلسہ تھے اور پھر خود پیر خیر شاہ صاحب نے کھڑے ہوکر سلام اردو و عربی پڑھا۔ ان تین مجلسوں کے
علاوہ بھی پیر خیر شاہ صاحب ہمیشہ نیلگری وغیرہ میں سلام پڑھا کرتے تھے۔ بلکہ اسکے جواز پر بحث کرتے
جب مخالفین نے دیکھا کہ ہر طرح سے جھوٹوں کا منہ کالا دل سیاہ ہوگیا تو سخت نادم ہوئے جو لوگ
رات دن مخالفوں کی باتیں سنتے تھے وہی جا جا کے بولنے لگے کہ یہ کیا بھید ہے کہ حیدر شاہی فریق کی جو بات
نکلتی ہے جھوٹ ہی نکلتی ہے۔ افسوس۔ **سوال**۔ پیر خیر شاہ صاحب نے آثار شریف کی زیارت کے
وقت تعظیم نہیں کی۔ **الجواب**۔ اسکے کئی جوابات دیئے گئے (۱) آثار شریف روبرو نہ تھا اگر روبرو ہوتا
تو البتہ کھڑا ہونا بھی نیک کام تھا۔ چنانچہ پرچہ اظہار حقائق مشتہرہ سید محمد قاسم خیاط نیلگری میں کو ربوجکا

(۲) یہ کہ یہ تعظیم محض بلحاظ ملکی رسم ہے کیونکہ عرب روم و افغانستان و کشمیر و ہندوستان وغیرہ میں کوئی نہیں کرتا بلکہ ان ملکوں میں مؤدب بیٹھنا اور درود پڑھنا خاموش رہنا ہی تعظیم ہے (۳) یہ کہ کل آثار تبرکہ کا سردار اور امام قطعی یقینی تو قرآن شریف ہے جس سے بڑھکر کوئی بھی آثار شریف نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ تمام ہمبئی کی مسجدوں میں روز جمعہ ایک دوسرے کی پیٹھ اور چوتڑوں کے پیچھے قرآن شریف پڑھتے اور پڑھاتے ہیں بلکہ بعض وقت کوئی نماز پڑھتا ہے تو دوسرا اسکے پیچھے قرآن پڑھتا ہے تو نمازی کا پاؤں بوقت سجدہ قرآن خواں کیطرف ہوجاتے ہیں مگر افسوس یہی معترضین اسوقت خدا جانے اپنا ایمان کہاں چھوڑ آتے ہیں اور اس سید الآثار کی توہین و تحقیر عمداً گوارا کرتے ہیں۔ پھر اس قرآن کی اسقدر توہین و تحقیر سے مخالفین تو بیدین و ملحد نہوئے اور اگر اتفاقاً کسی عذر شرعی کیوجہ سے کسی بزرگ کے آثار شریف تعظیم قیام ترک ہو تو بس وہ قطعی مردود و دوزخی ہے۔ یہی علامت قیامت ہے نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْجَاھِلِیْن (۴) یہ کہ یہ ضرور نہیں کہ ایک ہی وقت یہ تعظیم ہو بلکہ جائز ہے کہ بار بار ہو۔ مثلاً پہلے ایک جماعت زیارت کھڑی ہوکر کرآئے پھر دوسرا گروہ پھر تیسرا گروہ آئے اور زیارت کرکے چلا جائے چنانچہ یہی صورت بنگلڑی میں ہوئی کہ پہلے عام لوگوں نے زیارت کی اور پھر پیر خبیر شاہصاحب نے کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھا اور زیارت کی۔ (۵) مخالفین سے پوچھا گیا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ کوئی شخص جب قرآن شریف یا حدیث شریف کی کتاب یا کتب اولیاء لیکر آتا ہے تو تم خود اسکی تعظیم کیواسطے کھڑے نہیں ہوتے کیا وہ اس قیام تعظیمی کے قابل ہی نہیں۔ کیا تم لوگ اس قیام تعظیمی کے نہ کرنے سے مرتد و ملحد یا بیدین و زندیق نہیں بنتے۔ افسوس تمہارے اس جدید ... عام جہلاء کا کیا قصور جبکہ خود انکے جعلی پیر اور مکار صوفی ایسے ہوں۔ **سوال** علماء پنجاب حضرت پیران پیر رضی اللہ عنہ کے اور انکے طریقہ کے دشمن ہیں۔ **الجواب**۔ اسکا جواب حضرت شاہصاحب نے مسجد نعلبند واڑی ہمبئی بنگلور اور لال مسجد اور بکر قصابان کی مسجد میں متواتر وعظوں میں دیدیا پہلے

فرمایا سب لوگ پڑھو لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡن۔ پھر فرمایا حضرت پیر غوث اعظم کے دشمن پر ایک ہزار لعنت جو غوث پاک کا دشمن ہے وہ مردود و بے دین ہے خدا ہمکو حضرت پیر کی غلامی اور اُنکے در کی گدائی نصیب فرمائے بلکہ اُنکے کتوں کی غلامی بھی ہمارا فخر ہے۔ پھر فرمایا دس ہزار لعنت اس شخص پر جو ہمپہ بہتان باندھتا ہے پھر فرمایا مجھے تو خود اس خاندان عالیشان کی غلامی حاصل ہے اور میں اس طریقہ عالیہ قادریہ کو جاری کرتا ہوں۔ اب کون ملعون اکبر ہے جو ہم لوگونکو دشمن غوث پاک سمجھتا ہے۔ **سوال**۔ مولوی جماعت علیشاہ صاحب سید نہیں بلکہ شیعہ ہیں۔ **الجواب**۔ اسکا جواب بھی جناب شاہ صاحب نے یوں فرمایا کہ جو یہ ثابت کرے کہ میں سید نہیں یا سنی نہیں بلکہ شیعہ ہوں تو اسکو دس ہزار انعام ملیگا۔ اور میں اپنی سیادت کا خوب کھلا کھلا ثبوت دینے کو تیار ہوں مگر اس شرط پر کہ پہلے ہمارے مخاطب اگر سید ہیں تو ثبوت کامل دلویں خاصکر سب سے پہلے حیدر سیاہ پوش اپنی سیادت کا ثبوت دیویں۔ پھر ہم ایسا ثبوت دیوینگے کہ مخالفین حق بھی صاف مان جاینگے۔ اس جواب سے جعلی سیدوں کو تو بخار آگیا۔ نہ کوئی مدعی سیادت ہوا نہ کوئی سید روبرو آیا۔ نہ کسی نے دوبارہ سیادت کی تفتیش کی۔ سب لوگ سخت متعجب ہوئے کہ یہ عجب شیعہ ہے۔ ادہر شیعہ اور ادہر طریقہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بھی غلام۔ ایسے شیعہ تو ساری دنیا میں نہونگے۔ اگر شیعہ ہوتے تو امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت صدیق اکبرؓ پر فضیلت دیتے حالانکہ یہ صدیق اکبر کو افضل جانتے ہیں۔ **سوال**۔ جو شخص جماعت علیشاہ کہ اسوقت ہند و پنجاب میں صاحب کشف و کرامات اور صاحب عزت و جلال مشہور و معروف ہے وہ بڑا مرد خدا ولی اللہ تھا وہ تو عرصہ دراز سے فوت ہو چکا ہے یہ جماعت علیشاہ وہ نہیں بلکہ اسکا ہمنام بنکر آیا ہے۔ **الجواب**۔ اسکا جواب بھی شاہ صاحب نے مسجد نعلبند واڑی میں یوں رہا تھا کہ اگر کوئی صرف یہی ثابت کرے کہ صاحب اقبال و جلال جماعت علیشاہ مر گیا ہے اور میں وہ جماعت علی نہیں ہوں بلکہ میں نقلی ہوں تو اسکو بھی پانچہزار انعام ملیگا اور مزید براں جب انکو ہندوستان کے اخبارات الہ بخشی جنتری اور پنجاب کے اشتہاروں سے ثابت ہو گیا کہ وہ جماعت علیشاہ

Marfat.com

یہی ہے ابھی تک زندہ ہے مرانہیں تو پھر مخالفین کے گھروں میں ماتم پڑگیا اور زرد زرد ہوگئے روسیاہ ہوگئے
اور یک لخت ٹھنڈے ہوگئے۔ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ۔ **سوال**۔ جناب شاہصاحب نے خطبہ میں بوقت دعا
برائے سلطان المعظم سہر کی سیڑہی نہیں بدلی اور ایک ہی سیڑہی پر خطبہ تمام کیا۔ اور نہ خلفاء عظام کی تعریف
وثنا پڑہی۔ **الجواب**۔ اسکا جواب دونوں طرح (عملی وقولی) سے دیا گیا۔ یعنے شاہصاحب نے عرصہ ۹ ماہ
تک جسقدر وہاں جمعے پڑھے ہر اک خطبہ میں دونو کام کرکے اہل عقل پاک طینت روحوں پر واضح کردیا کہ حیدر شاہی
پارٹی خاص درجہ کے جھوٹ بنا کرتی رہتی ہے اور اسکا ذکر پرچہ عرض و نیاز وفادار غلام مطبوعہ مطبع
صفدری مبید پیر عزیز الدین شال مرچنٹ میں موجود ہے۔ صرف ایک وقت بوجہ تنگی وقت کے حضرت
قبلہ نے مختصر خطبہ میں یوں پڑھدیا تھا وَارْضَ عَنِ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِيْنَ
اسپر احمق لوگوں نے وہ ٹوٹکہ مذکور چھوڑ دیا۔ **سوال**۔ شاہصاحب وحدۃ وجودی ہیں یا وحدت شہودی
اور منکر وحدۃ وجود کا کیا ہے۔ **الجواب**۔ اسکا جواب یہ دیا گیا کہ ہم اہلسنت حنفی المذہب ہیں اگر امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ وحدۃ وجود کے قائل تھے تو ہم بھی وحدۃ وجودی ہیں۔ اگر وہ شہودی تھے تو ہم بھی شہودی ہیں
بہرحال یہ مخالفین کے ذمہ ہے کہ وہ امام صاحب کو ایکطرف کھڑا کریں۔ ہم ہر دو فریق کو امام ربانی مجدد
الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اصول پر مانتے ہیں۔ **سوال**۔ درمیان دو خطبوں کے ہاتھ اٹھا کر باواز بلند
دعا مانگنا سنت ہے۔ **الجواب**۔ اسکا جواب یوں دیا کہ درمیان دو خطبوں کے برفع الیدین دعا باواز بلند
مانگنا سنت دنیا میں کوئی مسلمان نہیں کہتا اور نہ یہ سنت کسی کتاب میں مرقوم ہے۔ اگر سنت ہوتا تو تمام
مکہ و مدینہ و روم و شام و یمن کے علماء کیوں سنت ترک کرتے۔ اگر سنت ہوتا تو کل ملک ...
ترک کرتا۔ اگر سنت ہوتا تو کل علاقہ کشمیر وغیرہ کے علماء کیوں منکر ہوتے۔ اگر سنت ہوتا تو اکثر علماء ہندو
کیوں خلاف کرتے بلکہ ہمارے ... ہندوپنجاب و کشمیر وغیرہ ... بدعت کا نشان قرار دیا گیا ہے
یہ تو بعض جاہل موجودہ پیروں کی سنت معلوم ہوتی ہے هَدَاهُمُ اللّٰهُ۔ **سوال**۔ طریقہ قادریہ سے

طریقہ نقشبندیہ افضل ہے یا نہیں **الجواب** ۔ اسکا کئی طور سے مفصلہ ذیل سے جواب دیا گیا (۱) بعد از
خیر القرون کسی طریقہ کو کسی طریقہ سے افضل کہنا یا یہ عقیدہ بنا لینا شرع شریف نے کسیکو اسپر مامور و مجبور
نہیں کیا اور نہ کسی امام طریقت[1] نے کسیکو مجبور کیا ہے ۔ نہ اسپر اجماع شرعی ہے نہ اسبات کی کوئی ضرورت
لاحق ہے (۲) اگر کوئی صاحب اپنے امام طریقت کو دیگر ائمہ طریقت سے افضل کہے تو اسمیں بھی شرعاً کوئی
قباحت نہیں بلکہ ہر ایک معتقد طریقت و تصوف کو اختیار ہے کہ اپنے اپنے امام طریقت کو ہی افضل جانے
چنانچہ ملا علی قاریؒ نے رسالہ جواب قفال میں لکھا ہے قالوا ینبغی ان یعتقد کل مقلد امامٔ
من الائمۃ ان امامہ مصیب وغیرہ مخطی الخ اور دیکھو اشباہ اور در مختار قول امام النسفی
یعنے علمائے کہا ہے کہ ہر اک مقلد اپنے ہی امام کو حق پر سمجھے اور دوسرے کو خطا پر ۔ مگر ہم کسی امام کو قطعی
خاطی و عاصی نہیں کہتے ۔ (۳) اگر دوسرے کو افضل جانے تب بھی کچھ گناہ نہیں کیونکہ یہ قیود و حد
اور یہ عقائد اہلسنت میں داخل نہیں ۔ پس جیسے غوث پاک کو افضل زمانہ یقین کیا تو حق پر ہے
کسی نے اور کسی بزرگ و متقی کو افضل زمانہ کہدیا تو بھی کچھ حرج نہیں (۴) جبکہ کل اولیاء اللہ کا مقصد
یعنے وصول الی اللہ اور معرفت حق ہے تو اس لحاظ سے سب طریقے برابر ہوئے اور جبکہ کل سلسلوں کے
امام و منبع ذات اقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے تو پھر کسکو کسی سے افضل کہنا کیا معنے رکھتا
(۵) اگر بلحاظ امام اول کے کسی طریقہ کو افضلیت حاصل ہے تو بحث ہی ختم ہو گئی اور گفتگو بیفائدہ
کیونکہ طریقہ انیقہ نقشبندیہ تو خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے جاری ہے اور
دیگر طرق[2] عالیہ خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاری ہیں ۔ پس خود ہی فیصلہ ہو گیا ۔

---

[1] یوں تو جسطرح حضرات قادریہ طریقہ عالیہ قادریہ کو حسن و افضل کہتے ہیں اسیطرح خواجہ نقشبندی بھی طریقہ صدیقیہ نقشبندیہ
کو ہی اکمل و افضل فرماتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک و لنحضرات حق پر ہیں ۔ چنانچہ صفحہ ۱۰۲ ملاحظہ فرماؤ ۔

[2] امام ربانیؒ نے فیض نبوۃ و فیض ولایت کی تقسیم فرمائی ہے اور طریقہ نقشبندیہ کی نسبت فیض نبوۃ کیطرف کی ہے ۔

Marfat.com

سوال۔ حضرت سلمان فارسی کی ملاقات و بیعت حضرت صدیق اکبر سے نہیں ہوئی **الجواب** یہ تو ہر اک اہل علم و تواریخ دان پر واضح ہے کہ حضرت صدیق اکبر و سلمان فارسی رضی اللہ عنہما ہر روز باہم ملاقی و مصاحب ہوتے تھے اور ہر وقت آمد و رفت بات چیت ہوتی رہتی تھی۔ یہ کسی جاہل پیر نے بے پر کی اڑائی ہے۔ ہاں محدثین کا اختلاف حضرت حسن بصری و علی رضی اللہ عنہما کے ملاقات میں ہے۔ اکثر محدثین تو حسن بصری کی ملاقات علی کرم اللہ وجہہ سے منکر ہیں۔ سوال۔ شاہ صاحب عورتوں کو مرید کرتے ہیں۔ **الجواب**۔ جبکہ پیغمبر علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ عورتوں سے بیعت لیں تو پھر کیا حرج ہے۔ چنانچہ اسکی تفصیل صفحہ میں گذر چکی ہے اور یہ نیا مسئلہ بھی نہیں ہر اک سلسلہ کے مشائخ عورتوں کو مرید کرتے چلے آتے ہیں۔ پھر شاہ صاحب کی کیا خصوصیت۔ سوال۔ شاہ صاحب ہندوؤں کی تر چیزیں کھانے سے روکتے ہیں۔ **الجواب** مختصر یہ جواب دیا گیا تھا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات فمن اتقى من الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام (مشکوۃ) یعنے حلال و حرام تو ظاہر ہے سوائے انکے درمیان کئی چیزیں مشکوک و مشتبہ ہیں پس جسنے ان مشکوک و مشتبہ چیزوں سے پرہیز کیا اس نے اپنا دین بچالیا اور جس نے مشکوک و مشتبہ چیزوں کی عادت رکھی وہ حرام خوار بنگیا۔ اب ہندوؤں کی پاکیزگی عقلمندوں پر واضح ہے یہانتک کہ انکی ہاں گائے بیل کا گوبر و پیشاب پاک اور کتے وغیرہ کا پس خوردہ طیب ہے با ینہمہ اگر مسلمان ہندوؤں کا پس خوردہ کھائیں اور ان سے سودا خریدیں تو مسلمانوں کا خدا ہی حافظ ہے۔ ہاں مجبوری و اضطراری کا مسئلہ جدا ہے مگر یہ مسائل تو اسکو اچھے معلوم ہونگے جسکو تقوی و طہارت اور حلال طیب کی عادت ہے جو رات دن افیون خوری مے نوشی و گانجہ و بھنگ کے شوق میں ہو اور پھر کسی اپنے جیسے سے القاب شیخ المشائخ جامع علوم بھی مفت میں لکھوالے۔ انا لله وانا اليه راجعون سوال۔ شاہ صاحب خود تو ہندوؤں کے ہاتھ کے دودھ دہی۔ ملائی بریانی کھاتے رہے اور مٹی چیزوں سے بسکٹ تیار شدہ کھاتے ہیں اور لوگوں کو روکتے ہیں۔ **الجواب**۔

اسکا جواب اہل یمان بیسور نے یوں دیا کہ جب سے حضرت شاہ صاحب قبلہ اس علاقہ میں تشریف لائے ہیں تب سے اپنے کبھی بریانی و بسکٹ وغیرہ نہیں کھائے اگر دودھ و دہی منگاتے تو مسلمان کے گھر سے منگاتے ورنہ چپاتی خشک جوار خشکہ۔ دال گوشت کا شوربا چنانچہ اسپر اہل یمان بیسور نے چشم دید واقعات قسمیہ تحریر کئے ہیں دیکھو پرچہ ناصح شفق کا شنکر ۲ ستمبر ۱۹۰۷ء مشتہرہ محمد حمید رضا خان حنفی بیسوری۔ **سوال**۔ شاہ صاحب جادوگر اور مسمریزر ہیں اسواسطے ہزارہا لوگ انکے اردگرد رہتے ہیں اور انکے حلقہ میں بیہوش ہو جاتے ہیں۔ **الجواب** سنت انبیا میں سے ایک یہ سنت بھی ادا ہو گئی فرق صرف یہ رہا کہ کفار نے عربی میں کہا تھا۔ **هٰذا سحر يؤثر۔ ساحر كذاب۔ سحر مستمر** اور ان لوگوں نے اردو انگریزی میں کہا کہ جادو ہے مسمریزم ہے حالانکہ خدا نے بطور احسان فرمایا ہے کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر تو تمام روئے زمین کے خزانے تقسیم کرتا تو یہ عرب کے شدید الغلیظ لا انعام کبھی آپکے گرداگرد پروانہ وار نثار نہ ہوتے مگر یہ خدا نے انکے دلوں میں تیری چاہت ڈالدی ہے **لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ** خدا کی شان دیکھو کہ سیاہ دل مردہ روح لوگ اگر اس آفتاب سے روشنی حاصل کرتے تو انکی خوش نصیبی کی دلیل تھی مگر الٹا بد قسمت لوگ منکر و مرتد ہو کر بیہودہ اعتراضات کرتے ہیں اصل میں لوگ کسیقدر معذور بھی ہیں کیونکہ آجتک انکو ذاکر عابد متقی زاہد پیر دیکھنے کا موقعہ ہی نہیں ملا اور اگر ملا بھی تو انکو پہچان نہ سکے کیونکہ انکو شراب کو دودھ بتانیوالے پیر شراب پیکر جمعہ پڑھا دینوالا افیون خور بھنگ نوش پیر اکثر دیکھنے کا اتفاق رہا جنکا ہر وقت یہی مقولہ ہے۔ "ای صداقت بر تو لعنت از تو رنجے یافتم ؛ وی بطالت بر تو رحمت از تو گنجے یافتم" **سوال** حضرت شاہ صاحب نے قاضی بنگلور کو برسر عام کافر کہا یہ حدیث کے سخت خلاف ہے۔ **الجواب** بیشک کہا اور آپکے دل اور گردہ پر ضرور ہی سخت چوٹ لگی مگر اسوقت آپکی روح کہاں تھی جب ابتدا میں حیدر شاہ بیا نے رسالہ "صمصام قادریہ علی طائفۃ الزندیقیہ" میں ایک آل رسول حافظ قرآن حاجی حرمین عالم اجل صوفی اکمل اور انکے خلفا کو الفاظ ملحد و زندیق و کافر و مرتد و بدذات وغیرہ سے مخاطب کیا تھا جسپر اسی قاضی بنگلور کے دستخط بڑے زور شور سے مرقوم ہیں۔ پھر اسکے بعد رسالہ "سل السیوف القادریہ" میں اور بھی شرح و بسط سے گالیاں دل کھولکر دیں تب بھی قاضی مذکور نے حیدر بیاہ کو تنبیہ کی

Marfat.com

پھر تیسرا رسالہ چار مسلوں کی تحقیق لکھا جسمیں حیدر شاہ نے تمام اپنی باطنی نجاست خرچ کر کے ایک آل رسول اور نائب انبیا اور انکے خلفا کے حقمیں یہ الفاظ استعمال کئے دیکھو صفحہ ۱۳۵ اب اگر معترض یا سائل سچ مسلمان ہے تو ذرا ایمان سے کہے کہ کیا وہ الفاظ کسی عام مسلمان کے حقمیں کہنا جائز ہیں۔ پھر چہ جائیکہ ایک ولی اللہ محبوب خدا عالم حقانی سادات کے حقمیں (معاذ اللہ) اور یہ بھی کہے کہ پھر اگر شاہ صاحب نے قاضی مذکور کو کافر کہا تو کیا کچھ حرج ہے یہ عجیب انصاف ہے کہ جو شخص حیدر شاہ یا قاضی بنگلور کی غیبوں کا معتقد نہ ہو وہ تو کافر مرتد وغیرہ اور حیدر شاہ یا قاضی اگر تمام جہان کی بدیاں اپنے اندر جمع کرے تو وہ خوب پختہ مسلمان ہے نعوذ اللہ توبہ اُسوقت تو معترض کو کچھ ایمان کی بات نہ سوجھی اب بعد از وقت۔ مثل مشہور ہے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

سوال۔ پیر جی شاہ صاحب کو آثار شریف کی دعوت دیگئی باوجودیکہ حجرۂ آثار شریف روبرو تھا مگر نہ آئے۔

الجواب۔ اس اعتراض کا نتیجہ نہ نکلا کہ کیا ہے اگر نہ آئے تو شراب خوار کے برابر ہوئے یا رشوت خوار کے یا اہلسنت کے دائرہ سے نکل گئے پھر وجہ عذر بھی اُن سے پوچھنی تھی (۱) شاید اس خیال سے نہ آئے ہوں کہ مجاوروں کو پیسہ دھیلا دینا باعث ثواب ہے اور بلا نذر و نیاز مجاوروں کے واپس آنا بے ادبی ہے اور پیسہ موجود نہ ہو یا اس خیال سے نہ آئے ہوں کہ مجاوروں کو پیسہ دھیلا نہ دینا انکی دلشکنی کا باعث ہے۔ کیونکہ اکثر مجاور لوگ اسی غرض سے اسقدر شور و شر اہتمام کرتے ہیں ورنہ اگر خالصاً للہ ہو تو مسجدوں کے اندر آثار شریف رکھنا بہتر ہے وہاں پر بے ادبی کا احتمال نہیں اسلئے پیر جی شاہ صاحب نہ گئے ہوں بعض وقت پیسہ موجود نہیں ہوتا (۲) چونکہ رات کے دو بجے موسم بارش ہوا سردی پہاڑ کے راستے آنا جانا باعث تکلیف ہے تو شاید اس خیال سے کہ دیگر اذکار و وظائف میں نقص آتا ہے نہ گئے ہوں اور رات کے دو بجے زیارت کرانے میں کیا کیا اسرار و فوائد ہیں۔ ادھر دعا کی قبولیت کا وقت ادھر انتظار تہجد اور اسپر نیند کا غلبہ دور اگر ... نظر آجائیں یا بالکل اصلی ہی معلوم ہوں مگر لطف یہ کہ جسقدر لوگ دو بجے زیارت کرتے ... جو نیند سے ہوشیار ہوتے ہیں نماز صبح چٹا دربار خدا سے غافل اور بعض بالکل جہول جنکو نماز روزہ تو کجا انکی پاجامے بھی پاخانہ سے پُر ہوں۔ (۳) اگر بغیر حاضری آثار شریف کی عرض ہے تو بتاریخ ۲۹ ماہ محرم حیدر شاہ کو ختم قرآن شریف اور عرس شریف کی دعوت

Marfat.com

دیگئی تھی بلکہ یہ بھی کہا گیا تھا کہ آپ مہمان بھی وہاں کے ہی ہونگے نہ کسی غیر کے۔ اور یہ رقعہ مولانا پیر خیر شاہ صاحب نے حیدر شاہ صاحب کے نام پر لکھا تھا پھر حیدر شاہ صاحب بلا عذر شرعی حاضر نہ ہوئے اور کچھ معذرت بھی نہ لکھی تو اب سوال یہ ہے کہ آیا حیدر شاہ صاحب اس فعل شنیع سے کافر ہوئے یا نہیں اگر آثار شریف کی غیر حاضری کفر ہے تو ختم قرآن اور عرس اولیاء اللہ کی غیر حاضری کفر سے بڑھکر ہونی چاہیئے۔ **سوال** - یہ جماعت علی شاہ جس دن سے علاقہ دکھن میں گئے اُس دن سے بعض موجود پیران طریقت کی رسم و رواج کو برباد کر دیا۔ دستور یہ تھا کہ جب مرید بنے تو ۱۱ روپیہ نقد اور ایک مجمع مٹھائی اور ایک شال پیر کو دیوے اور پھر سال بسال گیارہ یا ۲۵ یا ۵۵ روپیہ نقد نذرانہ دیوے اور علاوہ مرنے جینے کے صدقات خیرات کا مالک وہی پیر ہو۔ سید جماعت علی شاہ صاحب مفت میں مریدی شروع کی۔ اور نہ نذر نہ نیاز نہ جرمانہ نہ کچھ شیرینی۔ لوگ مفت دیکھکر مرید ہو گئے اور پہلے پیروں سے بد عقیدہ ہو گئے! **الجواب** - بیشک یہ خطا تو شاہ صاحب سے ضرور صادر ہوئی مگر کیا کریں مجبور ہیں۔ کیونکہ یہ خطا نہیں بلکہ تمام انبیاء اولیاء اصفیاء کا یہی للٰہی طریقہ تھا اسی طریقہ کو شاہ صاحب نے جاری کیا اور یہی مجدد کا کام ہے کہ رسم و رواج کو نیست و نابود کر کے خاص سنت محمدیہ علی صاحبہا السلام کو جاری کرے اور اسکے ساتھ یہ بھی لازم ہے کہ جو کچھ سلوک انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ہوا وہی شاہ صاحب کے ساتھ ہو۔ اسمیں بظاہر شاہ صاحب نے کسی کو بھی مجبور نہیں کیا۔ کیونکہ اپنا اپنا طریقہ ہے شاہ صاحب علیپوری کے آباؤ اجداد کا جو طریقہ تھا وہی انہوں نے لیا اور جو مخالفین کے اسلاف کا تھا وہ انہوں نے لیا۔ پھر تنازع ناحق کیسا؟

اس سفر باظفر کے اختتام پر خدا نے ایک اور فتح عظیم حضرت شاہ صاحب قبلہ کو عطا فرمائی۔ وہ یہ کہ ... مئی ۱۹۰۸ء کو لالہ کرشن جی مہاراج مصنوعی مسیح مرزا قادیانی لاہور آیا۔ ام المرزائین بیگم صاحبہ کے علاج کے واسطے خواجہ کمال الدین کے مکان پر اترا۔ یہ تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مرزا جی الہام سے کام لیکر علاج کرانے آئے تھے۔ کیونکہ مرزا جی اُس زوجہ کی صحت سے پہلے ہی چلدئے۔

اسی اثنا میں مرزا جی اپنا دام تزویر پھیلانے لگے۔ جب کچھ ضلالت و بطالت کا خوف پیدا ہوا تو
اہل اسلام لاہور نے حضرت شاہ صاحب قبلہ علیپوری کو بغرض تبلیغ حق و ہدایت خلق کے مدعو کیا۔ اور حضرت
شاہ صاحب حسب استدعا مسلمانان لاہور تشریف لائے۔ اور آتے ہی مسجد شاہی میں بروز جمعہ
۲۲ مئی کو ایک عظیم الشان جلسہ کیا جسمیں علماء کبار و فضلاء نامدار کی تقریروں کے علاوہ حضرت
شاہ صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ اور بہمہ وجوہ مرزا کی تردید ہونے لگی۔ اور مرزا کی نسبت حضرت شاہ صاحب نے
فرمایا کہ:۔ مرزا مقابل میں آکر اپنے دعاوی باطلہ کا ثبوت ادلہ عقلیہ و نقلیہ سے دیوے اگر مباحثہ نہیں
کر سکتے تو مباہلہ ہی سہی۔ چونکہ مرزا جی کو مباحثہ و مباہلہ کی طاقت تو نہ تھی کیونکہ اس سے پہلے ہی سنہ ۱۹۰۴ء
میں اسکو سخت ذلت و ندامت حاصل ہو چکی تھی۔ جب مرزا کی محفل میں ذکر آیا کہ سید جماعت علی شاہ صاحب
لاہور میں اس غرض سے آئے ہیں کہ مرزا جی بھاگ جائیں۔ مرزا جی بولے یہ وہ شخص ہی نہیں کہ بھاگ جائے
بلکہ اگر بارہ برس بھی رہے تو قدم نہ ہلے گا۔ یہ خبر کسی نے حضرت شاہ صاحب

سفر کا انجام ایک عظیم الشان فتح پر ہو گیا الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

یہ مختصر کیفیت ہے اس سفر باخیر و ظفر کی جو حضرت شاہ صاحب علیپوری مدظلہ کو دکن و میسور و بنگلور و کوہ نیلگری و کولار وغیرہ میں پیش آئے۔ اگر مزید تفصیل و تسکین مطلوب ہو تو رسالہ انوار الصوفیہ صفحہ ۹ نمبر ۶ جلد ۴ ملاحظہ فرما دیں۔

(باقی آئندہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ وَخَلِیْلِكَ وَنَبِیِّكَ وَعَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِهٖ وَعُلَمَآءِ دِیْنِهٖ وَاَحِبَّآئِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

المرجب ۱۳۲۶ھ

Marfat.com